صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 16 اگست 2022ء بمطابق 17 محرم الحرام 1444 ہجری بعد از دوپہر تین بجے منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ O فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ Oیُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ Oفَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ Oفَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ Oفَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ O فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۚ Oفَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ O یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ۚ Oفَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ Oهٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ O یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ۚ Oفَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔

(ترجمہ): اے گروہ جن وانس، اگر تم زمین اور آسمانوں کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ دیکھو نہیں بھاگ سکتے اِس کے لئے بڑا زور چاہیئے، اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو تم جھٹلاؤ گے؟ (بھاگنے کی کوشش کروگے تو) تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا جس کا تم مقابلہ نہ کر سکو گے، اے جن وانس، تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کا انکار کرو گے؟ پھر (کیا بنے گی اُس وقت) جب آسمان پھٹے گا اور لال چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا؟ اے جن وانس (اُس وقت) تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اُس روز کسی انسان اور کسی جن سے اُس کا گناہ پوچھنے کی ضرورت نہ ہوگی، پھر (دیکھ لیا جائے گا کہ) تم دونوں گروہ اپنے رب کے کن کن احسانات کا انکار کرتے ہو، مجرم وہاں اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے اور انہیں پیشانی کے بال اور پاؤں پکڑ پکڑ کر گھسیٹا جائے گا، اُس وقت تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (اُس وقت کہا جائے گا) یہ وہی جہنم ہے جس کو مجرمین جھوٹ قرار دیا کرتے تھے، اُسی جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان وہ گردش کرتے رہیں گے، پھر اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو تم جھٹلاؤ گے؟ صدق اللہ العظیم۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 15080، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ، شگفتہ ملک صاحبہ، ان کو تو موجود ہونا چاہیئے اس لئے کہ انہوں نے جو کوئسچن کیا ہے یہ صرف، دیکھیں ان کے کوئسچن کا صرف یہ جواب ہے، اتنے Pages کا، تو آپ خود سوچیں، ایک آنریبل ممبر کوئسچن کرتا ہے اور پھر اس کا جواب اس صورت میں آتا ہے اور پھر وہ موجود نہیں ہوتیں، پھر تو آنریبل جب سوال کرتے ہیں تو Kindly اس کے جواب کے لئے ان کو اسمبلی میں بھی ہونا چاہیئے، .Lapsed جناب خوشدل خان صاحب، کوئسچن نمبر 15096، جناب خوشدل خان صاحب، .Lapsed کوئسچن نمبر 15304، جناب شکیل بشیر خان صاحب، .Lapsed کوئسچن نمبر 15283، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 15283 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں محکمہ صحت میں تعینات مرد و خواتین کی الگ الگ سکیل وار، ضلع وار تعداد کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ صحت میں تعینات نرسز، کمپیوٹر آپریٹرز، کلرکس، کلاس فور، اقلیتی، ڈرائیورں اور دیگر تعینات مرد و خواتین ملازمین کی الگ الگ ضلع وار تعداد کیا ہے؛

(ج) صوبہ میں محکمہ صحت اور اس کے ماتحت پراجیکٹس کے دفاتر، کمپیوٹرز اور گاڑیوں کی ضلع وار تعداد کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) صوبے میں محکمہ صحت میں تعینات مرد و خواتین کی الگ الگ سکیل وار ضلع وار تعداد لف ہے۔

(ب) محکمہ صحت اور صوبہ بھر کے تمام ایم ٹی آئی ہسپتالوں میں تعینات نرسز، کمپیوٹر آپریٹرز، کلرکس، کلاس فور، اقلیتی، ڈرائیوروں اور دیگر تعینات مرد و خواتین ملازمین کی ضلع وار تعداد منسلک ہے۔

(ج) محکمہ صحت میں تمام ایم ٹی آئی ہسپتالوں اور ڈی جی (ہیلتھ سروسز) کی گاڑیوں اور کمپیوٹروں کی تفصیل لف ہے۔ (لف شدہ تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے میں نے سوال کیا تھا اور سوال کا جواب مل چکا ہے، اس میں میری ایک تجویز ہے کہ جو Female staff کو رکھا گیا ہے، اس کی تعداد بہت کم ہے تو میری ایک یہ تجویز ہے کہ اگر برائے مہربانی ڈیپارٹمنٹ اس چیز کو دیکھ لے کہ Females جو ہیں، جو نرسز ہیں، ان کو Female ہی کی ڈیوٹی دی جائے اور Male کے لئے Male

nurses جو ہیں ان کا انتظام کیا جائے، تو یہاں پہ جو Female nurses لی گئی ہیں تو Female کے لئے پھر Female attendant یا نرس جو ہے اس کا ہونا بہت ضروری ہے، بلکہ میں کہتی ہوں کہ اس کو لازمی کرنا چاہیئے، تو اس چیز کو اگر مدنظر رکھا جائے، باقی اور جواب ٹھیک ہے۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, ji Shaukat Sahib.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): ٹھیک ہے جناب سپیکر، اچھی تجویز ہے، میرے خیال سے خواتین کو ویسے بھی اہمیت دی جا رہی ہے اور اس دفعہ کافی تعداد میں نرسز کی Induction ہوئی ہے اور مزید بھی ان شاء اللہ ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 15405، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 15405 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے صوبہ میں معصوم بچوں اور بچیوں کے ساتھ جنسی تشدد اور بے دردی کے ساتھ قتل کرنے کے شرمناک واقعات رونما ہوتے رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ تین سالوں کے دوران صوبہ میں ضلع وار سالانہ کتنے کمسن لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ جنسی تشدد کے واقعات رونما ہوئے ہیں، ان واقعات میں کتنے بچوں کو بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا ہے؛

(ج) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران صوبہ میں کمسن لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ جنسی تشدد کے واقعات میں ملوث کتنے مجرموں کو کس نوعیت کی سزائیں سنائی گئی ہیں، ان سزاؤں پر کس حد تک عمل درآمد ہوا، نیز مستقبل میں اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے صوبے میں معصوم بچوں اور بچیوں کے ساتھ جنسی تشدد اور بیدردی کے ساتھ قتل کرنے کے شرمناک واقعات ہوئے ہیں۔

(ب) تفصیل درجہ ذیل ہے:

ضلع	سال	بچوں/بچیوں کیساتھ جنسی تشدد واقعات کی تعداد	بچوں/بچیوں کو جنسی تشدد کے بعد قتل (شہید) کرنے کے واقعات
پشاور	2019	42	

01	34	2020	
	44	2021	
01	01	2020	مردان
01	01	2020	چارسدہ
01	84	2019-20-21	نوشہرہ
01	60	2019-20-21	ہری پور
02	62	2019-20-21	ایبٹ آباد
01	43	2019-20-21	مانسہرہ
	01	2019-20-21	اپر کوہستان
01	07	2020	کوہاٹ
01	04	2021	
	01	2022	
	13	2019-20-21	کرک
01	06	2019-20	کرم
01	01	2020	لکی مروت
	42	2019	ڈی آئی خان
	43	2020	
	42	2021	
	02	2019	ٹانک
	07	2020	
	02	2021	

(ج) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران صوبہ میں کمسن لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ جنسی تشدد کے واقعات میں ملوث ملزمان کو سنائی گئی، سزاؤں کی تفصیل:

(1) ضلع پشاور 2019: بیالیس (42) مقدمات میں اکہتر (71) ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا ہے۔ان میں سے چار ملزمان کو تین سال، ایک ملزم کو دس سال قید اور ایک ملزم کو سزائے موت دی گئی۔ چار مقدمات میں سزا، نو (09) مقدمات میں بری اور بیس (20) مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

2020: تینتیس (33) مقدمات میں پچاس ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا، ان ملزمان میں سے تین کو سات سال، دو کو دس سال قید اور دس دس لاکھ جرمانہ کیا گیا جبکہ پانچ کو سزا، پانچ بری اور تئیس (23) مقدمات زیر سماعت ہیں۔

2021: چوالیس (44) مقدمات میں اکاسی (81) ملزمان گرفتار کر کے چالان عدالت کئے گئے، ان میں سے دو ملزمان کو بالترتیب پانچ اور دس سال قید اور دس دس لاکھ جرمانہ کیا گیا، دو کو سزا، تین کو بری اور انتالیس (39) مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

(2) ضلع مانسہرہ گزشتہ تین سالوں میں جنسی تشدد کے 43 مقدمات درج ہوئے ان میں ایک بچہ شہید ہوا جبکہ پانچ مقدمات میں ملزمان کو قید و جرمانہ کی سزا ہوئی، بقایا 38 مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

(3) ضلع ہری پور: گزشتہ تین سالوں میں جنسی تشدد کے ساٹھ مقدمات درج ہوئے، ان میں ایک ایک بچہ شہید ہوا ہے جبکہ جملہ مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

(4) ضلع ایبٹ آباد: گزشتہ تین سالوں میں جنسی تشدد کے باسٹھ مقدمات درج ہوئے ہیں، ان میں ایک بچہ اور ایک بچی شہید ہوئے ہیں، ایک مقدمہ میں ملزمان کو تین سال قید اور دس لاکھ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی ہے، بقایا اکسٹھ مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

(5) ضلع اپر کوہستان: گزشتہ تین سالوں میں ایک مقدمہ درج ہوا، رجسٹرڈ ہوا ہے، عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(6) ضلع نوشہرہ: گزشتہ تین سالوں میں جنسی تشدد کے چوراسی (84) مقدمات میں سے ایک معصوم بچہ جنسی تشدد سے شہید کیا گیا، جس میں ایک ملزم کو سزائے موت اور شریک ملزم کو عمر قید کی سزا دی گئی۔

(7) ضلع مردان: مردان میں گزشتہ تین سالوں میں ایک بچی کے ساتھ جنسی تشدد کے بعد قتل کرنے کے واقعہ میں ایک ملزم کو گرفتار کر کے چالان عدالت گیا ہے جو عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(8) ضلع چارسدہ: ایک بچی کو جنسی تشدد سے شہید کیا گیا، ملزم کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا، مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(9) ضلع کوہاٹ: 2020 جنسی تشدد کے سات مقدمات درج ہوئے ہیں، ان مقدمات میں تیرہ ملزمان چارج ہو کر گرفتار ہوئے ہیں، تمام مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

2021: جنسی تشدد کے چار مقدمات درج ہوئے ہیں، ان مقدمات میں سات ملزمان چارج ہو کر گرفتار ہوئے ہیں، تمام مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

2022: جنسی تشدد میں ایک مقدمہ درج ہوا ہے جو عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(10) ضلع کرک میں گزشتہ تین سالوں میں جنسی تشدد کے تیرہ مقدمات درج ہوئے ہیں۔

(11) ضلع کرم: 2019 میں جنسی تشدد کے چار مقدمات درج ہوئے ہیں، ان میں ایک بچی کو جنسی تشدد میں بیدردی سے شہید کیا گیا ہے، ان چار مقدمات میں گیارہ ملزمان چارج ہو کر گرفتار کئے گئے ہیں جو کہ عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

2020: جنسی تشدد کے ایک مقدمہ میں ایک ملزم چارج ہو کر گرفتار کیا گیا، یہ مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(12) ضلع لکی مروت: 2020 میں ایک مقدمہ درج ہوا ہے جو کہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(13) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان: 2019 میں جنسی تشدد کے بیالیس مقدمات میں سے چھپن ملزمان گرفتار ہوئے، تین مقدمات میں عرصہ تین سال پروبیشن قید، اٹھائیس مقدمات میں بروئے راضی نامہ ملزمان بری ہوئے، اور دو مقدمات میں ملزمان فوت ہوئے۔

2020 میں جنسی تشدد کے تریالیس (43) مقدمات میں اٹھاون (58) ملزمان گرفتار ہوئے، دو مقدمات میں سے ایک مقدمہ عرصہ تین سال پروبیشن قید، جبکہ ایک مقدمہ میں سات سال قید بامشقت ہوئی، چھبیس مقدمات میں بروئے راضی نامہ ملزمان بری ہوئے۔

2021 میں جنسی تشدد کے بیالیس (42) میں سڑسٹھ (67) ملزمان گرفتار ہو کر چالان عدالت ہوئے جبکہ نو (09) مقدمات بروئے راضی نامہ بری ہوئے۔

(14) ضلع ٹانک: 2019 جنسی تشدد کے دو ملزمان گرفتار ہوئے جبکہ ایک مقدمہ نامزد ملزم کو ایک سال قید مع ہزار روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔

2020 میں جنسی تشدد کے سات مقدمات میں سے ایک مقدمہ میں ایک بچہ کو جنسی تشدد میں شہید کیا گیا،ان مقدمات میں گیارہ ملزمان گرفتار ہوئے،ایک مقدمہ میں نامزد ملزم دس سال قید مع دو لاکھ روپے کی سزا ہوئی۔

2021: جنسی تشدد کے دو مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں جن میں تین ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔

مستقبل میں اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت نے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

(1) بچوں کے ساتھ بدسلوکی وغیرہ سے متعلق قانون سازی اور قواعد کے نفاذ کے بارے میں ایک مناسب لائحہ عمل کے حوالے سے اس پر عمل درآمد کیا جارہا ہے۔

(2) اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن ڈیسک قائم کئے گئے ہیں اور اس کے ساتھ بدسلوکی وغیرہ سے متعلق قانون سازی اور قواعد کے نفاذ کے بارے میں ایک مناسب لائحہ عمل کے حوالے سے اس پر عمل درآمد کیا جارہا ہے۔

(3) اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن ڈیسک قائم کئے گئے ہیں، Gender based violence desks قائم کئے گئے ہیں۔

(4) ایس پی (انویسٹی گیشن) صاحبان کی نگرانی میں بچوں کے خلاف تمام جرائم کو ترجیحی بنیادوں پر نمٹایا جاتا ہے۔

(5) حکومت نے چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ نافذ کر کے اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن ڈیسک کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

(6) بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کرنے والوں کی بھرپور انداز میں نگرانی کی جارہی ہے۔ سات بچوں کے ساتھ جنسی تشدد میں ملوث ملزمان کی تصاویر تھانہ جات کے نمایاں مقامات پر چسپاں کئے گئے ہیں۔

(7) سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا کے ذریعے آگاہی مہم چلائی گئی، تعلیمی اداروں میں اس کے متعلق سیمینار کا انعقاد کیا گیا، نیز بچوں کی حفاظت اور اس کی روک تھام کے لئے اضلاع میں چلڈرن ڈیسک قائم کئے گئے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں نے تو یہ جو بچوں اور بچیوں کے ساتھ زیادتی کے حوالے واقعات تھے، ان کی تفصیل مانگی ہے، انہوں نے تفصیل فراہم کی ہے اور اس سے پہلے اس پہ محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ کی ایڈجرنمنٹ موشن پہ بھی تفصیلی بحث اس ایوان کے اندر ہو چکی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو تفصیلات Available ہیں، یہ تو وہ ہیں جو حکومت کے ریکارڈ کے اندر آ گئی ہیں اور جو ابھی تک رجسٹرڈ ہو سکے ہیں،

ظاہر ہے بہت سے واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ جو حکومتی ریکارڈ کے اندر نہیں ہوتے ہیں اور رجسٹر نہیں ہوتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ معاملہ بڑھ رہا ہے، اس کی Gravity بڑھ رہی ہے، اس کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، اس لئے اس سے پہلے جو بچوں کے تحفظ کے حوالے سے لاء پاس ہوا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ اس لاء کی Implementation کو آپ یقینی بنائیں اور جب تک اس کو آپ Implement نہیں کریں گے، جب تک Aggressively ان کے اوپر نہیں چلیں گے، اس کے اندر جو ان واقعات کی Prevention کے لئے کام کیا گیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ بچوں کے تحفظ کے لئے، ان کی تعلیم کے لئے اور اس کے ساتھ جو Connected / allied اقدامات تجویز کئے گئے ہیں، میں Recommend کرنا چاہوں گا کہ ان کو آپ Implement کریں کیونکہ کوسچن ہم اس لئے کرتے ہیں کہ ہم مختلف واقعات کے حوالے سے اسمبلی فورم کے ذریعے سے انفارمیشن لینا چاہتے ہیں اور ظاہر ہے جب وہ انفارمیشن ہم لیتے ہیں تو وہ پبلک ڈاکیومنٹ بن جاتی ہے، اب یہ تفصیلات جو آئی ہیں، اخبارات کے اندر رپورٹ ہونگی، تو اس سے ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مسئلہ موجود ہے، اور Gravity اس کی Seriousness ہے، حکومت اس کو Seriously لے اور میں سمجھتا ہوں کہ بحثیت قوم بھی اور پوری سوسائٹی بھی ہم بچوں کے مقروض ہیں، یعنی ہم وہ بدقسمت لوگ ہیں کہ ہمارے اس ملک کے اندر بچوں کے ساتھ زیادتیاں ہوتی ہیں، جنسی زیادتی بھی ہوتی ہے، ان کو شہید بھی کیا جاتا ہے، ایک Perverted society ہے، یعنی ہمیں اپنی سوسائٹی کی تعمیر اور اپنی سوسائٹی کی اصلاح کے لئے بھی اور ہمیں اپنے تعلیمی نظام کی اصلاح کے لئے بھی اقدامات اٹھانے چاہئیں، میں مشکور ہوں، معلومات انہوں نے فراہم کی ہیں، میں اس پہ کوئی مزید کوسچن نہیں کرنا چاہتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، شکریہ آپ کا ضمنی سوال کے لئے، لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہاں پہ پچھلے نو سال سے ہم لوگ یہی ڈیبیٹ کر رہے ہیں اور یہ صرف خیبر پختونخوا کا مسئلہ نہیں ہے، یہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے اور خاص کر پنجاب میں اور جو KP میں جو میں نے اعداد و شمار لئے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں، لیکن جناب سپیکر صاحب، اس پہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر ہمارے یہاں پہ دو منسٹرز اگر آج بیٹھے ہوتے تو دیکھیں میں ایک Civic Bill لے کر آئی ہوئی ہوں، جو کہ دو سال ہو گئے ہیں کہ پڑا ہوا ہے، اس Civic Bill کا مطلب میں آپ کو چھوٹا سا یہ بتا دیتی ہوں کہ اس میں ایک بچے کو جو ہے

جب وہ سکول میں داخل ہوتا ہے تو اس کو بتایا جاتا ہے کہ Constitution میں اس کے Rights اور بڑوں کے کیا Rights ہیں، Disable کے کیا Rights ہیں، ویمن کے کیا Rights ہیں، جانوروں کے کیا Rights ہیں، درختوں کے کیا Rights ہیں؟ Even ہمارے Constitution میں درختوں کے بھی Rights ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں Good touch اور Bad touch جو ہے وہ ہمیں اگر جو بچہ سکول میں داخل ہوتا ہے اور گھر سے ہی اس کو بتایا جائے تو میرا خیال ہے، اب جیسے میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتی ہوں، ظاہر ہے میرا پوتا ہے اور اس کی چونکہ ماں پڑھی لکھی ہے تو اس نے اپنے بیٹے کو ابھی سے، یہ تین سال کا ہے، لیکن جب اس کو اگر کوئی بڑا بھی یعنی اگر ایسے کرکے (چہرے پر ہاتھ لگاتے ہوئے) Touch کرتا ہے تو وہ کہتا ہے Don't touch، تو بات یہ ہے کہ جب یہ چیز ہم اپنے بچوں کو سمجھائیں گے کہ Good touch اور Bad touch کا کیا مطلب ہے تو میرا خیال ہے کہ ہر بچہ جو ہے تو اس کو یہ پتہ ہوگا کہ میں نے گلی میں نہیں نکلنا ہے، اگر یہ Civic Education Bill آجاتا ہے تو اس میں بچے کو پتہ چلتا ہے اور ماں کو بھی یہ پتہ ہوتا ہے، بچے کو بھی پتہ ہوتا ہے، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے سکولوں میں چونکہ یہ چھوٹی عمر کے ساتھ زیادہ تر یہ واقعات پیش آتے ہیں، بڑے اگر ہوتے ہیں تو وہ تو اپنی مرضی سے ہوتے ہیں، تو میں سمجھتی ہوں کہ اس میں یہ Civic Education Bill جو ہے اس کو مہربانی کرکے لایا جائے، کوئی اور بندہ اس کو پیش کردے، گورنمنٹ کا بندہ اس کو پیش کردے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا کیونکہ میرا ارادہ یہ ہے اور میری نیت یہ ہے کہ اس پہ ہمیں اور اس میں پولیس کو بھی جناب عالی، میں نے بہت بار یہاں پہ پولیس کو، جہاں پہ پولیس کی میں اچھائیاں بیان کرتی ہوں وہاں یہ ہے کہ ہمارا Forensic جو ہے، ہمارا جو لیب سسٹم ہے، ہم سے چار سو کلومیٹر دور لاہور میں ہے، تو جب تک وہ Forensic report آتی ہے، ہمیں نہیں پتہ چلتا، مجرم پکڑا گیا، مجرم بھاگ گیا، مجرم کے ساتھ کیا ہوا؟ کیونکہ ہم نے جو اپنا یہاں پہ ایک لاء بنایا تھا وہ ابھی تک تو میرا خیال ہے پیش نہیں ہوا، لیکن ہم نے اس پہ کمیٹیوں در کمیٹیوں پہ ہم لوگوں نے ڈسکشن کی ہے، تو جناب سپیکر صاحب، Implementation ہونی چاہئے، Implementation کے بغیر سرعام اس آدمی کو جو پکڑا جائے اور اس پہ ثابت ہو جائے، اس کو سرعام نامرد بنا دیا جائے تاکہ وہ بندہ ساری عمر کے لئے یہ سوچتا رہے کہ میں نے کسی بچی کے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے یا کسی بچے کے ساتھ زیادتی کی ہے، میں پھانسی کے حق میں

نہیں ہوں، میں چاہتی ہوں کہ اس کو نامرد بنایا جائے تاکہ وہ نامرد رہ کر اس دنیا میں سب کچھ دیکھے، لیکن اس کو جو تکلیف اندر کی تکلیف ہو تو اس کو پتہ لگے کہ یہ کیسی تکلیف ہے؟ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میری ایک دو تجاویز ہیں، ایک تو جو Child Protection Commission بنا ہے، اس کی Implementation بہت ضروری ہے کہ اس کی جو حدود و قیود ہیں، ان کو واضح کیا جائے، اس کی Implementation ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ سی سی ٹی وی کیمرے جو ہیں وہ ایسی جگہوں پہ ان کی Installation بہت ضروری ہے کہ پارک کے اندر عام بازاروں کے اندر اور ہر وہ جگہ جس کو گورنمنٹ Cover کر سکے، پنجاب گورنمنٹ نے سی سی ٹی وی کیمروں پہ بہت بڑا کام کیا ہے اور یہ صرف بچوں کی Protection کے لئے نہیں، بلکہ اور بھی Law & Order کے لحاظ سے یہ بہت اہم ہے، تو سی سی ٹی وی کیمروں کو آپ لازمی کروائیں اور پلازوں کے اندر بھی جو پلازوں کے مالکان ہیں، ان پہ بھی اس کی Implementation کروائیں کہ وہ سی سی ٹی وی کیمرے اعلیٰ کوالٹی کے لگوائیں اور سکولوں کے اندر بچوں کے لئے Psychiatrist کا رکھوانا لازمی کیا جائے، اس لئے بچوں کے Psychiatry کے مسئلے دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں اور اسی کی وجہ سے بچے آئس اور نشے کی طرف جا رہے ہیں، لہٰذا سکولوں پہ یہ تین Recommendations ہیں، اگر ان پہ عمل کیا جائے، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار یوسف زمان صاحب، Last supplementary ہے جی۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، بڑا اہم کوسچن ہے اور اس میں جواب بھی بڑی تفصیل سے دیا گیا ہے اور اس میں دیکھا جائے تو ہر ضلع میں تقریباً تین سال میں بہت زیادہ کیسز ہوئے ہیں، جس طرح ضلع پشاور میں اکہتر (71) ہوئے ہیں اور اسی طریقے سے، بلکہ ایک سال میں اکہتر (71)، دوسرے سال میں پچاس اور تیسرے سال میں اکاسی (81) اور اسی طرح مانسہرہ میں تریتالیس (43)، ہری پور میں تقریباً ساٹھ (60) اور ایبٹ آباد میں باسٹھ (62)، کوہستان میں تین سالوں میں کوئی بھی نہیں اور نوشہرہ میں (84) چوراسی، اسی طرح تقریباً ہر ضلع میں بڑی تعداد لیکن آگے جن کو سزا ہوئی ہے، بہت کم کسی کو سزا ہوئی ہے، ایک یا دو یا چار کیسز میں سزا ہوئی ہے، تو یہ سزا کیوں نہیں ہوئی، اس میں تاخیر کس وجہ سے ہوئی ہے، انویسٹی گیشن میں کیا اس میں نقص ہے یا Forensic کا جو لیبارٹری

وغیرہ کا انتظام یہاں کیوں نہیں کر سکتے کہ وہ لاہور کو بھیجتے ہیں؟اس کا مقصد یہ ہے کہ جو اس قسم کے کیسوں کو Light لیا جاتا ہے، Light نہ لیا جائے، بڑا اہم مسئلہ ہے اور خاص طور پر مسلم معاشرے میں تو اس کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں، کسی بھی صورت میں، تو اس کے لئے حکومت کیا قدم مزید اٹھا رہی ہے؟ Child Protection جو ڈیسک بنایا ہے، کن لوگوں کی ذمہ داری ہے، انہوں نے کیا کام کیا؟ یہ بھی ذرا حکومت بتائے، منسٹر بتائیں کہ انہوں نے کیا کیا کام کئے ہیں؟ میرا یہی کوسچن ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ آپ سب کی Suggestions نوٹ کر لی گئی ہیں اور جنہوں نے کوسچن کیا ہے وہ مطمئن ہیں۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، یہ جو بچوں کے حوالے سے جو پے در پے واقعات ہوئے ہیں، پچھلے کئی سالوں سے ہم دیکھ رہے ہیں، آج اس کی پوری ڈیٹیل بھی دی ہے اور یہ افسوسناک واقعات ہیں، ان کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے، Mindset ہے ایسا (شور)
زما نه زیات شور هلته روان دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارباب جہانداد صاحب، آپ آج آئے ہیں، آپ نے باتیں شروع کر دی ہیں اور پختون یار صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، اس میں پولیس نے کئی واقعات، ایسا نہیں ہے کہ کوئی بھی واقعہ ایسا ہوا ہے جس کے ملزمان پکڑے نہیں گئے ہیں، میرے پاس پوری ڈیٹیل ہے، تمام جہاں جہاں یہ واقعات ہوئے ہیں، جو ڈیٹیلز دی گئی ہیں، ان میں ملزمان کو پکڑا بھی گیا ہے، ان کی Screening ہوئی ہے، Screening کے بعد باقاعدہ ان کو سزائیں ہوئی ہیں اور کئی لوگوں کو سزائے موت بھی ہوئی ہے، تو جناب سپیکر، ایک طرف قانون اپنا کام کر رہا ہے لیکن دوسری طرف Awareness کی بہت بڑی ضرورت ہے، سکولوں میں جس طرح میڈم نے کہا Psychiatrists سکولوں میں، بڑے بڑے سکولوں میں کم از کم ہونے چاہئیں اور قانون سازی یہاں ہوئی تھی اور سب نے کہا تھا کہ جی، بلکہ ڈیمانڈ ہوئی تھی کہ اس طرح کے ملزمان کو سرعام پھانسی دی جائے لیکن پھر اس میں تھوڑی سی دوبارہ اس میں ترمیم کر کے اس کو سزائے موت تک محدود کیا گیا، تو جناب سپیکر، اس پہ جتنی بھی سختی کریں، حکومت کو کوئی وہ نہیں ہے، یہ پارلیمنٹ ہے جس طرح قانون سازی کرنا چاہے بالکل کر سکتی ہے، ہم بھرپور سپورٹ کریں گے، Already جو چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ کی جو انہوں نے بات کی ہے، اس کے تحت کچھ اضلاع میں ڈیسک بنا

دیئے گئے ہیں، چائلڈ پروٹیکشن ڈیسک اس کو کہا گیا ہے، وہ بھی Form ہو رہے اور ہم چاہتے ہیں کہ تمام اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن ڈیسک قائم کئے جائیں اور Awareness campaign چلائی جائے، یہ بہت لازمی ہے جناب سپیکر، اس کے علاوہ یہ جو جنسی تشدد میں ملوث لوگ ہیں، ہم ان کو چاہتے ہیں کہ ان کی تصاویر تھانوں میں بھی آویزاں ہوں اور اس طرح چوکوں میں بھی آویزاں، جن کو سزائیں ہو گئی ہیں، چونکہ بعض اوقات ایک ایک کیس میں ستر ستر لوگ، اس میں میں ابھی دیکھ رہا تھا، اکثر لوگ گرفتار ہوئے تھے لیکن سزا تین چار کو ہوئی، ظاہر ہے جب پولیس وہاں تک پہنچتی ہے تو اس میں ٹائم لگتا ہے لیکن جو لوگ Establish ہو جائیں کہ انہوں نے زیادتی کی ہے، ان کو سزائیں ہوئی تھیں، ان کی تصاویر چوکوں میں بھی ہونی چاہئیں اور اگر ہم ان کو Hang نہیں کر سکتے تو مختلف چوکوں پہ کم از کم ان کی تصاویر ضرور آویزاں ہوں تاکہ وہ خاندان تک ان کی یہ چیز چلی جائے کہ اس طرح کے واقعات کو پھر وہ نہ دہرائیں۔ تو جناب سپیکر، حکومت اور اپوزیشن یہ سارے مل کر، سوشل میڈیا، میڈیا یہ سب مل کر اس چیز کو وہ کر سکتے ہیں کیونکہ یہ ایک Mindset ہے، یہ کوئی ایسا نہیں ہے کہ کوئی عمر کے لحاظ سے تعلق ہے، ایک واقعہ پچھلے دنوں آیا تھا تو چوہتر (74) سالہ شخص کو گرفتار کیا گیا تھا اور اس نے ایڈمٹ کیا، یہ کسی عمر کا تقاضا بھی نہیں ہے کہ عمر کے لحاظ سے، لیکن یہ ایک بد نصیبی ہے، بد قسمتی ہے کہ اس طرح ایک Mindset جو ہے وہ اس طرح کرتا ہے کہ زیادتی کے بعد قتل، تو یہ اس طرح کی وارداتیں ہوتی رہیں، تو یہ جناب سپیکر، یہ جو خوف ہے اس کو ختم کرنے کے لئے والدین کو بھی اپنا Role ادا کرنا چاہیئے اور گورنمنٹ بھی مزید اس پہ سختی کرے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ، پولیس یہاں موجود ہے اور پولیس کو میں ایک چیز پہ Appreciate کرتا ہوں کہ جتنے بھی واقعات ہوئے ہیں جناب سپیکر، ان میں سے پولیس Ninety nine percent ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچانے میں ان کا Role رہا ہے۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ کوسچن نمبر 15404، یہ بیچ میں رہ گیا تھا۔ جی بصیرت خان صاحبہ۔

* 15404 _ <u>محترمہ بصیرت خان</u>: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع خیبر میں خاصہ دار اور لیوی فورسز موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) اب تک کتنے خاصہ دار اور لیوی فورسز کے کتنے اہلکاروں کو خیبر پختونخوا پولیس میں ضم کیا گیا ہے؛

(2) ضلع خیبر میں کتنے خاصہ دار اور لیوی کے ریٹائرڈ اہلکار تاحال ڈیوٹی / نوکریوں پر موجود ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) بحوالہ چھٹی نمبر از دفتر اے آئی جی NMDs خیبر پختونخوا نمبر 630/NMD مورخہ 04-04-2022 اب تک 16230 خاصہ دار اور 9649 لیویز/ خاصہ دار فورسز خیبر پختونخوا پولیس میں ضم کئے گئے ہیں؛

(2) بحوالہ چھٹی موصولہ از دفتر کیپیٹل سٹی پولیس آفیسر پشاور نمبر 8426/GB مورخہ 28-04-2022 انضمام سے پہلے ضلع خیبر کے 36 لیویز/ خاصہ دار اہلکاروں نے زیر سماعت مقدمات میں عدالت سے Stay order لیا ہوا ہے جو تنخواہیں بھی وصول کر رہے ہیں۔

محترمہ بصیرت خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، Overall میں جواب سے مطمئن ہوں لیکن میری ایک دو گزارشات ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

محترمہ بصیرت خان: ایک تو یہ کہ جو ہمارے شہداء ہیں لیویز اور خاصہ دار کے، ان کے جو پیکجز ہیں جو ہماری KP پولیس ہے جو کہ ابھی ہم بھی KP پولیس کا ہی حصہ ہیں، ان کو Same ہی دیا جائے جو شہداء پیکج یہاں پہ دیا جا رہا ہے، وہاں پہ Merged districts کی بھی جو ہماری پولیس ہے یا شہداء ہیں، ان کو بھی وہی دیا جائے۔ دوسرا یہ کہ ہماری Females جو وہاں پہ ہیں اور ریکروٹمنٹ وہاں پہ سٹارٹ ہے پولیس ڈیپارٹمنٹ میں، لیکن بہت کم ہیں، تو ان کی تعداد بڑھا دی جائے۔ شکریہ جی۔

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر! سپلیمنٹری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میر کلام صاحب، میر کلام صاحب پہلے اٹھے ہیں، جی میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو سپیکر صاحب، دا کوم کوئسچن چې راغلے دے په دېکښې نور ډیټیلز نور هر څه شته دے، یو مسئله ده، په قبائلی علاقه کښې په ټولو ضلعو کښې ده او په نارتھ وزیرستان کښې زما سره زیاته ده، چې زمونږ کوم لیویز او خاصه دار دی، په هغې کښې ځینی کسان پاتې شوې دی او سه پورې پولیس ته Merge شوی نه دی، په نارتھ وزیرستان کښې 176 کسان زمونږ سره پاتې دی نو د هغې په حواله سره منسټر صاحب څوک به جواب راکوئ؟ چې

د هغې به کوم طریقه کار وی او کوم پراسیس کوؤ چې هغه کسان هم په دېکښې Merge شی، د هغوی تنخواګانې هم بند دی او ډیوټیانې هم ریګولر کوی۔ مهربانی سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ دو تین چار دفعہ میں بات اٹھا بھی چکی ہوں، ایڈجرنمنٹ موشن میں بھی میں نے یہ بات کی تھی کہ بنوں اور لکی مروت میں شہداء کے بچے جو ہیں تو ان کے لئے پچاس آسامیاں جو ہیں، تو وہ میں نے سی ایم صاحب سے بھی گزارش کی تھی کہ ان کے لئے پچاس آسامیاں اے ایس آئی کی Create کی جائیں کیونکہ اس وقت وہ یعنی Conditionally جو ہے تو وہ اس پہ کانسٹیبل کی پوسٹوں پہ کام کر رہے ہیں، تو جب تک اے ایس آئی پوسٹیں وہاں پہ Create نہیں کی جائیں گی تو وہ Conditionally کانسٹیبل کی، حالانکہ شہداء کے بچوں نے سب کچھ Exam وغیرہ پاس کیا ہوا ہے، تو وہاں پہ بنوں اور لکی مروت میں یہ بہت اہم مسئلہ ہے، ان لوگوں کے لئے، تو میں چاہتی ہوں اس کو فوری طور پہ توجہ دی جائے اور اگر گیلری میں میری پولیس کا جو ترجمان بیٹھا ہوا ہے تو اس چیز کو Make sure کرائیں کیونکہ میں نے آئی جی صاحب سے بھی بات کی ہے، میں نے سی ایم صاحب سے بھی بات کی ہے، تو یہ پچاس ویکنسیاں ضرور Create ہونی چاہئیں تاکہ وہ کانسٹیبل کی Job نہ کریں، ان کو باقاعدہ طور پہ اپنا وہ رینک ملے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Shaukat Yousafzai.

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، باقی جواب تو آگیا ہے، انہوں نے جو ضمنی کوسچن اٹھایا، اس پہ Already کمیٹی بن چکی ہے ہماری کیبنٹ ممبرز کی، دو رکنی کمیٹی ہے، تو وہ اس چیز کو دیکھ رہی ہے، خاصہ دار اور لیویز کے حوالے سے جو انہوں نے کوسچنز اٹھائے ہیں، اس حوالے سے اور شہداء کے حوالے سے بات کی، بالکل یہ Genuine وہ ہے اور ہم بھی چاہیں گے کہ جن لوگوں نے قربانیاں دی ہیں، جن کے بچے ابھی اس قابل ہو گئے ہیں کہ وہ Induction ان کی ہو سکتی ہے تو وہ بالکل ہم اس کو سپورٹ کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کوسچن نمبر 15367، جناب سراج الدین صاحب، جناب سراج الدین صاحب، سراج الدین صاحب نہیں ہیں، Lapsed، جی۔

جناب رنجیت سنگھ: جناب سپیکر، میرا سپلیمنٹری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کریں، سپلیمنٹری کریں جی، سردار رنجیت سنگھ۔

جناب رنجیت سنگھ: سر، شکریہ۔Thank you very much, Sir. یہ سوال تھا ان کا سراج الدین صاحب کا تو اس میں انہوں نے کوئی تفصیلات مانگی تھیں کہ اقلیتوں اور معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پہ وہ لوگ جو Contract basis پہ یا مستقل بنیادوں پہ بھرتی ہوئے ہیں، اس میں میں صرف یہ جاننا چاہوں گا منسٹر صاحب سے، کہ اس میں ایک لمبی چوڑی فہرست تھی جس میں تمام لوگوں کا بڑا اچھا تفصیلاً جواب دیا گیا تھا لیکن اس میں دیکھنے میں آیا، میری شاید ناقص معلومات کے مطابق میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آیا ہم ان میں جن لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے وہاں پہ ہم کیا پنجاب کے لوگوں کو بھی بیچ میں ایڈجسٹ کر سکتے تھے یا یہ صرف اس میں لکھا گیا تھا کہ صوبے میں کن لوگوں کو ایڈجسٹ کیا گیا؟ یہاں پہ جو آگے ان کے ڈسٹرکٹس لکھے ہوئے ہیں جن میں گجرانوالہ کے لوگ بھی ہیں، اسلام آباد کے لوگ بھی ہیں، ان کا میں سیریل نمبر بتا دوں گا، جیسے 506 پہ ایک کلینکل ٹیکنیشن فارمیسی ہے، ان کو رکھا گیا ہے، اس کے علاوہ 338-39 پہ دائی کی پوسٹیں ہیں دو، ان کو رکھا گیا ہے، اس طرح اسلام آباد سے 330 نمبر پر BPS-5 کی ایک پوسٹ پہ ایک خاتون کو رکھا گیا ہے کیونکہ آپ اچھے طریقے سے جانتے ہیں، ہمارے صوبے کی جو ہماری یہاں کی خواتین ہیں جو جنہوں نے یہ دائی کے کورسز کئے ہوتے ہیں، وہ Daily ہم سے لوگ رابطہ کرتے ہیں تو اس لسٹ کے اندر پنجاب کے لوگوں کو ایڈجسٹ کیا گیا ہے۔ اگر منسٹر صاحب بتا دیں کہ کیا یہ Legal تھا یا ہم پنجاب کے لوگوں کو ایڈجسٹ کر سکتے ہیں تو آگے ہم بھی اپنے جاننے والوں کو کر سکیں گے، اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی انکوائری ضرور ہونی چاہیئے کہ آیا یہ کیوں رکھا گیا ہے؟ اگر قانوناً ٹھیک ہے تو پھر میرا کوئی سوال نہیں ہے، اگر یہ غلط ہے تو اس پہ ایک انکوائری Conduct کی جائے اور اس کو کمیٹی میں بھجوایا جائے تاکہ اس کو وہاں پہ دیکھا جا سکے۔ شکریہ۔

(صحافی حضرات پریس گیلری سے واک آؤٹ کر گئے)

Mr. Deputy Speaker: ٹھیک ہے۔ Concerned Minister, to respond.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ابھی دیکھ رہا ہوں جی، ہمارے میڈیا کے ساتھی جو ہیں، انہوں نے واک آؤٹ کیا ہے اور میں شوکت یوسفزئی صاحب اور ہمارے لاء منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ ان کے پاس جا کر بات کریں، ان کو منا کر بھی لے آئیں جی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، میں آپ سے ایک گزارش کروں، وہ جو اے آر وائی نیوز پہ جو بندش ہوئی ہے، اس کے خلاف انہوں نے واک آؤٹ کیا علامتی، تو میں ریکویسٹ کروں گا کہ جناب، اگر آپ مجھے پھر اجازت دے دیں اس کے بعد کہ ہم ایک مشترکہ قرارداد یہاں سے پیش کریں اے آر وائی کے لئے اور جو صحافی ہمارے یہاں سے واک آؤٹ کر گئے ہیں، ہم ان کو واپس لے آئیں گے، اس شرط پہ کہ وہ قرارداد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، آپ اپوزیشن کے ساتھ مل کر ایک قرارداد متفقہ لے آئیں، پہلے ہم ایجنڈا مکمل کرتے ہیں پھر یہ قرارداد لے آئیں گے ان شاء اللہ، اور ابھی آپ اور وہ لے جائیں، جاکر ان کو منا کر لے آئیں۔ جی لاء منسٹر صاحب، جی تیمور جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): جی جیسے میرے بھائی نے کہا، ہم نے کوشش کی کہ ساری ڈیٹیلز دے دیں، ایسے ہو سکتا ہے کہ یہاں پہ جو کچھ لوگ ہیں وہ Settled یہاں پہ ہوں اور ان کا ڈومیسائل جی، ہم بینارٹیز کی بات کر رہے ہیں، وہ ہے لیکن میں Agree کرتا ہوں کہ اس پہ Clarity ہونی چاہیے اور میرے خیال میں اس کا بہترین طریقہ کمیٹی میں اس کو Investigate کرنا ہے، وہاں یہ ڈیپارٹمنٹ اپنا جواب دے دے تاکہ ایک ہی پالیسی ہم سب کے لئے Follow کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ Agree کرتے ہیں کہ کمیٹی چلا جائے؟

وزیر صحت: ہاں جی، ہاں جی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 15367, asked by the honourable Member, may be referred to Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned. Question No. 15531, Ahmad Kundi Sahib, lapsed. Question No. 15573. Ms. Rehana Ismail Sahiba.

* 15573 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبے میں سیاحتی شعبے کو فروغ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) صوبے میں سیاحت کی مد میں ہونے والی آمدن میں کتنا اضافہ ہوا ہے؛

(2) مذکورہ اضافہ کن اقدامات کی بدولت ممکن ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر محنت نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) سیاحت کی مد میں ہونے والی آمدن لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(2) سیاحت کی ترقی کے لئے کئے گئے اقدامات منسلک ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب، میں نے سیاحت کے متعلق یہ کوسچن کیا ہے کہ پانچ سالوں میں گورنمنٹ نے کیا اقدامات کئے ہیں؟ جناب، انہوں نے تو مجھے جواب دیا ہے، اگر دیکھا جائے تو ہمیں تو سب سے پہلے اللہ کا بہت شکر ادا کرنا چاہیے کہ پاکستان کو جتنے پر فضا اور خوبصورت مقامات سے نوازا ہے، یہ اللہ کا ہم پہ بڑا احسان ہے لیکن حکومتی لیول پہ وہ اقدامات ہمیں نظر نہیں آتے جو ہونے چاہئیں سیاحت کے فروغ کے لئے۔ جناب، سیاحت کے لئے سب سے پہلی اور اہم چیز امن وامان ہے، جب امن نہیں ہوگا تو سیاحت کو فروغ کیسے ملے گا؟ اور آج تک جو حالات ہیں سوات کے، دیر کے، وزیرستان کے، آئے روز جو دھماکے ہوتے ہیں اور حملے ہوتے ہیں، قاتلانہ حملے بھی ہوتے ہیں اور ہمارے ممبران بھی اس میں زخمی ہوئے ہیں، تو اس سلسلے میں جب تک ہم امن کی طرف نہیں بڑھیں گے تو باقی کوئی بھی شعبہ ہم ترقی کی طرف نہیں لے کر جا سکتے۔ یہ جواب جو مجھے دیا گیا ہے، اس میں دوسرے نمبر پر سڑکوں کی تعمیر ہے، اس میں ٹوٹل سڑکوں کی جو تعمیر بتائی گئی ہے وہ 250 کلومیٹر بھی نہیں بنتی، تو میرے خیال میں سیاحت کے لئے سڑکوں کی تعمیر سب سے پہلے Priority ہونی چاہیئے۔ ہمارے وزیر اعظم صاحب کمراٹ تک ہیلی کاپٹر میں گئے، اگر وہ بائی روڈ جاتے تو ان کی مشکلات کا بھی اندازہ ہوتا کہ وہاں پہ کیا کیا سہولیات ہونی چاہئیں اور کیا کیا مشکلات ہیں؟ اس میں بہت سی خوشنما باتوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ Jeep tracks بنائے جائیں گے، Walking tracks بنائے جائیں گے اور یہاں پہ Village camping کی بات کی گئی ہے کہ دس مقامات پہ ہے، یہ کونسے دس مقامات ہیں جو جہاں پر یہ Camping کی گئی ہے؟ اس کے علاوہ اگر ہم گلیات کی طرف جاتے ہیں تو وہاں پر صفائی کا جو ناقص انتظام ہے، وہاں پہ پبلک واش روم تک نہیں ہے، اگر یہ سہولیات، بنیادی سہولیات ہم لوگوں کو نہیں دیں گے تو ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم سیاحت کو فروغ دے رہے ہیں یا ہم انکم جنریٹ کر سکتے ہیں؟ میں نے اس میں دوسرا سوال کیا تھا کہ ہم نے انکم کتنی جنریٹ کی ہوئی ہے؟ تو اس کا آپ جناب سپیکر، یہ ذرا دیکھ لیں، ایک Page جو مجھے دیا گیا ہے، صرف گراف اس میں بتایا گیا ہے کہ یہ گراف اوپر جارہا ہے، اس میں اور کچھ Evidence نہیں ہے

کہ کہاں کہاں سے یہ انکم جنریٹ ہو رہی ہے؟ جناب، جب کوئسچن کیا جاتا ہے، ممبران اسمبلی سے یہ مذاق تو نہ کیا جائے تو پوری تفصیل دی جائے کہ یہ انکم کہاں کہاں سے جنریٹ ہوئی؟ تو میں سمجھتی ہوں کہ سیاحت کے لئے یہ اقدامات خاطر خواہ نہیں ہیں، بہت سارے اقدامات کی ضرورت ہے اور ان کے اوپر عمل کرنا چاہیے اور مجھے تفصیل صحیح نہیں دی گئی، یہ انکم کی تفصیل مجھے صحیح دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار یوسف زمان صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جو سیاحت کے حوالے سے حکومت نے بھی اعتراف کیا، ہم سب کہتے ہیں کہ یہ سیاحت کی صنعت ہے، اس کو زیادہ ترقی دی جائے، لوگوں کو روزگار بھی مل سکتا ہے اور اس سے علاقہ بھی ڈیویلپ ہو سکتا ہے، انہوں نے جو جواب دیا ہے کہ نئی سڑکوں کی تعمیر جو سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں سیاحت کے لئے، دور دراز علاقوں کو Access ملتی ہے، اس حوالہ سے ہزارہ ڈویژن اور ملاکنڈ ڈویژن کے لئے انہوں نے کہا 112.5 کلو میٹر سڑکیں ہیں، جو نیٹ ورک رکھا ہے، اس کے ساتھ ہی ہزارہ ڈویژن میں تقریباً 130 اور ملاکنڈ 106 کلو میٹر، لیکن جہاں تک پچھلے چار سال سے ہم دیکھ رہے ہیں، مانسہرہ کی میں بات کرتا ہوں، ہزارہ ڈویژن کی بھی بات کر رہا ہوں جو سیاحتی مقام ہے وہاں پر جہاں منظوری بھی دی ہے، چیف منسٹر صاحب خود شوگراں گئے تھے، انہوں نے وہاں پر Inauguration کی، سنگ بنیاد رکھا لیکن ابھی تک کوئی سڑک مکمل نہیں ہوئی، اب چار سال ہو گئے ہیں، نہ شوگراں کی سڑکیں مکمل ہوئیں، کتنا اہم مقام ہے اور سیاحوں کے لئے اتنی تکلیف دہ بات ہے، میں پچھلے دنوں خود گیا تھا، بڑی مشکل سے وہاں اوپر جاتے ہیں ڈیڑھ کلو میٹر، میں نے پوچھا، یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا فنڈ ہی نہیں ہے، صرف افتتاح کر دیا ہے، اس سے آگے جا کر جو منور ویلی ہے وہاں بڑی اہم ویلی ہے تو وہاں کی سڑک منظور ہوئی، اس کا بھی افتتاح، اس کا سنگ بنیاد رکھا، وہ بھی کام رکا ہوا ہے۔ تیسرا جو منڈی مالی ہے جو ایک نئے مطلب ایریا کو وہاں پر دریافت کر رہے تھے، میں ذرا تھوڑی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، آپ سوال کریں، ضمنی سوال ہوتا ہے، بہر حال یہ تو آپ پوری سپیچ کر رہے ناں جی، سپیچ نہ کریں، سوال کریں جی۔

سردار محمد یوسف زمان: میرا سوال یہی ہے، سوال یہی ہے ناں جی، سوال یہی ہے Specific سوال یہی ہے کہ سڑک بنیادی چیز ہے جہاں ہزارہ ڈویژن یا مالاکنڈ دیا ہوا ہے یعنی کہ دور دراز علاقے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: منڈی مالی کا بھی تین سال سے وہاں پر باقاعدہ جو کام شروع کیا لیکن ابھی تک آگے کام نہیں ہو رہا ہے اور Objection یہ ہوا کہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ این او سی نہیں دیتا، فارسٹ ڈیپارٹمنٹ این او سی نہیں دیتا تو دوسری طرف سے Alternate route بھی تو موجود ہے ہم نے اس کی بھی نشاندہی کی، ٹورازم کے سیکرٹری صاحب سے میں خود ملا، میں نے کہا آپ جاکر دوسری طرف کو بھی سروے کرائیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں جی، آپ سوال کریں، آپ سوال کریں، آپ سپیچ کر رہے ہیں۔

سردار محمد یوسف زمان: اور یہ ہو سکتا ہے لیکن یہ ابھی چار سال میں، چار سال میں جہاں تک سڑکوں کی تعمیر نہیں ہو سکتی باقی کیا کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: جو Tracks بھی بنائے ہوئے ہیں، جو کنڈ بنگلہ کی بات کر رہے ہیں، یہاں لکھا ہوا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: اور مختلف جگہوں میں ابھی کوئی جا ہی نہیں سکتا ہے، سیاح ہی نہیں جا سکتے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: اور مین روڈ ناران کی جو صورتحال ہے، وہ بھی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔

سردار محمد یوسف زمان: قابل افسوس ہے کہ وہاں پر بھی دور دراز سے سیاح آتے ہیں تو وہ نہیں جا سکتے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی، آپ کا سوال آگیا جی، آپ کا سپلیمنٹری آگیا جی، ٹھیک ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی، صرف۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اگر سپلیمنٹری شارٹ جی، ایک منٹ میں جی، جی نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: جی، شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن کریں جی، سپیچ نہ کریں۔

سردار اورنگزیب: ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جب سیاحوں کو سہولیات ملیں گی تو وہ سیاحتی علاقوں میں جائیں گے، اس کے لئے سڑکوں کی جو حالت ہے اس کو بہتر بنانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس میں میری یہ تجویز ہے کہ یہ ابھی 14 اگست ہوا ہے، گلیات میں لوگ ہیں، آپ یقین کریں کہ ایبٹ آباد سے چھ چھ آٹھ آٹھ گھنٹے میں وہاں پہ پہنچے ہیں، روڈ نہ ہونے کی وجہ سے، تو ضمنی کوئسچن میرا یہ ہے کہ کیا حکومت ایبٹ آباد سے گلیات یا حویلیاں سے گلیات کی طرف ایک روڈ جاتا ہے اور پھر سجی کوٹ میں ایک آبشار ہے، ایک امبریلہ آبشار ہے، اسی روڈ کے اوپر بہت بری حالت ہے روڈ کی، ایکسیڈنٹس ہوتے ہیں، اگر سیاحت میں ان روڈوں کو بھی حکومت ترجیح دے گی تو سیاحت ترقی کرے گی اور آمدن میں بھی اضافہ ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ رنجیت سنگھ صاحب، Last supplementary، ضمنی سوال کریں جی۔

جناب رنجیت سنگھ: سر، بہت شکریہ۔ سپیکر صاحب، میرا کوئسچن آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ سے ہے کیونکہ میں ایک بات پچھلے تقریباً گزشتہ ایک سال سے میں تین سے چار دفعہ سیکرٹری صاحب کے پاس جا چکا ہوں، ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے، اکثر ہم جب اپنے ایم پی ایز ہاسٹل سے شام کو نکلتے ہیں تو ہمارے ساتھ ہی ہمارا میوزیم ہے، اس کو بھی بہترین Lighting اور بہت خوبصورت اس کو بنایا گیا ہوا ہے اور ہم ہمیشہ خوش ہوتے ہیں، اس چیز کو دیکھ کر کہ یہ ڈیپارٹمنٹ ایک اچھے طریقے سے تمام ایسی پرانی جو بھی بلڈنگز ہیں، ان کو سنبھال کے رکھا ہوا ہے۔ سر، سیکرٹری صاحب کے پاس ہم ایک دفعہ نہیں کئی بار جا چکے ہیں، ہمارا یہاں پہ پانچ سو سال پرانا ایک مندر ہے تحصیل میں، جس کو گور گھٹڑی مندر کے نام سے پکارا جاتا ہے، ہم کئی دفعہ سیکرٹری صاحب کے پاس جاتے ہوئے، ڈیپارٹمنٹ میں ہم بار بار یہ بات کرتے رہے، ہماری ہندو کمیونٹی کا وفد اور بذات خود میں بھی گیا اور ہم نے ان سے کہا کہ اگر آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں تو ہمیں اتنی اجازت دے دیں کہ ہمارے مندر میں آنے والے جو مرد اور خواتین ہیں، ہم ان کے لئے کوئی ایک آدھ واش روم بنا لیں، ہم اس کے اندر کوئی کام کرا لیں، ہم اس کا کوئی ٹوٹا پلستر ٹھیک کر لیں، یہ پانچ سو سالہ ایک اتحاس مندر ہے لیکن ان کے پاس نہ وہاں Lighting لگانے کے لئے ٹائم ہے اور نہ ان کے پاس Lighting لگانے کے لئے پیسے ہیں، نہ ان کے پاس اس مندر کو توجہ دینے کے لئے ان کے پاس کوئی ٹائم ہے، بالکل سراسر اس کو Ignore کیا جاتا ہے جب بھی جایا جاتا ہے، میں چاہتا ہوں جس طرح ہمارے

تمام ان ڈیپارٹمنٹس، جو چیزیں اس ڈیپارٹمنٹ کے Under آتی ہیں، چاہے وہ مساجد ہیں، مندر ہیں، گوردوارے ہیں، چرچز ہوں، کچھ بھی ہو، یہ بھی ایک تاریخی مندر ہے جس کو Secure کیا جائے، سنبھالا جائے، میں چاہوں گا آج آپ یہاں سے کوئی اگر ہماری کمیونٹی کے لئے کوئی رولنگ بھی دے دیں کہ ہم اس کو بار بار ایک سال سے اس پہ مزید بحث کر رہے ہیں تاکہ اس مندر کو Save بھی کیا جائے، اس کی پانچ سو سالہ پرانا اتحاس ہے تاکہ اس بلڈنگ کو بھی سنبھالا جا سکے اور ہندو کمیونٹی وہاں اپنی عبادت کر سکے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ Concerned Minister, to respond; concerned Minister, to respond. Shaukat Yousafzai.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، ٹورازم کے لئے سب سے جو اہم چیز ہوتی ہے وہ سیکیورٹی ہوتی ہے اور لاء اینڈ آرڈر ہوتا ہے اور یہ خوش قسمتی ہے کہ گزشتہ تین چار سالوں سے ٹورازم میں اضافہ ہوا ہے اور اس کی وجہ سے کافی جو ریونیو ہے وہ ہمارا بڑھا ہے اور یہی ایک جگہ ہے، ایک شعبہ ایسا ہے جس کو ہم پروموٹ کر سکتے ہیں جس سے ہم ریونیو جنریٹ کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، اس میں کافی بہتری آئی ہے، اس وقت تقریباً کوئی 130 کلومیٹر یہ Negotiate کیا جارہا ہے ورلڈ بینک کے ساتھ اور جس طرح انہوں نے بات کی سردار یوسف صاحب نے کہ فنڈز کا ایشو آرہا تھا تو فنڈز کا ایشو اب تقریباً تقریباً حل ہونے جارہا ہے، چونکہ بہت سارے Tracks جو ہیں وہ ہم نہیں چاہتے کہ جو پرانے ہمارے ایسے علاقے ہیں جہاں پہ اگر ہم سڑکیں زیادہ بنائیں گے تو وہ Tracks ختم ہو جائیں، وہ Spots جو ہے وہ Disturb ہو جائیں گے، تو اس کے لئے جو پلان کیا ہے وہ Jeepable tracks کا کیا ہے، کچے روڈز بنیں گے شینگل قسم کے روڈز ہونگے، وہ Identify ہو چکے ہیں، کئی ایک پر کام بھی شروع ہے اور کئی Spots نئے جو ہیں وہ پہلی دفعہ Identify ہوئے ہیں اور جناب سپیکر، اس کے لئے سڑکیں منظور ہیں، اس پہ کام بھی شروع ہے تو اس طرح پہلے کچھ مخصوص علاقے تھے، اب ان سے بڑھ کر کئی علاقوں تک ہماری رسائی ہو گئی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ جو نئے نئے Spots ہیں وہ بہت ہی خوبصورت ہیں اور وہ انتہائی دلکش ہیں، یہ جو آبشار کی بات ہوتی ہے، خوبصورت خوبصورت آبشار کیونکہ وہاں رسائی نہیں تھی اس لئے جو کچی سڑکیں ہیں وہ تقریباً پہنچ چکی ہیں کئی جگہوں تک، ابھی ان کو جہاں پکی کرنے کی ضرورت ہے ان کو پکا کیا جارہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، Facilities میں اضافہ کیا جارہا ہے کہ جیسے راستے میں واش رومز، ریسٹ ایریاز یہ سارے ڈیزائن ہو چکے ہیں۔ اسی طرح جو کالام اور یا اس طرح ناران کاغان

کی بات ہوتی ہے، یہ جتنے بھی پٹرول پمپس راستے میں آرہے ہیں، ان سب کو یہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ ایک تو واش رومز سٹینڈرڈ کے رکھیں اور ساتھ ساتھ یہ ہم کر رہے ہیں کہ جو چائے وغیرہ کے، جو اس طرح کے خوبصورت ڈیزائن کر کے وہ چھوٹے چھوٹے Huts بنائے جائیں یا ہوٹل اس کو نام دیں، اسی طرح جناب سپیکر، ٹورازم پولیس کا قیام بھی اس لئے لایا گیا کہ ایک تو یہ Friendly police ہو اور امن وامان بھی دیکھے اور ساتھ ساتھ Help line (twenty four hours a day seven days a week) 24/7 جناب سپیکر، ایک Help line بھی بنائی گئی ہے، اس کا نمبر بھی موجود ہے تو وہ اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو Guide کریں، 1422 اس کا نمبر ہے، یہ صرف جو نئے ٹورسٹس آئیں، ان کی سہولت کے لئے یہ۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، کالاش، کالام، کمراٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹیز بنائی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک دو اتھارٹیز اور بھی آرہی ہیں تاکہ یہ جو ہمارے خوبصورت ایریا ہیں، ان کو Maintain کیا جائے۔ اب گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ہے جو بہت اچھا کام کر رہی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ہم چاہتے ہیں کہ جو دوسرے علاقے ہیں وہ بھی اچھے ہوں، متاثر نہ ہوں کیونکہ رش بہت زیادہ بڑھتا جا رہا ہے جناب سپیکر، اس رش کو قابو کرنے کے لئے ایک تو نئے Spots کھولے جا رہے ہیں، ایک Facilities میں اضافہ کیا جا رہا ہے اور دوسرے جناب سپیکر، ہم چاہتے ہیں کہ صرف لوکل نہیں، ملکی اور غیر ملکی ٹورسٹس کو ہم Attract کریں تو ان کے لئے بھی اسی سٹینڈرڈ کی Facilities فراہم کی جا رہی ہیں جناب سپیکر، تو میں یہاں پہ تو بہت زیادہ میرے پاس بہت لمبا ہے کہ Walking tracks، نئے سائٹس اسی طرح، لیکن جو ہم چاہتے ہیں کہ Integrated tourism کو پروموٹ کیا جائے، اس کو Facilitate کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ، کیونکہ ایک تو اس سے لوکل روزگار جنریٹ ہوگا، ابھی جہاں جہاں ہمارے میرے حلقے میں ٹورازم کے Spots ہم نے کھولے ہیں لوگوں کو روزگار یعنی بہت زیادہ مواقع مل رہے ہیں، کوئی ایک کیبن سا بھی بنائے، اس کے بھی شام کو وہ دو تین ہزار روپے کما لیتا ہے، کسی نے فروٹ کی دوکان ڈالی ہے، تو یہ ہم چاہتے ہیں جناب سپیکر، کہ جہاں Potential ہے ٹورازم کا، وہاں گورنمنٹ جائے گی اور اس Potential سے ہم فائدہ لیں گے اور۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: رنجیت سنگھ کے سوال کا جواب آپ نے نہیں دیا، رنجیت سنگھ صاحب۔

<u>وزیر محنت افرادی قوت</u>: انہوں نے جو بات کی جناب سپیکر، جو ہندو مندر کے حوالے سے بات کی، جب میں ایم پی اے تھا، میرے خیال سے کوئی Exact مجھے یاد نہیں لیکن تیس لاکھ روپے میں نے اس وقت

دیئے تھے ان کو اور مجھے نہیں پتہ کہ اس تیس لاکھ سے انہوں نے کیا کیا؟ لیکن پھر بھی میرے خیال سے جتنے بھی ہماری اس طرح کی پرانی جگہیں ہیں جن کو ہم Preserve کر سکتے ہیں تو جو جو مذہب ہے، وہ اس مذہب کے حوالے سے Important ہے اور بالکل میں بات بھی کروں گا ان کے ساتھ، بلکہ مجھے اگر یہ مل لیں تو جو Relevant department ہے، ان کے ساتھ بیٹھ کر یہ Propose کریں کہ وہاں کیا کرنا چاہیے؟ کیونکہ میں اس حلقے میں رہا ہوں، مجھے تھوڑا سا پتہ ہے تو ان شاء اللہ وہ حل کریں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو، جی۔ میڈم، آپ جواب سے مطمئن ہیں جی، آپ ابھی بیٹھ جائیں، آپ کی بات ہو گئی ہیں، سپلیمنٹری تھا آپ کا، انہوں نے جواب دے دیا۔ جی میڈم، جی میڈم، ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جناب، جو جواب دیا گیا ہے وہ بھی کافی خوشنما ہے اور منسٹر صاحب کی باتیں وہ بہت اچھی ہیں، اس میں ساری چیزیں یہی ہیں کہ منظوری دی جا چکی ہے اور ہو گا، میں نے اس میں دس یہ Camping villages کا بھی پوچھا تھا کہ یہ کہاں پر ہیں؟ جس طرح سردار صاحب نے کہا کہ روڈ کی منظوری ہوتی ہے لیکن کام پھر رک جاتا ہے کہ فنڈ نہیں ہے، تو Written میں تو ٹھیک ہے ہمیں چیزیں مل جاتی ہیں لیکن گراونڈ پہ ہمیں وہ سہولیات نظر نہیں آتیں، تو اس سلسلے میں اور یہ میں نے انکم جنریشن کی جب بات کی ہے تو مجھے صرف گراف پہ بتا دیا گیا ہے، یہ آپ دیکھ لیں، یہ صرف Line draw کی ہے انہوں نے کہ نیچے سے اوپر جا رہی ہے کوئی فگرز بھی نظر نہیں آ رہے، کوئی Authentic اس میں کچھ چیز بھی نہیں دی گئی ہوئی تو یہ اسمبلی کو اس طرح کے جواب آتے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شوکت یوسفزئی صاحب، میڈم نے جو سوال پوچھا ہے کہ صرف گراف بتایا گیا ہے، کوئی اس میں نہیں ہے تو۔۔۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: سر، Camping spots کی انہوں نے بات کی جو پہلے سے قائم ہیں، دس Camping spots قائم ہیں جن میں ہمارا بونیر ہے، شانگلہ ہے، مٹہ ہے، سوات ہے، ان ایریاز کے اندر دس Camping spots پہلے سے بنے ہیں، دس مزید Identify ہو چکے ہیں، ان پہ کام شروع ہے تو Confusion کہاں ہے؟ مجھے یہ سمجھ نہیں آئی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وہ کہہ رہے ہیں کہ انکم جنریشن میں نے پتہ کیا ہے اس کے۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: دیکھیں انکم جنریشن سر، اس طرح ہوتا ہے کہ آپ کو پتہ ہے کہ مختلف اوقات میں مختلف ہوتا ہے اب اگر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، اسی حوالے سے میں بھی آپ سے ایک سوال کروں گا اور ڈیٹیل ہمیں بھی چاہیے ہوگی، ایک منٹ جی، میں بھی اسی سے Relatedایک کوسچن پوچھنا چاہوں گا، ہمارا اسمبلی کا ایک ہمالیہ ہاؤس تھا جو اسمبلی نے ٹورازم کے حوالہ کیا تھا، اس کی ڈیٹیل بھی ہمیں Provide کی جائے کہ مطلب جب سے ہم نے ان کے حوالے کیا ہے ٹورازم کو، اس سے کتنی انکم جنریٹ ہوئی ہے اور کتنے Expensesاس پہ ابھی تک آئے ہیں؟ جہاں تک میرا نالج ہے، اس ہاؤس سے کوئی انکم جنریٹ نہیں ہوئی، وہ اسی طرح خالی پڑا ہے اور کچھ آفیسرز اپنی Official needs کے لئے وہ Useکر رہے ہیں، کوئی فائدہ نہیں ہے تو اس کا بھی ہمیں Replyکریں آپ۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): یہ جی ہمالیہ ہاؤس کا شوکت بھائی جواب دے دیں گے، میں صرف انکم جنریشن پہ بات کر رہا تھا، وہ چارٹ میں نے دیکھا ہے، چارٹ بالکل ٹھیک ہے، چارٹ صرف انکم کا ایک Sourceبتا رہا ہے کیونکہ ٹورازم سیکٹر سے جو ریونیو آتا ہے، ایک تو وہ ریونیو ہے جو حکومت کو آتا ہے، ایک وہ انکم ہے جو کہ Economy کے لئے جنریٹ ہوتی ہے اور ٹورازم میں سب سے بڑاImpactوہ ہے، For exampleاگر آپ یہ سوچ لیں کہ عید کے دنوں میں کوئی بیس لاکھ لوگ خیبر پختونخوا آتے ہیں تو اگر وہ ایک دن میں پانچ پانچ ہزار روپے لگالیں فی خاندان تو یہ اربوں روپے میں آتے ہیں جو خیبر پختونخوا کی Economyمیں جنریٹ ہوتے ہیں، تو یہ اس کا حساب نہیں ہے۔ چونکہ میں نے جواب دیکھا وہ انکم تو اربوں میں ہے اور جو آپ یہ ضرور دیکھ سکتے ہیں کہ وہ انکم جیسے شوکت بھائی نے کہا کہ پچھلے تین چار سال میں چار یا پانچ گنا بڑھی ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایشوز نہیں ہیں، ایشوز پہ بات بھی ہوئی، ستر (70) سال ٹورازم کا تو کسی نے نام ہی نہیں لیا تھا، جو یہ انکم ہے، یہ وہ انکم ہے جو چارٹ کی بی بی بات کر رہی تھیں، جو خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی کو Hospitality sector سے یعنی ٹورازم ایریاز میں ہوٹل اور ریسٹورنٹ سے آتی ہے، جو بھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ چار سال میں چار گنا بڑھی ہے، بلکہ اس سال، ابھی سال جو کمپلیٹ ہوا ہے تو اس میں اگر میری یاداشت صحیح ہے تو کوئی چھ سو پچاس ملین روپے تھی اور ابھی جو سال ہے تو ایک ارب روپے سے زیادہ جو ہے وہ ہوگی اور یہ آپ دیکھ رہے ہیں اسی گراف میں، 2016 میں وہ ایک سو پچاس ملین روپیہ نظر آرہا تھا، تو یہ انکم کا ایک Source ہے، جو ٹیکس آتا ہے۔ پھر جو آپ نے کہا گیسٹ

ہاؤسز کی Out sourcing وہ ہم نے بہت سی کر لی ہے، مجھے ہمالیہ ہاؤس کا نہیں یاد لیکن جن کی ہوئی ہے ان سے ٹھیک ٹھاک انکم آ رہی ہے، حالانکہ ان کا بھی زیادہ جو فوکس تھا وہ انکم جنریشن پر نہیں تھا، وہ تھا کہ لوگوں کو پبلک کو جگہیں مل جائیں اور جو سب سے بڑا انکم کی جنریشن کا Impact ہے وہ یہ ہے کہ جب بیس تیس لاکھ لوگ خیبر پختونخوا آتے ہیں اور وہ دن میں ہزاروں روپے لگاتے ہیں تو خیبر پختونخوا کی Economy میں اربوں روپے کی Influx ہوتی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تیمور صاحب، آپ نے تو کافی تفصیل سے جواب دیا لیکن آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو مطلب شوکت صاحب جب وہ Respond کر رہے تھے، وہ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت جاری کریں کہ ہمیں کم از کم ہمالیہ ہاؤس جو KP Assembly کی ملکیت تھا اور یہاں KP Assembly سے ٹورازم کو حوالہ کیا گیا ہے، اس نے ابھی تک اس پہ کتنی انکم جنریٹ کی ہے اور کتنے اس پہ Expenses ہوئے ہیں؟ تو اس کی ڈیٹیل ہمیں پہنچا دیں، کم از کم جی۔

<u>وزیر خزانہ</u>: جناب سپیکر، یہ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ سے اگر کوئی نہیں ہے تو فنانس سے جو بھی ہے ان کو میں کہتا ہوں کہ یہ ان کے ساتھ Take up کر کے یہ ڈیٹیل اسمبلی کو، ٹورازم سے ہیں تو یہ جو ہماری اگلے ہفتے کمیٹی میٹنگ بھی ہو گی، وہ جو ریسٹ ہاؤسز کو دیکھتی ہے، تو یہ لے آئیں تاکہ پھر ہم سپیکر صاحب کو اور اسمبلی کو یہ انفارمیشن بھیجیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے، تھینک یو۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

15080 _ <u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت ضلع نوشہرہ میں سال 2013 سے 2021 تک مختلف قسم کی بھرتی کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے تاحال بھرتی ہونے والے افراد کے نام، شناختی کارڈ کے نمبر، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، اخباری اشتہار کی کاپی، عہدہ، گریڈ، بھرتی شدہ افراد کی موجودہ پوسٹنگ اور جن حکام/افراد کی سفارش پر بھرتی ہوئی ان کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان بھرتیوں کے لئے قائم سلیکشن کمیٹی کے ممبران کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت)</u>: (الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب)اس سلسلے میں عرض ہے کہ سال 2013 سے تاحال ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر نوشہرہ اور قاضی حسین احمد میڈیکل کمپلیکس نوشہرہ میں بھرتی ہونے والے افراد کے نام، شناختی کارڈ نمبر، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، اخباری اشتہار کی کاپی، عہدہ، گریڈ، بھرتی شدہ افراد کی موجودہ پوسٹنگ کی تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی ہے۔

15096 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں لوگوں کے علاج معالجے کے مفت اور معیاری سہولت کی فراہمی کے لئے شروع کردہ صحت انصاف کارڈ سکیم کی توسیع کر کے فی خاندان سالانہ 10 لاکھ روپے تک بڑھایا ہے۔

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صحت انصاف کارڈ سے علاج معالجے کے لئے صوبہ بھر میں سرکاری و نجی ہسپتالوں کی نامزدگی کی گئی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس غرض کے لئے محکمہ اور اسٹیٹ لائف انشورنس آف پاکستان کے درمیان ایک معاہدہ ہو چکا ہے؛

(د) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صحت انصاف کارڈ کی تقسیم کا Criteria کیا ہے اور اس میں کن کن بیماریوں کے علاج کی گنجائش موجود ہے؛

(ii) کن کن سرکاری و نجی ہسپتالوں کا تعین کیا گیا ہے، ہر ہسپتال کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز محکمہ وار اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان کے ساتھ کی شرائط کی تحریری تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(د) صحت کارڈ پلس محکمہ کا ایک انقلابی منصوبہ ہے جس کے تحت صوبے کے وہ تمام خاندان جو NADRA میں رجسٹرڈ ہیں صحت کارڈ پلس پروگرام کے اہل ہیں، اس پروگرام کے تحت جن بیماریوں کا علاج ممکن ہے ان کی تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی ہے۔

اس پروگرام میں جن ہسپتالوں کو شامل کیا گیا ہے ان کی تفصیل، نیز محکمہ صحت نے اسٹیٹ لائف انشورنس آف پاکستان کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے اس کے مطابق ہسپتالوں کی نامزدگی کی تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی ہے۔

15304 _ جناب شکیل بشیر خان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آر ایچ سی عمرزئی میں ایکسرے مشین موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ایکسرے مشین کب سے خراب ہے اور حکومت کب تک مذکورہ مشین کو ٹھیک کرنے کے متبادل مشین فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) جی ہاں موجود ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ آر ایچ سی عمرزئی میں موجود ایکسرے مشین مکمل طور پر فعال ہے اور مریضوں کو ایکسرے کی سہولیات میسر کر رہی ہے۔

15367 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وار سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے، نیز کیا مذکورہ تعیناتیاں کنٹریکٹ پر بھی ہوئی ہیں تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وار تفصیل منسلک ہے، مزید یہ کہ صوبہ کی تمام ایم ٹی آئی ہسپتالوں میں کنٹریکٹ اور مستقل بنیادوں پر بھرتی شدہ افراد کی تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی۔

15531 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر برائے داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مورخہ 24-03-2018 کو ڈیرہ اسماعیل خان بمقام سکندر جنوبی تحصیل پروا بم دھماکہ ہوا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو مذکورہ بم دھماکے میں کتنے لوگ زخمی / شہید ہوئے تھے اور مذکورہ لوگوں کے لئے حکومت کی طرف سے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مورخہ 24-03-2018 کو گاؤں کوڑی جمال سکندر جنوبی تحصیل پرواضلع ڈیرہ اسماعیل خان گراونڈ میں جشن بہاراں کے لئے منعقدہ میلے میں شریک لوگوں کے اوپر نامعلوم دہشتگردوں نے ہینڈ گرینیڈ پھینکا، جس پر مقدمہ نمبر 11 مورخہ 24-03-2018 جرم 4/3/324 ایکسپلوزو ایکٹ ATA 7 دہشتگردی ایک تھانہ سی ٹی ڈی ڈیرہ اسماعیل خان درج رجسٹر ہوا، تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی۔

(ب) جس کے نتیجے میں کوئی شہادت نہیں ہوئی جبکہ 20 عام شہری اور 02 سیکیورٹی پر مامور فرنٹیئر کنسٹیبلری کے جوان زخمی ہوئے تھے، صوبائی حکومت کی جانب سے بمطابق ریلیف، بحالی اور آبادی کاری محکمہ خیبر پختونخوا کی جاری کردہ پالیسی پر عمل کرتے ہوئے ضروری جانچ پڑتال کے بعد صرف آٹھ زخمی شہریوں (جن میں میڈیکل بورڈ نے شدید زخمی قرار دیا تھا) کو مبلغ دو لاکھ روپے بوساطت ڈپٹی کمشنر ادا کئے گئے ہیں، اور جبکہ فورسز کے جوانوں کو اپنے محکمہ کی وساطت سے معاوضہ دیا گیا ہے، تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: Leave applications: جناب سراج الدین صاحب، 15 اور 16 اگست؛ جناب نذیر احمد عباسی صاحب، 16 اگست؛ محترمہ انیتہ محسود صاحبہ، 16 اگست؛ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، 16 اگست؛ الحاج قلندر لودھی صاحب، 16 اگست؛ محترمہ ڈاکٹر سمیرا شمس صاحبہ، 16 اگست؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، 16 اگست؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب، 16 اگست؛ جناب روی کمار صاحب، 16 اگست۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

ایک Yes کی آواز آئی ہے ہمارے ایم پی ایز میں سے، باقی سب سو رہے تھے۔ جی شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت): یو قرارداد پیش کوما کہ تاسو ماتہ اجازت راکوئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قرارداد پیش کرنا چاہ رہے ہیں؟

وزیر محنت و افرادی قوت: اؤ۔ Rule relaxation کے لئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، شوکت صاحب، یہ ایجنڈا تھوڑا ہے، میں ختم کر کے اس کے بعد پھر آپ پیش کریں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: بیا سر جی، تا سو تہ پتہ د ہ جی، خیر دے دا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر! ہمارے صحافی انتظار کر رہے ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ ابھی کر لیں تو، دو منٹ لگتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، اپوزیشن میں سے کسی سے Sign وغیرہ لیے ہیں آپ نے؟

وزیر محنت وافرادی قوت: جی ہاں، کر دیئے ہیں انہوں نے، حمیرا خاتون نے کئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حمیرا خاتون نے Sign کئے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی ہم نے کوئی نہیں کئے ہیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: تو آجائیں کر لیں یہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو دے دیں، ایک منٹ۔

وزیر محنت وافرادی قوت: نہیں کر رہی ہیں ناں، تا سو تہ پتہ د ہ نو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آپ Rule کے لئے پڑھیں، Rule کے لئے ریکویسٹ کر لیں آپ۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for labour): Speaker Sahib, I intend to move that under rule 240, rule 124 may be suspended and I may be allowed to move resolution.

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member to move his resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The “Ayes” have it. Ji.

قرارداد

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر! یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت کی جانب سے ملک کے سب سے بڑے نیوز چینل اے آر وائی نیوز کی بندش کی شدید الفاظ میں مذمت کرتی ہے

اور اس اقدام کو آزادی صحافت پر قدغن قرار دیتی ہے، حالانکہ سندھ ہائی کورٹ نے اے آر وائی نیوز کی نشریات فوری طور پر بحال کرنے کے احکامات بھی جاری کئے ہیں، وزارت داخلہ کی طرف سے اے آر وائی نیوز کا این او سی منسوخ کرنا انتہائی زیادتی اور تعصب پر مبنی ہے، اس فیصلے سے ادارے کے ساتھ جڑے سینکڑوں ملازمین بے روزگار ہوئے ہیں، یہ ایوان وفاقی حکومت سے اے آر وائی نیوز کی نشریات فوری طور پر بحال کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The “Ayes” have it. The resolution is passed unanimously.

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب، ہم نے No کہا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Per majority. The resolution is passed by majority.

ایک منٹ جناب، ہو گئی۔ شوکت، بیٹھ جائیں۔ آئٹم نمبر 6، آئٹم نمبر 6، جی شوکت۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، مجھے انتہائی افسوس ہے، انتہائی افسوس ہے، صحافی ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور سارے جتنے بھی نیوز چینلز، آج تک اس اسمبلی نے (شور) آج تک اس اسمبلی نے کبھی (شور) کبھی بھی کسی کی جانبداری نہیں کی ہے، ہمیشہ ہم نے صحافت کو سپورٹ کیا ہے، چاہے وہ کوئی بھی نیوز چینل ہو، چاہے وہ کوئی بھی اخبار ہو، ہم سب نے اس کو سپورٹ کیا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ آج اس اسمبلی میں اتنی غلط روایت رکھی گئی ہے، پنجاب نے اس قرارداد کو منظور کیا، آج یہاں پر یہ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا اے آر وائی کے یہاں جو صحافی بیٹھے ہیں وہ ہمارے بچے نہیں ہیں؟ سینکڑوں لوگ بے روزگار ہو رہے ہیں اس ایک فیصلے سے، وہ اتنی خوفزدہ ہے حکومت، کیوں اتنی خوفزدہ ہے اے آر وائی سے، اس لئے کہ آزادانہ صحافت کر رہی ہے، بڑے افسوس کی بات ہے کہ پی ڈی ایم کی گیارہ جماعتیں بھی خوفزدہ ہیں اے آر وائی سے۔۔۔

(شور)

Mr. Deputy Speaker: Order in the House, order in the House, order in the House.

بیٹھ جائیں جی، تمام بیٹھ جائیں، میڈم نگہت، آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: گیارہ جماعتیں بھی اے آر وائی سے خوفزدہ ہیں، جناب سپیکر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت، آپ بیٹھ جائیں، میڈم نگہت، آپ بیٹھ جائیں، میڈم، آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: اس ملک کے اندر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: بدقسمتی سے اگر صحافت کا گلہ گھونٹا گیا ہے (شور) تو وہ اس طرح کی جماعتیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت، بس بیٹھ جائیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: اس طرح کی جماعتوں نے آزاد صحافت کا گلہ گھونٹا ہے، آج اگر اے آر وائی کا چینل بند ہو رہا ہے تو کل کوئی اور چینل بھی بند ہو سکتا ہے، یہ روایت غلط ہے، یہ روایت نہیں ہونی چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بیٹھ جائیں جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ہم اس روایت کی مذمت کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

تحریک التواء

Mr. Deputy Speaker: Item No. 6: 'Adjournment Motions'. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her adjournment motion No. 435. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her adjournment motion No. 435.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ویسے جناب سپیکر صاحب، میں تو اپنی یہ ایڈجرنمنٹ موشن پیش کر رہی ہوں لیکن میں احتجاج بھی کرتی ہوں کہ آپ Subjudice معاملے پر اے آر وائی نے وہ غلطی کی ہے کہ ایک بندے کو لاکر اور اس سے سکرپٹ پڑھوایا گیا ہے، یہ ہماری آرمی پر جو ہے باقاعدہ طور پر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایک حملہ ہے اور یہ Subjudice معاملہ ہے اور ایک Subjudice معاملے کی ہم پرزور مذمت کرتے ہیں۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Ms. Nighat Orakzai Sahiba, to please move her adjournment motion No. 435.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: عدالت ہے، عدالت پر آپ اثرانداز ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم، آپ اپنی ایڈجرنمنٹ موشن پیش کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! اسمبلی کی کاروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ روزنامہ "مشرق" مورخہ 7 جولائی 2022 کی اشاعت کے مطابق عالمی موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے پاکستان میں موجودہ سات ہزار گلیشئرز تیزی کے ساتھ پگھل رہے ہیں، اخباری تراشہ منسلک ہے جس میں زیادہ تر گلیشئرز کا پانی صوبہ خیبرپختونخوا کے مختلف علاقوں کے مکینوں کو بے گھر بنانے کا سبب بن سکتا ہے، تو اس کو جناب Put کردیں۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion

انہوں نے جو ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی ہے، شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): یہ میڈم اچھے اچھے ایشوز اٹھاتی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion No. 435, moved by the honourable Member, may be adopted for detailed discussion in the House, under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The "Ayes" have it.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7. Call Attention Notice: Ms. Baseerat Khan, MPA, to please move her call attention notice No. 2422.

محترمہ بصیرت خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ بی آر ٹی بسز پشاور کے ہر روڈ پر چلتی ہیں جو کہ انتہائی خوشی

کی بات ہے، پشاور کے آس پاس علاقے کو شہر کے ساتھ منسلک کیا ہے جو کہ وہاں کے لوگوں کو باآسانی اور کم وقت میں شہر کے مختلف ایریاز کو پہنچاتی ہیں۔ اسی طرح ضلع خیبر کی تحصیل جمرود بھی پشاور کے سنگم پر واقع ہے، حکومت کو چاہیئے کہ وہاں پر بھی بی آر ٹی کی سروسز شروع کرے کیونکہ وہاں کے لوگوں کا زیادہ تر کاروبار پشاور میں ہے اور ساتھ ساتھ وہاں کے زیادہ تر بچے پشاور کے مختلف کالجوں، سکولوں اور یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں تو اس کے آنے جانے میں بھی ان کے لئے آسانی پیدا ہو گی، حکومت کو بھی زیادہ منافع ملے گا۔

جناب سپیکر صاحب، وزیر ٹرانسپورٹ سے میری ریکویسٹ ہو گی، چونکہ ہمارے زیادہ تر بچے یا جو ہمارے کاروباری اشخاص ہیں، تحصیل جمرود پشاور کے سنگم میں ہی ہے اور ہمارے زیادہ تر لوگ یہیں پر ان کا کاروبار ہے اور بچے بھی زیادہ تر تعلیم کے لئے یہیں پہ آتے ہیں تو اگر بی آر ٹی کی سروس وہاں پر شروع کر دی جائے تو ہمارے لوگوں کے لئے بھی آسانی ہو گی، آنے جانے میں، شکریہ جی۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Concerned Minister, to respond. Shah Muhammad Wazir Sahib.

<u>جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ)</u>: شکریہ جناب سپیکر، ایم پی اے صاحبہ نے جو کال اٹنشن پیش کی ہے، بی آر ٹی ایک عوامی منصوبہ ہے اور صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم مختلف روڈز کو Extend کریں گے، اس کے لئے باقاعدہ کنسلٹنٹس ہم نے Hire کئے ہیں اور مختلف Routes پر کام ہو رہا ہے، جس میں خیبر جمرود روڈ بھی شامل ہے اور ان شاءاللہ بہت جلد تقریباً دسمبر تک یہ کنسلٹنٹس اپنی فیزیبلٹی رپورٹ پیش کریں گے، تو اس پر کام ہو رہا ہے۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Thank you. Mr. Bahadar Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 2451.

<u>جناب بہادر خان</u>: شکریه سپیکر صاحب، دا ډیره د افسوس خبره ده، دوه کاله اوشو، دا دوه کاله کیږی د دې چې دا توجه دلاؤ نوټس ما ورکړے دے او بیا بیا ورځو او نن ایله راغلے دے، اوس۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دا هم تاسو هغه بله ورځ خفه شوئ نو ما درله سپیشل راا وغبنتلو۔

<u>جناب بہادر خان</u>: خفه شوے خو نه یم۔ میں وزیر برائے محکمہ امداد بحالی و آبادکاری کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ تحصیل منڈا ضلع دیر لوئر میں دوسری بڑی آبادی والی تحصیل ہے اور تیمرگرہ کے بعد دوسرا بڑا تجارتی مرکز ہے، فائر بریگیڈ نہ ہونے کی وجہ سے دو مہینوں میں

گھروں اور بازاروں میں آگ لگنے کے چار واقعات رونما ہوئے ہیں جس سے لاکھوں کروڑوں کا نقصان ہوا ہے اور تحصیل منڈا میں فائر بریگیڈ اور 1122 کے دفتر کی اشد ضرورت ہے۔

جناب سپیکر، دا خو ضروری خبره ده، دا ډیره زیاته آبادي ده او په هغه کښې د فائر بریگیډ هم څه بندوبست نشته دے او 1122 دفتر یا داسې څه دغه نشته دے او هغه مین چوک دے د باجوړ د سائډ نه، منډا یو ډیر لوئے تحصیل دے او ډیره لویه آبادي ده، نو مهرباني اوکړئ یا ئے خو کمیټۍ ته حواله کړئ چې کمیټۍ ته حواله شي په دې باندې په تفصیل خبره اوشي او چې څومره د دې ضرورت وي چې کم از کم هغه پورا شي۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میرا ایک سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بعد میں کرتے ہیں، وہ بھی کرتے ہیں، میں نے ابھی کیا ہے وہی، جی۔

وزیر محنت و افرادی قوت: جناب سپیکر، دوئ دا کوئسچن غلط ځائے ته تلے دے، 1122 ځان له یو اداره ده، پکار ده چې دا هلته تلے وے خو د دوئ هغه ډائریکټ ریلیف ته تلے دے، نو ریلیف بنه پورا یو ډیټیل د هغې، په صوبه کښې دا پیرې مون سون چې کوم یو سټارټ شوے دے د هغې نه چې کوم نقصانات وي، د هغې ډیټیل ئے هم راکړے دے خو بهرحال د بهادر خان صاحب خپل یو Specific issue ده نو په دې کښې بالکل زما به چې دوئ سره څه قسمه Help وي، که دوئ وائی ځکه دا خو Already زمونږه یو دغه هم دے چې هر تحصیل لیول باندې 1122 دفتر هم قائم شي او هغه لحاظ باندې د دوئ چې کوم Requirement دے دا داسې دے چې هلته کښې آبادي ده، دغه دے نو هغې کښې به خامخا فائر بریگیډ او دا څیزونه به مونږه دغه کوؤ ان شاءالله، نو که دوئ سبا یا بله ورځ داسې شي چې زه هغه ډیپارټمنټ والا رااوغواړم نو د دوئ چې کوم Requirement دے چې په هغې باندې ډسکشن اوکړو او د دې څه حل رااوباسو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شو جی۔ بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: سپیکر صاحب، نه ئے دفتر شته دے ، لکه خپل دفتر ئے نشته دے په کرایه باندې په بازار کښې یا دوکانونه نیسی یا کور نیسی، مونږه وایو چې دا تاسو دې کمیټی ته حواله کړئ نو د فائر بریګیډ خبره به هم اوشی، 1122 خبره به هم اوشی، اوس دفتر دا ټوله تفصیلی خبره به پرې اوشی، ما نوره د ده خبره نه ده اوریدلې (قہقہہ) خو دا درخواست کومه ستاسو په وساطت چې یره دا کمیټۍ ته حواله کړئ او څه طریقه ورله راوباسئ، ټھیک ټھاک خبره به پرې اوکړو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه دغه ورله ورکړئ۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، دا، یہ ایشو ایسا کچھ ہے نہیں کہ اس میں ہم نے کوئی Investigate کرنا ہے، یہ Simple سا ایشو ہے اور Simple سا ایشو ہے وہ، هغه وائی چې دا فائر بریګیډ نشته دے، چې نشته دے نو د هغې حل راوباسو کنه۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اؤ جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: که دا اوس مونږه کمیټۍ ته اوړو نو کمیټۍ کښې به څه اوشی؟ دا خو څه د وړوکې خبره نه ده۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ګورئ بهادر خان صاحب زما خیال دے زمونږ د ټولو نه سینیئر ممبر دے اسمبلی کښې۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: مونږه ئے ډیر عزت کوؤ جی، قدر ئے کوؤ او زمونږه دپاره ډیر قابل احترام دے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Eighty لګ بهګ به ئے عمر وی کنه جی، Eighty لګ بهګ عمر به ئے وی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: قابل احترام دے زمونږ دپاره۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د دوئ خیال اوساتئ، ګوره میډم نګهت ئے هم خیال ساتی، کله ورله ټافیانې ورکوی کله میډیسن ورکوی ورله۔

وزیر محنت وافرادی قوت: خو دا هسې زیاتے دے جی، دا زیاتے دے ، دوئ د اسی (80) سال نه دے جی، دوئ د اسی (80) سال نه دے گنی تاسو ترې نه پخپله تپوس اوکړئ د عمر، د عمر تپوس اوکړئ، څومره عمر دے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: د هغوی دا ریکویسټ اومنئ جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: تاسو د دوئ نه دا تپوس اوکړئ چې عمر ئے څومره دے ؟ اسی (80) سال نه دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغوی خو که د سلو (100)هم شی نو وائی به چې د ځلویښتو یمه۔

وزیر محنت وافرادی قوت: دا هسې زیاتے دے جی، د اسی (80) سال نه دے ، اتیا کاله خو ستاسو عمر نه دے کنه جی۔

جناب بہادر خان: چونسټھ (64) دے ۔

وزیر محنت وافرادی قوت: چونسټھ (64) کنه، دا زیاتے مه کوئ کنه جی، د چونسټھ سال دے ، زما نه صرف څلور کاله مشر دے او تاسو هغوی ته۔۔۔

جناب بہادر خان: په 1993 کښې زه ایم پی اے شوے وومه، دلته راغلے وومه، زما خیال هغه وخت کښې به تا لوبې کولې، (قہقہے) ماشوم به وې، چرته په ادنیٰ کښې به داخل شوے وې، لوبې به دې کولې (قہقہے) او زه په 1993 کښې دلته کښې ایم پی اے وومه او په دې ځائے کښې ناست وو، دغه زوړ هال وو، په هغې کښې به ناست وو، تر 1999 پورې ووم که د 1997 پورې ووم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د دوئ دا دغه ایډرس کړئ شوکت صاحب، بیا همیشه خفه وی کنه، نن ئے خوشحاله کړئ جی چې خوشحاله لاړ شی۔ میډم هم خوشحاله کړو څه ټافیانې مافیانې ئے ورکړی دی ورله۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ما خو خوشحاله کړو جی، د دوئ چونسټھ سال عمر دے ، زما ساټھ سال عمر دے ، په 1993 کښې زه د صحافیانو صدر وومه او دا زړه گیلری چې ده دا ما Cover کوله، دا چې کومه زړه ستاسو اسمبلی وه کنه د 1985 نه، دا ما Cover کړې ده، زه هم د دومره عمر سړے یمه بنه، دا زړه، دا زړه اسمبلی نه وه!

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شوہ جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: تہ اوري نہ کنہ، مصیبت دا دے۔

(قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: اوس ئے مطمئن کړه، اوس ئے مطمئن کړه۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ستاسو چې کوم زړه اسمبلۍ وه کنه، ستا نه هم مخکښې تا هغه وخت کښې تا به اسمبلۍ نوم نه وو اوریدلے، ما هغه وخت کښې دا اسمبلی Cover کولہ د لتہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تہ ئے اوس مطمئن کړه چې مطمئن شی نو۔

وزیر محنت وافرادی قوت: تہ 93ء کښې ممبر شوے ئې، د دې نہ مخکښې بہ تا تہ پتہ هم نہ وو چې اسمبلی څه ته وائی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت صاحب، شوکت صاحب، مطمئن شو مطمئن شو، ټھیک دہ جی، ستاسو پوائنټ راغلو، دہ سرہ کښینئی جی، تھینک یو جی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا فنانس مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No. 8 and 9: Minister for Law, on behalf of the honorable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once. Concerned Minister, ji, Shaukat Yousafzai Sahib.

<u>Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour and Culture):</u> Sir, on behalf of honourable Chief Minister, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The “Ayes” have it. ‘Consideration Stage’: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the

House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The “Ayes” have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: First amendment, Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 2 of the Bill. Ahmad Kundi.

Mr. Ahmad Kundi: Sir, I beg to move that in clause 2, in the proposed clauses (a), (b) and (c), for the figures “6.00, 3.00 and 2.50”, the figures “8.5, 5.5 and 3.5” may be substituted respectively.

سر، گزارش میری یہ ہے، پہلے تو اگر وزیر خزانہ مہربانی فرمائیں کہ بھئی اس کی کیا ضرورت پیش آئی ہے؟ کیونکہ میرے خیال میں یہ خوش قسمتی بھی ہے جو یہ وزیر صحت بھی ہیں اور وزیر خزانہ بھی ہیں، تو یہ جو Tobacco Development Cess ہے، اس کو کم کرنا چاہتے ہیں جو میری Understanding ہے کیونکہ یہ بڑا Debatable، یہ بڑا Debatable issue ہے ڈپٹی سپیکر صاحب، اس ہاؤس کو پتہ ہونا چاہیئے کم از کم ہم اپنا Point of view اس ہاؤس کے آگے رکھیں جو یہ حکومت کیا کرنے جا رہی ہے؟ کیونکہ Conventional ایک روایتی انداز ہے، حکومت کا منسٹر کھڑا ہوتا ہے، پیچھے Yes اور No ہو جاتا ہے، حکومتی ممبران یہ سمجھتے ہیں شاید یہ ان کے اوپر فرض ہے، حالانکہ یہ فرض نہیں ہے، ہر ممبر اپنا Point of view دے گا، اگر منسٹر صاحب اپنا Point of view پیش کریں ان کو، کیونکہ ضرورت پیش آئی، شاید اس میں کوئی Logic ہو، لیکن میں تو سختی سے اس کا اختلاف کرتا ہوں اور اپنا مقدمہ ان تمام ممبران کے آگے پیش کرتا ہوں، جو یہ ٹوبیکو فیکٹریز جو کہ ہمارے مستقبل کے اوپر Smokers کے اوپر بہت بڑا Question mark ہے، Twenty two million smokers پاکستان میں Exist کرتے ہیں، فیڈرل میں بھی World Health والوں نے Propose کیا ہے جو ہمیں ٹوبیکو انڈسٹری کے اوپر ٹیکسز بڑھانے چاہئیں، Health tax لگا تھا جو کہ بعد میں پھر ہٹ گیا، تو میری گزارش یہ ہے، فنانس منسٹر صاحب خود وزیر صحت ہیں اور ہمیں اس پہ Point of view اپنا دیں گے اور ہمارا Point of view بھی سنیں گے، اس کے بعد پھر ہم اس ہاؤس کے آگے ہر ممبر کے آگے رکھیں گے جو یہ حکومت تمباکو کی فیکٹریوں کے اوپر ٹیکس کو کم کرنا چاہتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک، Concerned Minister کریم خان صاحب، آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں جی، جی کریم خان صاحب۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں ذرا وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جب گنے کی بات ہوتی ہے تو ان کو Cess یاد ہوتا ہے اس لئے میرے علاقے کی فصل ہے ٹوبیکو، ہمارا جو ٹوبیکو سے ریوینو آتا ہے سگریٹ کے ذریعے، کس طرح آتا ہے، وہ علیٰحدہ سبجیکٹ ہے، اس کے Tax collection کے علیحدہ لوگ ہیں، علیحدہ ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ ان کا Headache ہے، یہ Tobacco Cess ہے یہ Direct grower کو اثر کرتا ہے۔ پچھلے جو دو سال Covid کے گزرے ہیں، ہمارے لوگوں نے اپنے ٹوبیکو جلائے ہیں روڈوں پہ، یہاں پہ جتنے Tobacco growers یہ پہلا سال ہے کہ انہوں نے کوئی سانس لیا تھا، ہم نے ان کو یہ Suggestion دی تھی کہ یہ ٹائم نہیں ہے اس کو Increase کرنے کا، یہ Suggestion دی کہ آپ سگریٹ کا پیکٹ جو ہے جو کہ مینوفیکچرر اور انڈسٹریلسٹ اس پہ آپ ٹیکس لگائیں، بھلا جتنا لگاتے ہو اس کو Increase کرنا ہے، جو سگریٹ پینے والا ہے وہ Discourage ہوگا اور جو سگریٹ پینے والا ہے، اس کا پیسہ وہ دے گا، یہ Direct grower پہ پڑتا ہے، اس لئے ہم نے اس کو ریکویسٹ کی تھی اور پھر کیبنٹ نے ہماری ریکویسٹ Honour کی۔ تھینک یو سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): سپیکر صاحب، چونکہ یہ امنڈمنٹ کے Proponent کریم خان صاحب تھے اور اس کا کریڈٹ بھی ان کو جاتا ہے اور جو ہمارے صوابی کے بھائی ہیں، شہرام خان اور باقی جو صوابی کے ایم پی ایز تھے، اب۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سن لیں جی۔

وزیر خزانہ وصحت: اب یہ ضروری ہے، یہاں پہ اس میں ایک سٹیک ہولڈر بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے ایکسائز منسٹر، خلیق صاحب، اس پہ بڑی سیریس ڈیبیٹ ہوئی کہ یہ جو Tobacco Development Cess ہے زیادہ کرنا چاہیئے، نہیں زیادہ کرنا چاہیئے؟ دونوں Points of view دیکھے گئے، جو Prevailing point of view تھا وہ آپ کو کریم خان صاحب نے بتایا، میرے خیال میں اس میں وزن ہے، ہم نے خود سپورٹ کیا تھا یہ سوچتے ہوئے کہ اگر اس کا بوجھ Grower پہ نہیں پڑتا

Unfortunately وہ Indirectly grower پہ پڑتا ہے، ہمارے کرنٹ فریم ورک میں تو وہ ایشو ہے، میں تجویز کروں گا کنڈی صاحب کو کہ بہت سے ہمارے ٹیکس کے نظام جو ہیں وہ Linear ہیں، کریم خان صاحب نے بڑی اچھی تجویز دی کہ ہم ان پراڈکٹس پہ ٹیکس زیادہ کریں، میرے خیال میں فیڈرل گورنمنٹ سوچ بھی رہی ہے کیونکہ انہوں نے جو چھوٹے ریٹیلرز پہ، جو ان کا اپنا Vote bank تھا، ان پہ جو فکسڈ ٹیکس لگایا تھا کہ یہ جو فکسڈ ٹیکس ہے، اس سے کوئی چالیس پچاس ارب روپے لگائیں گیئے، اس پہ انہوں نے U-turn لے لیا، اب وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ پیسے ہم کہاں سے پورے کریں؟ تو ان کو ٹوبیکو سیکٹر ہی مل گیا کہ وہاں پہ ان کا Vote bank نہیں ہے لیکن میں ایک بڑی Serious suggestion دوں گا، ہمارے صوبے کی ایک Cash crop ہے، چند ڈسٹرکٹس میں سہی لیکن ہمارے صوبے کی Cash crop ہے، ہمیں اپنے صوبے کی Economy کو Protect کرنا ہے، ہمیں آہستہ آہستہ ٹوبیکو انڈسٹری کو Phase out کرنا ہے، کوئی Alternative لانا ہے، ہمیں چاہیئے کہ ہم فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ کوئی نئی Tax regime پہ بات کریں کہ جو ان Products پہ بھی ٹیکس مل رہا ہے اس کا تو زیادہ حصہ اس صوبے کو ملنا چاہیئے، میں یہ Commitment ان کو کردوں گا، جو حصہ اگر یہاں پہ آئے گا ہم ہیلتھ سیکٹر میں لگائیں گے، ہیلتھ سیکٹر میں لگائیں گے کیونکہ جو ٹوبیکو کا Grower ہے اس پر تو ہم نے نہیں بوجھ ڈالنا چاہیئے لیکن جو سگریٹ پیتا ہے اس کی Cost ہیلتھ سیکٹر کو دینا ہوتی ہے ناں، تو ہمیں یہ فریم ورک Change کرنا چاہیے فیڈرل گونمنٹ کے ساتھ، ہم ٹوبیکو پھر ایکسپورٹ بھی کر سکتے ہیں اینڈ اس کے Products بھی ایکسپورٹ کر سکتے ہیں، ہمارے پاس دو بڑی بہت بڑی کمپنیز ہیں جو Global multinationals ہیں جو اس صوبے میں Head quartered یا ان کے Main operations ہیں، ان کو اس صوبے کو زیادہ Contribute کرنا چاہیئے، یہ بڑی سیریس ڈیبیٹ ہے، بالکل اس پہ ڈیبیٹ کرنی چاہیئے لیکن ایک Considered decision ابھی لیا ہے کہ ہم غریب Grower پہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے اور اس وقت ہم وہ Tobacco Development Cess وہی رکھنا چاہتے ہیں۔ باقی جتنی بھی Innovative proposals ہونگی، جو کنڈی صاحب دیں گے، میں ان کے ساتھ خود فیڈرل گورنمنٹ جانے کے لئے تیار ہوں، وہاں پہ ان کی بہت سنی جانی چاہیئے کم از کم، اب میرے خیال میں ہم نے مل کر اس صوبے کے لئے دو تین اور ایشوز بھی Solve کرنے ہیں، پانی کا، بجلی کا، تو اس میں ٹوبیکو کا بھی ڈال سکتے ہیں تو اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ سگریٹ پینے والے Protect ہونگے، بلکہ اس پیسے سے ہم Anti-

smoking campaign بھی چلائیں گے، ہماری انڈسٹری کو نقصان نہیں ہوگا اور ہمارے غریب Grower کو بھی نقصان نہیں ہوگا، میری تو یہ رائے ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ ریکویسٹ کریں گے اور وہ Withdraw کرتے ہیں تو۔

وزیر خزانہ وصحت: میں ریکویسٹ کروں گا کہ جی یہ امنڈمنٹ واپس لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کنڈی صاحب، احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میں بالکل ویلکم کرتا ہوں، جس طرح انہوں نے کہا ہے Constructive debate ہونی چاہیئے، میں صرف اتنی گزارش کروں، چار سال جب یہ فیڈرل گورنمنٹ میں تھے تو وہ ایشوز ہم ان کو یاد دلاتے تھے، چاہے وہ پانی کا ہو، چاہے وہ گیس کا ہو، چاہے جس کا بھی ہو، ٹوبیکو بھی بڑا ایک اہم Important issue ہے، پاکستان ٹوبیکو بورڈ بنا ہے، جب ہم اپنے ریونیو کی بات کرتے ہیں کیونکہ ٹوبیکو سر، میں صرف اتنا بتاتا چلوں ایک سو دس بلین فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اور سیلز ٹیکس میں Divisible pool کو دیتا ہے اور اس پہ پاکستان ٹوبیکو بورڈ نے قبضہ کیا ہوا ہے، حالانکہ یہ خیبر پختونخوا کا Product ہے اور Crop ہے، جب ہم ان سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں جی نہیں یہ تو ڈرگ ہے، نیکوٹین ہے، یہ تو پاکستان ٹوبیکو بورڈ سے ایکسپورٹ ہوتا ہے اس لئے ہم اس کو Deal کرتے ہیں، ہم یہ گزارشات ان کو کرتے رہے جب ان کی فیڈرل گورنمنٹ تھی، ہم ابھی بھی تیار ہیں لیکن میری گزارش پھر وہیں پہ ہی ہے، اس چیز کو آپ کمیٹی میں بھیج دیں With a constructive discussion, with a constructive proposals تین سو بتیس (332) ملین یہ لوگ اکٹھا کرتے ہیں، غالباً ٹوٹل اس Cess میں ٹوبیکو میں اس سے اتنا Difference نہیں آئے گا لیکن یہ جو میسج دینا چاہ رہے ہیں، دو لاکھ لوگ سالانہ مر رہے ہیں ٹوبیکو کے Use کی وجہ سے پاکستان میں، یہ ہیلتھ منسٹر ہیں، میرے خیال میں میری اپنی ذاتی تجویز یہ ہے کہ ہیلتھ منسٹر کو کم از کم اس طرح کی Proposal نہیں دینی چاہیئے، پورے ملک میں ایک میسج جائے گا، Tobacco users جو ہیں وہ Encourage ہونگے اس سے، ٹھیک ہے وہ ان کی بات بالکل ٹھیک ہے جو اپنے ایڈوائزر صاحب نے کی ہے کہ بھئی، حکومت میں اگر Grower کو آپ نے Protect کرنا ہے تو میرے پاس بہت ساری ایسی Proposals ہیں، ہم بیٹھ جاتے ہیں سٹینڈنگ کمیٹی میں، Within a time frame, within fifteen days ہم Grower کو Protect کریں گے لیکن ٹوبیکو انڈسٹری کے اوپر ٹیکسز بڑھائیں گے، یہ ہمارا مؤقف ہے۔ اگر یہ اس پہ

ووٹنگ کرانا چاہتے ہیں تو ہم تاریخ میں یہ رقم کرنا چاہتے ہیں کہ ہم اس کی مخالفت کرتے رہے ہیں اور یہ صوبائی حکومت ٹوبیکو انڈسٹری کو Encourage کرتی رہی ہے، میرا صرف یہی مؤقف ہے سپیکر صاحب، جو میں آپ کے پاس پیش کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کریم خان صاحب۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے صنعت و حرفت: تھینک یو، سر۔ کنڈی صاحب نے کہا ہے کہ جی ٹوبیکو بورڈ نے اس کو یرغمال کیا ہے، اس اسمبلی میں اس پہ کافی کام مرحوم عبدالاکبر خان نے کیا تھا، اس کے بعد یہاں سے ہم نے قرارداد Move کرائی، اس قرارداد پہ آنریبل سپیکر نیشنل اسمبلی، اسد قیصر صاحب نے بہت میٹنگز کرائی ہیں اور اس کا End result بالکل تیار ہے، تو میں کنڈی صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ کی پارٹی کا سپیکر ہے نیشنل اسمبلی میں، ان کو کہیں کہ وہ فائل اٹھائیں اور Devolution of Tobacco Board وہاں پہ Ready ہے، سب کچھ کام ہو گیا ہے، آپ بھی اپنا Input تھوڑا بہت ڈالیں تو کم از کم اس کا جو Grower ہے وہ وہاں سے چلا جائے گا کیونکہ Ninety eight percent یہ فصل جس سے Tax collection ہوتی ہے وہ ورجینیا ٹوبیکو ہے اور وہ ہمارے صوبے کی پیداوار ہے، اس میں Ninety eight percent میرے ڈسٹرکٹ صوابی سے پیدا ہوتا ہے، تو یہ بڑا اچھا موقع ہے کیونکہ نوے پرسنٹ کام جو ہے ناں، اسد قیصر صاحب نے کیا ہوا ہے، دس پرسنٹ آپ ڈالیں اور ہم آپ کا جھنڈا وہ کہہ رہے ہیں جی کہ بھئی یہ کنڈی صاحب نے کیا ہے، یہ Suggestion ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ Withdraw کرتے ہیں، کیا کرتے ہیں جی؟ جی احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری گزارش یہ ہے یہ کوئی پولیٹیکل پارٹی کی ہمیں پتہ ہے کتنی طاقت ہے، پارلیمان کی کتنی طاقت ہے؟ جو پریکٹیکل بات ہے، اسد قیصر صاحب نے یہ کر دیا اور راجہ صاحب نے وہ کر دیا، ہمیں پتہ ہے، جب اس صوبے کا مقدمہ جاتا ہے ان ایوانوں میں، اس کا جو حشر ہوتا ہے تو With due apology پولیٹیکل پارٹیوں کی وہ حیثیت اس ملک میں نہیں ہے جو پوری دنیا میں ہوتی ہے اور میرے خیال میں یہ جو پاکستان ٹوبیکو بورڈ نے Intentionally اس Crop کو Hijack کیا ہوا ہے اور اس میں ہماری جو نمائندگی ہے وہ مینارٹی میں چلی گئی ہے، Ninety eight percent ایکسپورٹ خیبر پختونخوا کرتا ہے، فیکٹریاں کشمیر میں لگی ہوئی ہیں، جن کو Tax exemption ہے ہم ان کو پیٹتے رہے ہیں، فنانس منسٹر کو چار سال خدارا ان کو Tax exemption آپ نے دی ہوئی ہے، Raw material

صوابی بونیر سے پیدا ہوتا ہے، فیکٹریوں کو Exemption کشمیر میں ملی ہوئی ہے، جہلم میں ملی ہوئی ہے، PTB میں جو ہے، پاکستان ٹوبیکو بورڈ میں جو Composition ہے اس میں ہم ینارٹی میں ہیں، کبھی ہم نے یہ تو نہیں سنا کاٹن بورڈ کا، کہ کوئی پاکستان کاٹن بورڈ بنا ہو اور اس میں خیبر پختونخوا کو نمائندگی دی گئی ہو، پاکستان ٹوبیکو بورڈ کا مؤقف ہے، یہ ایکسپورٹ ہوتا ہے، اس لئے ہم نے اس کے اوپر ٹوبیکو بورڈ بنایا ہوا ہے، توان ممبران کو Educate کرنے کے لئے یہ ہمارے خیبر پختونخوا کا ایک بہت ہی اہم مقدمہ ہے، میں نے آپ کو بولا ایک سو دس (110) ارب فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اور سیلز ٹیکس میں جمع ہوتا ہے سپیکر صاحب، جو کہ Divisible pool میں چلا جاتا ہے اور ہمیں کیا ملتا ہے؟ صرف Tobacco Development Cess، میں پھر گزارش اور بڑے واضح الفاظ میں اور With very clarity کرنا چاہتا ہوں، Grower کو Protect کریں، صوبائی حکومت کے پاس ہزاروں ایسے اقدامات ہیں اگر نہیں ہیں Within one week، میں Proposal دیتا ہوں Grower protect ہوگا لیکن ٹوبیکو انڈسٹری کو مت Encourage کریں، اس طرح کے Development Cess کو کم کر کے اس سے آپ کے Smokers encourage ہونگے، اس سے آپ کی جو Death ratio ہے جو Smoking کرتے ہیں یہ جو دولاکھ Per year ہیں وہ Encourage ہونگے اور جو میسج جارہا ہے، ہیلتھ منسٹر Pro-smokers policies لارہا ہے، یہ دنیا میں جو میسج جائے گا، میرے خیال میں یہ آپ کے لئے بہتر نہیں ہوگا، With a very faithful اور Constructive جو ہے ناں وہ میں آپ کو امنڈمنٹ پیش کررہا ہوں۔ (تالیاں) شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ خلیق صاحب، آپ Respond کر رہے ہیں؟ جی خلیق صاحب، خلیق الرحمان، خلیق صاحب۔

<u>جناب خلیق الرحمان (مشیر برائے محصولات)</u>: سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ جو یہ ہمارے آنریبل ممبر صاحب کو اصل میں اس کا Back ground کا پتہ نہیں ہے تو یہ پہلے سے اتنا ہی تھا، ہم نے اس سال اس کو زیادہ کیا تھا لیکن چونکہ جو موجودہ حالات بنے ہیں، آپ نے دیکھا ہے بارشیں ہوئی ہیں، یہ صوابی میں اس کی وجہ سے ہمارے Growers کا بڑا نقصان ہوا ہے، ہم ان کو ایک طرح سے Facilitate کرنا چاہ رہے ہیں اور ساتھ ساتھ ہم نے ان سے بات کی ہے، ہم ہر سال اس کو بڑھائیں گے، اگلے سال بھی بڑھائیں گے، اس سے اگلے سال بھی بڑھائیں گے لیکن اس سال ہم نے جو پچھلا جتنا ہم Tobacco Cess کا جو

ریٹ تھا، وہی ہم لے رہے ہیں جی، مطلب یہ ہم نے صرف اور صرف اس سال کے لئے کیا ہے، آگے اس کو ہم پھر دوبارہ اپنی جگہ پہ، مطلب جو ہمارا پلان تھا اس کو زیادہ کرنے کا، اسی حساب سے پھر ہم زیادہ کریں گے۔ تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ یہ واپس لے لیں یہ اپنی جو انہوں نے امنڈمنٹ پیش کی ہے اور ان شاء اللہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پہ ڈیبیٹ ہو گئی ہے، میں، میں جی۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے محصولات: دوسری ایک بات میں آپ کو بتاؤں کہ جو ہم نے ابھی پلاننگ کی ہے، اس سے ہمارا جو ریوینو تھا اس سائڈ پہ، وہ اگر تین چار کروڑ تھا وہ تقریباً پندرہ سولہ کروڑ تک پہنچ جائے گا، مطلب ہم ایک طرح سے اس کی Implementation بھی بہتر طریقے سے کریں گے۔ اگر آج ہم نے اس کو پاس نہیں کیا تو مطلب یہ پھر Pendency میں چلا جائے گا، تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ آج اس کو ہم Clear کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں Put کروں ہاؤس کو؟ جی آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؟ جی تیمور صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): جناب سپیکر، میں صرف یہی کہوں گا کہ افسوس کے ساتھ کنڈی صاحب کی Smile بتا رہی ہے کہ یہ سیاست کر رہے ہیں اچھی، وہ، (قطع کلامی) نہیں جی دیکھیں، دیکھیں، ایک طرف وہ کہتے ہیں کہ ریوینو کا Impact اتنا نہیں ہے، ایک طرف وہ کہتے ہیں کہ ایکسپورٹ کا ریوینوز زیادہ آنا چاہیئے تو ان چیزوں سے کیا میسجز جاتے ہیں؟ کیونکہ انہوں نے ایک طریقے سے Personalize کرنے کی کوشش کی، ایک سمارٹ کوشش کی کہ ہیلتھ منسٹر جو ہے وہ Pro-smoking ہے، ہیلتھ منسٹر نہیں ہے Pro، میں نے تو یہی کہا آپ کو کہ ہمارے پاس جو ایکسٹرا پیسہ آتا ہے جو صحیح جگہ ہے Product کو ٹیکس کرنے کا، بالکل وہ ٹیکس کریں جی زیادہ، یہ کوئی جواب نہیں ہے ہر چیز کے جواب میں کہ چار سال جی آپ کی حکومت تھی تو آپ نے نہیں کیا، ہم نے جو سارا کچھ کیا، اس کا Impact بھی نظر آ رہا ہے، اس کا Impact عمران خان کے ہر جلسے میں نظر آ رہا ہے لیکن اب جو ان کی حکومت ساری پارٹیوں کی بیٹھی ہوئی ہے، جو ہم نے کیا ہم A سے B تک لے گئے، یہ کچھ تو آگے جائیں ناں، اس ملک میں واحد چیز جو بڑھتی ہے وہ ڈالر کا ریٹ، تو نہیں بڑھنا چاہیے، فی الحال ایک فیصلہ لیا ہے، ایک Clear فیصلہ لیا ہے کہ ہم فی الحال Grower پہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہ رہے کیونکہ ہمیں پتہ چلا ہے کہ Tobacco Development Cess کا سارا جو بوجھ ہے اور یہ ہمیں لوکل نے ہی بتایا، وہ کمپنیز جو ہیں وہ

Growers پہ ڈال دیتی ہیں، اس سے کیسے Pro-smoking message جاتا ہے، کیسے جاتا ہے؟ Grower پہ جو جو کمپنی پہ ٹیکسز ہیں وہ تو Exactly وہی ہیں اور وہ تو فیڈرل گورنمنٹ کے کنٹرول میں ہیں، تو ان دو چیزوں کا ایک دوسرے سے تعلق نہیں ہے، ہم اپنی امنڈمنٹ پہ کھڑے ہوئے ہیں کیونکہ اس پہ بڑی ڈیٹیل سے ڈیبیٹ ہوئی کیبنٹ میں، جہاں پر کنڈی صاحب یہاں پہ یا کسی اور ایریا میں صوبے کا Stance وفاق کے پاس لے جانا چاہتے ہیں، خیبر پختونخوا کے لئے ایک بہتر Deal کرنا چاہتے ہیں، ہم تیار ہیں، ہم آج سے اس پہ کام کرنا بالکل شروع کر سکتے ہیں تاکہ ہم Actually اس پہ کام کریں اور فیڈرل گورنمنٹ پہ، ان کی پارٹی پہ نہیں، فیڈرل گورنمنٹ پہ پریشر ڈالیں کہ وہ اس صوبے کے مسئلے بہتر طریقے سے حل کرے۔ بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: مطلب آپ Agree نہیں کر رہے تھے، آپ ممبرز کے ساتھ Agree نہیں کرنا چاہ رہے ہیں۔

<u>وزیر خزانہ وصحت</u>: نہیں کرتے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میں Put کر دیتا ہوں، اس لئے کیونکہ ڈیبیٹ ہوتی رہتی ہے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The ‘Noes’ have it; the amendment is dropped. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in clause 2 of the Bill.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر، میری اس امنڈمنٹ کا بھی وہی حال ہوگا جو کہ احمد کنڈی کی امنڈمنٹ کا ہوا ہے، بہر حال میں پیش کرتی ہوں کہ:

I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 2, in the proposed clauses (a), (b) and (c), for the figures “6.00, 3.00 and 2.50”, the figures “9.00, 5.00 and 4.00” may be substituted respectively.

جناب سپیکر صاحب، جو کنڈی صاحب نے اتنی زیادہ بحث سے بات کی ہے، میری امنڈمنٹ انہی کی طرح ہے کہ ایک طرف جب بل آتا ہے، فنانس بل آتا ہے، اس میں میری امنڈمنٹس بھی آتی ہیں اور ان کو انہوں نے منظور کیا زیادہ، لیکن پھر کچھ لوگ ایسے کیبنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ جو حاوی ہو جاتے ہیں اور

وہ کہتے ہیں کہ نہیں جی یہ ٹیکس کو بڑھائیں، دیکھیں، میں اپنے ملک کی بات تو چھوڑیں لیکن ہمارا جو باہر کا نظام ہے، آپ اگر European countries میں چلے جائیں، آپ امریکہ چلے جائیں، آپ دوسرے ملکوں میں چلے جائیں، وہاں پہ یہ جو سگریٹ کی ڈبی ہے، اس کو چھپا کر رکھا جاتا ہے کہ کوئی بچہ اس کو دیکھ کر اس کی اس کو لینے کی کوشش نہ کرے، اس پہ ٹیکس بھی ہوتا ہے اور اس پہ بہت زیادہ ٹیکس ہوتا ہے جناب سپیکر صاحب، مجھے سمجھ نہیں آتی ہے، کنڈی صاحب نے جس طریقے سے اس کو Explain کیا ہے، میرا خیال ہے اور کوئی اس کو Explain نہیں کر سکتا، کیوں نہیں بیٹھتے ہیں آپ اپوزیشن کے ساتھ؟ کیوں نہیں آپ بیٹھ کر ان کے ساتھ ان کو ان کی تجاویز دیتے ہیں؟ آپ کو اپوزیشن کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی مسئلہ ہے یا آپ کوئی بہت Hi-fi جگہ پہ ہیں اور اپوزیشن زمین پہ بیٹھی ہوئی ہے اور آپ زمین پہ ان کے ساتھ نہیں بیٹھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ آپ کو Proposal دے اور آپ اس Proposal کے ذریعے Grower کو جو ہے تو آپ اس کو Facilitate کریں اور جو دوسرے لوگ ہیں، ان پہ ٹیکس بڑھائیں۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے پتہ ہے کہ یہ میرے ساتھ، کیونکہ جب انہوں نے اتنی زیادہ بحث کر لی، انہوں نے آپ کو فگرز دے دیئے، انہوں نے سب کچھ کر دیا اور مجھے ایک افسوس کی بات ہے، میں انہی کو سیکنڈ کرتے ہوئے کہ ایک ہیلتھ منسٹر اس پہ Agree ہو رہا ہے، حالانکہ ہیلتھ منسٹر کو تو ان کو Discourage کرنا چاہیئے تھا کیونکہ یہ Smoke جو ہے، یہ جو تمباکو ہے، یہ نسوار میں بھی استعمال ہوتا ہے، یہ سگریٹ میں بھی استعمال ہوتا ہے، یہ ہر چیز میں، یہ پھر چرس میں بھی، چرس بھی اسی میں ڈال کر پی جاتی ہے، چرس میں بھی اس کو ملا کر ہی پیا جاتا ہے ناں، تو آپ مجھے بتائیں کہ اگر تمباکو پہ یہ وہ کرتے ہیں تو کل کو چرس بھی آ جائے گی، کل کو ہیروئن بھی آ جائے گی، کل کو دوسری چیزیں بھی آ جائیں گی، تو جناب سپیکر صاحب، بجائے اس کے کہ یہ مجھے ریکویسٹ کریں، میں ان کی ریکویسٹ کو Honor ہی نہیں کرتی ہوں، میں خود ہی Withdraw کر لیتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you, withdrawn; thank you, withdrawn. Mr. Sardar Hussain Babak, Sahib, to please move his amendment in clause 2 of the Bill, Sardar Hussain Babak Sahib, lapsed. Fourth Amendment: Mr. Sardar Hussain Babak Sahib, MPA, to please move his amendment in clause 2 of the Bill, lapsed.

The motion before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

جناب ڈپٹی سپیکر: ماشاءاللہ، ڈیپارٹمنٹ بھی سویا ہوا ہے اور گورنمنٹ بھی سوئی ہوئی ہے، ماشاءاللہ۔
And those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The “Ayes” have it. Original clause 2 stands part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا فنانس مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: ‘Passage Stage’: Minister for Finance, on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Finance): Mr. Speaker, I request to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The “Ayes” have it. The Bill is passed.

خیبر پختونخوا کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے 2019-20 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 10, honourable Minister for Finance, to please lay on the Table of the House the reports of the Auditor General of Pakistan on accounts of the Government of Khyber Pakhtunkhwa for the Year 2019-20:

(a) Appropriation Account for the Year 2019-20;

(b) Financial Statements of the Government of Khyber Pakhtunkhwa 2019-20;

(c) Audit Report on Revenue Receipts of Government of Khyber Pakhtunkhwa Audit Year 2019;

(d) Audit Report on Public Sector Enterprise of Government Khyber Pakhtunkhwa for Audit Year 2019;and

(f) Audit Report on the Accounts of Government of Khyber Pakhtunkhwa for the Year 2019-20.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Finance): Mr. Speaker Sir, I wish to lay the following reports of the Auditor General of Pakistan in the House, in pursuance of Article 171 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan:

(a) Appropriation Account for the Year 2019-20;

(b) Financial Statements of the Government of Khyber Pakhtunkhwa 2019-20;

(c) Audit Report on Revenue Receipts of Government of Khyber Pakhtunkhwa Audit Year 2019;

(d) Audit Report on Public Sector Enterprise of Government Khyber Pakhtunkhwa for Audit Year 2019; and

(f) Audit Report on the Accounts of Government of Khyber Pakhtunkhwa for the Year 2019-20.

Mr. Deputy Speaker: It stands laid.

خیبر پختونخوا کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے 2019-20 کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 11: Honourable Minister for Finance, to please move that the reports of the Auditor General of Pakistan on accounts of the Government of Khyber Pakhtunkhwa for the Year 2019-20, already mentioned in item No. 10 of the agenda, may be referred to the Public Accounts Committee. Honourable Minister.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I intend to move that the reports of the Auditor General of Pakistan for Year 2019-20, just laid before the House, may be referred to the Public Accounts Committee for examination.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the reports of the Auditor General of Pakistan on accounts of the Government of Khyber Pakhtunkhwa for Year 2019-20 may be referred to the Public Accounts Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The "Ayes" have it. The reports referred to the Public Accounts Committee.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، Rule relax کریں، قرارداد پیش کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، یہ ایجنڈے پہ آخری پوائنٹ ہے، یہ ختم کرکے آپ کی قرارداد لے آتے ہیں، جی نہیں یہ۔

تحریک التواء نمبر 438 پر قاعدہ 73 کے تحت بحث

Mr. Deputy Speaker: Item No. 12: Ms. Naeema Kishwar Khan, MPA, to please start discussion on your adjournment motion No. 438, already admitted for detailed discussion, under rule 73.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، سب سے پہلے جو ہمارے صوبے میں یہ قراردادوں کی جو قدرتی آفات آئی ہیں، ہمیں اس پہ قابو پانا ہوگا کیونکہ یہاں پہ فیصلہ ہوا تھا، شوکت یوسفزئی صاحب نے کیا تھا کہ ہم ایسی آفاتی قراردادیں نہیں لائیں گے اور ایسی قراردادیں لائی جاتی ہیں کہ اے آر وائی کا جو کیس ہے، وہ Subjudice ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ اپنی ایڈجرنمنٹ موشن پہ بات کریں، آپ اپنی ایڈجرنمنٹ موشن پہ بات کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں اسی پہ آ رہی ہوں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی پہ نہیں آ رہیں جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اور میڈیا کی آزادی ہمیں اب یاد آ گئی، جب جیو، 24 نیوز، 92 نیوز چینل پہ----

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ اپنی اس پہ بات کریں ایڈجرنمنٹ موشن، آپ کو بات چیت کی ضرورت ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں، قرارداد پہ بھی ہمیں حق تھا کہ اس پہ بات کی ہمیں اجازت دی جائے، آپ نے نہیں دی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، قرارداد پہ اور آپ نے اپنی ایڈجرنمنٹ موشن----

محترمہ نعیمہ کشور خان: اس وقت ہمیں میڈیا کی آزادی یاد نہیں تھی، آج ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے اپنی ایڈجرنمنٹ پہ بات کرنی ہے کہ نہیں کرنی؟ یہ بتا دیں جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: چلیں ٹھیک، میں اسی پہ بات کرتی ہوں، اگر رولز کے مطابق بھی ہمیں بات کی اجازت نہیں ہے تو زیادتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، ایڈجرنمنٹ موشن پہ آپ بات کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: چلیں ٹھیک ہے، اگر ایسی پابندی ہے تو ٹھیک ہے، یہ بھی ہماری زبان بندی ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نہیں کرنا چاہ رہی ہیں بات، میں نے تین دفعہ کہہ دیا، اگر آپ نہیں کرنا چاہ رہیں، میں فلور کسی اور کو دے دوں گا، آپ نہیں بات کرنا چاہ رہی ہیں، میں فلور کسی اور کو دے دوں گا۔
محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، میں اپنی جو ایڈجرنمنٹ موشن ہے، میں اس پہ بات کرتی ہوں، جو بارشوں کے حوالے سے ہے، جو قدرتی آفات کے حوالے سے، پہلے میں اس کی Positive side پہ بات کرتی ہوں، جو بارشیں ہوتی ہیں وہ بھی میرے خیال میں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رحمت ہوتی ہیں کہ جو ہمارے لئے ایک قدرت کا تحفہ ہوتی ہیں۔ وہ ہم کہتے ہیں ناں کہ جو بارش ہوتی ہے وہ زمین کی آبادی ہوتی ہے لیکن بدقسمتی سے جو اتنی اچھی بارشیں ہوئیں، اتنی زیادہ بارشیں ہوئیں۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: محب اللہ صاحب، آپ اور ہمارے ایم پی اے صاحب اپنی سیٹ پہ آپ چلیں جائیں جی، (نومنتخب رکن اسمبلی، جناب فضل مولیٰ سے) آپ اپنی سیٹ پہ چلیں جائیں جی۔
محترمہ نعیمہ کشور خان: اتنی زیادہ بارشیں ہوئیں، اس پانی سے ہم نے کوئی فائدہ نہیں لیا، وہ پانی سارا ضائع ہو گیا، ہمارے صوبے نے اس سے کوئی فائدہ نہیں لیا۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہم قومی اسمبلی میں تھے تو ہم نے ادھر بہت سارے جو ہمارے وہ تھے ہمارے جو صوبائی، ہمارے جو لوگ تھے جو یہاں Water کے اس سے وابستہ تھے، ہمارے جو Water management کے لوگ تھے، انہوں نے چائنا کے دورے کئے اور ادھر انہوں نے جو ان کی مینجمنٹ تھی، اس کو دیکھا کہ وہ جو بارشوں کا پانی ہے، اس سے کیسے فائدہ لیا جاتا ہے؟ وہ پانی کے Reservoirs بناتے ہیں کہ جو بارشوں کا پانی آتا ہے وہ اس کو کیسے استعمال کرتے ہیں کہ اس سے نقصان نہ ہو اور اس پانی کو استعمال کیا جائے؟ لیکن بدقسمتی سے ہمارا پانی سارا کا سارا ضائع ہو جاتا ہے، وہ سارے کا سارا پانی، اس سے نقصانات ہمارے ہو جاتے ہیں، تو میرے خیال میں جو اللہ تعالیٰ ہم پہ جو احسان کرتا ہے، ہم اس سے کوئی فائدہ نہیں لیتے، وہ تو چھوڑیں ہمارے جو دوسرے ذرائع ہیں، وہ بھی ہم ضائع کرتے ہیں۔ آج بھی جو ایڈجرنمنٹ موشن آئی ہے، اس پہ جب بحث ہو گی، اس پہ ہم بات کریں گے۔ جو ہمارے گلیشئرز ضائع ہوتے ہیں، وہ پانی بھی ضائع ہو جاتا ہے، اس سے بھی ہم کوئی فائدہ نہیں لیتے اور وہ پانی ہمارا جو آنے والا وقت ہے، وہ پانی پہ لڑائیوں کا وقت ہو گا، وہ بھی ہم ضائع کر جاتے ہیں۔ تو میرے خیال میں ہمیں ضرورت ہے کہ اس کو ضائع نہ کریں اور اس سے فائدہ لیں، یہ تو ایک اچھی بات تھی۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ جب سیلاب آتا ہے تو اپنے ساتھ جو پہاڑوں سے جو اچھی مٹی ہوتی ہے جو زرخیز مٹی

ہے، وہ لے کر آتا ہے اور اس سے اچھی فصلیں بھی اگائی جا سکتی ہیں، تو یہ بھی ایک فائدہ ہوتا ہے۔ جب سیلاب آتا ہے پہاڑوں سے جو زرخیز مٹی لے کر آتا ہے اپنے ساتھ تو اس سے بھی فائدے ہوتے ہیں، تو یہ تو ہمارے لئے فائدے ہوتے ہیں لیکن جو اس دفعہ بارشیں ہوئی ہیں تو اس سے زیادہ نقصانات بھی ہوئے ہیں۔ اب میں اس کی Negative side کی طرف آتی ہوں، بلوچستان میں بہت زیادہ بارشیں ہوئیں اور بلوچستان وہ صوبہ ہے جو میرے خیال میں پہلے بھی بہت زیادہ پسماندہ تھا اور اس دفعہ ان بارشوں سے وہ تیس سال پیچھے چلا گیا، میں اس بات کو بھی جو اچھی چیزیں ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثوبیہ شاہد صاحبہ، آپ اپنی سیٹ پہ چلی جائیں، ثوبیہ شاہد صاحبہ، ثوبیہ شاہد صاحبہ، آپ اپنی سیٹ پہ چلی جائیں۔ جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جو اچھی چیزیں ہیں، میرے خیال میں ان کو Appreciate کرنا چاہیئے۔ ہمارے صوبے کے وزیر اعلیٰ صاحب نے ان کے ساتھ امداد کی، ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں کہ محمود خان صاحب نے ان کے لئے امداد دی، کچھ ٹرک بھیجے، ان کے ساتھ مدد کی اس مشکل وقت میں جو ہمارا حق بنتا تھا، تو جو مشکل حالات میں ان کے ساتھ مدد کی تو ہمیں اپنے بھائیوں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیئے لیکن میرے خیال میں بہت زیادہ ان کا نقصان ہوا ہے، اس کا ہمیں افسوس ہے اور اس سے زیادہ ہمیں افسوس ہے جو ادھر ہیلی کاپٹر کا حادثہ ہوا جس میں ہمارے فوجی جوان، ہمارے فوجی جو بڑے ہیں، وہ شہید ہوئے ہیں، اس کا بھی ہمیں افسوس ہے لیکن ہمارے اپنے صوبے میں بھی بہت زیادہ نقصانات ہوئے۔ تو اس وقت ہمیں ضرورت ہے کہ اس پہ ہم سیاست نہ کریں، ہمارے صوبے کو اور ہمارے مرکز کو مل کر جن لوگوں کے نقصانات ہوئے ہیں، ان کو مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ مرکز نے ایک فنڈ بھی قائم کیا ہے، ادھر سے بھی اعلانات ہوئے ہیں، تقریباً آٹھ لاکھ ان کو دیئے جا رہے ہیں، دس لاکھ مرکز سے بھی دیئے جا رہے ہیں، میرے خیال میں اس کے لئے مل کر ایک فنڈ قائم ہونا چاہیئے کیونکہ ہمارا صوبہ بہت زیادہ جو Depend کرتا ہے وہ زراعت پہ کرتا ہے اور ان بارشوں سے سب سے زیادہ نقصان زراعت کو ہوا ہے۔ اب بھی جو تمبا کو پہ بات ہوئی ہے، اس تمباکو کو زیادہ نقصان ہوا ہے، سبزیوں کو زیادہ نقصان ہوا ہے کیونکہ یہ ایسی فصلیں ہیں جن کو سیلاب سے زیادہ نقصانات ہوئے ہیں، بہت زیادہ گھروں کو نقصان ہوا ہے، غریب لوگوں کے گھر مسمار ہوئے ہیں، جانی نقصانات بہت زیادہ ہوئے ہیں، تو میرے خیال میں حکومت کو ایسا ایک فنڈ قائم کرنا چاہیئے جس سے وہ علاقے جو بہت زیادہ نقصان ہوئے ہیں، ان علاقوں کو آفت زدہ

قرار دیا جائے اور ایمر جنسی بنیادوں پہ ادھر فنڈ قائم کر کے ان کے لئے کام کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں بہت سارے ممبران کے حلقے ہیں اور ان کو اپنی اس پہ تفصیلی بات کرنی چاہیئے تو وہ کریں گے، تو میں اتنی ہی بات کروں گی کہ وہ علاقے جہاں پہ زیادہ بارشیں ہوئی ہیں، ادھر ان کو آفت زدہ قرار دیا جائے، مرکز اور صوبے کو مل کر ان علاقوں کے لئے ایک فنڈ قائم کرنا چاہیئے اور ان کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں۔ تھینک یو، جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جی۔ مسٹر عنایت اللہ خان صاحب، عنایت اللہ خان صاحب، .Lapsed مسٹر نثار مھمند صاحب۔

جناب نثار احمد: شکریه، سپیکر صاحب۔ د باران په حواله باندې چې د پشکال په بارانونو کښې کوم ورانی شوی دی، په دغه سلسله کښې د ایکس فاټا په حواله باندې په هغې کښې هم ډیر زیات ورانی شوی دی او هغه مخکښې نه هسې هم د دهشت گردئ په زد کښې ده، حالات ئے د معیشت په حواله باندې ډیر برباد دی خو زه به د خپلې ضلعې په حواله او خصوصاً د خپلې حلقې په حواله باندې یو څو تحصیلونه Mention کړم چې هغې کښې زراعتو ته ډیر نقصان رسیدلے دے، لائیوسټاک څاروی زمونږ سیلابونو اوړی دی او خصوصاً دا به مې یو درخواست وی چې حکومت ته پکار دی، دا اوبه د آسمان نه لوئیږی، دا رحمت دے او دا رحمت ایسارول پکار دی، دې د پاره مونږ له پکار دا دی چې مونږ ډیمونه جوړ کړو، څومره چې مونږ اوبه ایسارې کړو څکه چې یو بل طرف ته زمونږ په دغه غریزه علاقه کښې د اوبو سطح لاندی روانه ده، اوبه هم نشته دے، دې سره به هغه اوبوسطح هم اودریږی او هغه Disaster نه به مونږ هم بچ کیږو۔ خصوصاً زما په پنډیالئ تحصیل کښې کورونه وران شوی دی او زمیندارئ، زراعت زمکې ډیرې خرابې شوې دی او په تحصیل امبار کښې مونږ زراعت ډیر زیات خراب شوی دی چې زمونږ هلته Depend ټول په زراعت باندې دے۔ په تحصیل پړانګ غار کښې زمونږ زمکې ډیرې خرابې شوې دی، په لائیو سټاک کښې زمونږ څاروی دغه شوی دی، نو زما به د وزارت زراعت نه ریکویسټ وی چې Kindly تاسو مهربانی اوکړئ هغه خلقو ته یو مخصوص فنډ جوړ کړئ هغوی ته په سبسډی باندې یا په هره طریقه باندې هغوی ته د هغې د

Re-habilitation د پاره د هغې زمکو د دوباره هوارولو د پاره مهربانی اوکړئ او د هغې د پاره د Protection wall انتظامات اوشی نو دا به ډیره لویه مهربانی وی ځکه چې دا یو ډیره لویه حادثه ده او دا دې بلا تفرق اوشی ځکه دېکښې مطلب شومره خلق Affected دی، هغه که د هر دغه سره دی، اکثر زمونږ په ضلعو کښې زکواة هم د یو مخصوص خلقو ته ملاویږی نو زه به دا بیا درخواست اوکړم چې دا دې بلا تفرق اوشی، هر چا ته دې دا کار اوشی۔ ډیره مننه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ جناب میر کالام خان صاحب۔

<u>جناب میر کالام خان:</u> تھینک یو جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ سب سے پہلے میری ریکویسٹ یہ ہوگی سپیکر صاحب، کہ یہاں باہر ہمارے Merged districts کے ٹیکنیکل ایجوکیشن والوں کا دو دنوں سے احتجاج جاری ہے، اگر شوکت صاحب اور دوسرے منسٹر، ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ان سے بات کریں۔ سپیکر صاحب، یہ جو آج یہ ایڈ جرنمنٹ موشن ہے، اس کے حوالے سے اگر ہم بات کریں، بنیادی طور پر ہمارے صوبے میں بات یہ ہے کہ ایک طرف جب بارشیں نہیں ہوتیں تو ہمارے صوبے کا پھر بھی نقصان ہوتا ہے، ہم کہتے ہیں بارش نہیں ہو رہی ہے، ہماری فصلیں تباہ ہوتی ہیں اور ہمارا Water table صوبے کا وہ نیچے جاتا ہے، تو دوسری طرف اگر بارش ہوتی ہے تو اس کے حوالے سے اسی دن تو پانی آتا ہے لیکن ہمارے علاقے میں، ہمارے علاقے کے لئے اور اس صوبے کے لئے، ان علاقوں کے لئے جہاں پہ Water table نیچے جارہا ہے، ان کے لئے یہ ایک فائدے کی چیز ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ ہے نہیں لیکن ہمارے ساتھ اس حوالے سے کوئی پروگرام نہیں ہے، اس کے حوالے سے کہ جو بارش ہوتی ہے، اس کا پانی ہمارے گھروں میں آتا ہے اور ہمارے گھروں کو طغیانی کی شکل میں لے جاتا ہے لیکن دوسری طرف اگر اس پانی کے لئے ہم بروقت اس کے لئے انتظامات کریں اور اس کے لئے سنجیدگی سے ہم بیٹھ کر ان باتوں پر بحث کریں، ان باتوں پر غور کریں کہ اس کے کنٹرول کے لئے اور اس سے فائدہ ہم کیسے اٹھا سکتے ہیں کہ ایک فائدے کی چیز ہمیں نقصان دے رہی ہے؟ اگر دیکھا جائے جناب سپیکر، میرے حلقے میں، شمالی وزیرستان میں تحصیل میران شاہ کے ہمزونی، تپی، سپلگا میں، ملکان اور ان جگہوں پہ بہت سارے نقصانات ہوئے ہیں اس سے، تحصیل دتہ خیل کے خدر خیل، منظر خیل، کوہی خیل، دیگان، محمد خیل، لنڈ سید آباد تحصیل دوصلی، فریاڈ، دوصلی گاؤں، خیسور، غلام خان تحصیل

گاڑیوم، رزمک ان سارے علاقوں میں نقصانات بھی ہوئے ہیں اور ابھی تک ان کے ازالے کے لئے کوئی ایسا پروگرام نہیں بنایا ہے اور ایک بات میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں جناب سپیکر، کہ پورے صوبے میں جس ڈسٹرکٹ میں یہ سیلابی پانی آیا ہے، اس کے لئے فنڈر کھا گیا ہے۔ تو اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اس کے لئے اور بھی زیادہ فنڈ رکھنا چاہیئے لیکن وہ جو ایمرجنسی میں فنڈ رکھا گیا ہے، اس میں شمالی وزیرستان کو مکمل طور پر Ignore کیا ہے، شمالی وزیرستان میں ہمزونی کے مقام پر تپی کے مقام پر سارے لوگوں کو پتہ ہے کہ وہاں پر یہ ٹوچی جو آتا ہے، اس سے بہت سارے درجنوں گھروں کو لے کر گیا ہے اور بہت ساری فصلوں کو بھی نقصان ہوا ہے، تو ایمرجنسی فنڈ میں نارتھ وزیرستان کو اسپیشل طور پر شامل کرنا چاہیئے تو جناب سپیکر، اس کے لئے ہم نے اس طرح کا بندوبست کرنا ہے کہ وہاں کئی سالوں سے میرے خیال میں پروٹیکشن بند نہیں بنے ہیں تو وہاں پہ آبادی اس طرح ہے۔ پھر قبائلی علاقے میں اور نارتھ وزیرستان میں Especially کہ وہاں پر Hard to reach area ہے، پہاڑی علاقہ ہے، وہاں پہ جو پانی آتا ہے تو Directly وہ آبادی کو Affect کرتا ہے تو اس حوالے سے حکومت کو چاہیے کہ پروٹیکشن بند اور اس کے لئے مزید ڈیمز کی تیاری کر کے اس پانی کے نقصان سے ہم کو بچائے تا کہ ہم فائدہ اٹھا سکیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: مسٹر احمد کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ سپیکر صاحب، مون سون میں بارشوں کے حوالے سے جو پورے ملک میں سیلاب آیا ہوا ہے، خاص کر بلوچستان میں تو بہت زیادہ تباہی ہوئی ہے لیکن میں اپنی بات صرف خیبر پختونخوا تک محدود رکھنا چاہتا ہوں، جو چترال سے لے کر وزیرستان تک جو تباہی ہوئی ہے، اس پہ خیبر پختونخوا صوبائی حکومت کو چاہیئے کہ وہ تمام نقصانات کے لئے باقاعدہ، اور ایک چیز Determine کرے جس طرح انہوں نے، اگر کہیں پہ Death ہوئی ہے، اس کے لئے انہوں نے پیکج کا اعلان کیا ہے، کہیں پہ جزوی ہوا ہے گھر کا نقصان یا مکمل نقصان ہوا ہے، اسی طرح اگر زراعت کا نقصان ہوا ہے، اس کے لئے ابھی تک کوئی صوبائی حکومت کی طرف سے کوئی ہمیں نہیں نظر آیا، جو انہوں نے اعلان کیا ہوا ہے جہاں پہ فصلیں ہوئی ہیں، خصوصاً میں آپ کو ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن کی، جس میں ڈسٹرکٹ ڈیرہ اسماعیل خان اور ڈسٹرکٹ ٹانک کا علاقہ آتا ہے، ٹانک میں سی ایم صاحب گئے بھی تھے، وہاں پہ ان لوگوں کے ساتھ یکجہتی کا بھی مظاہرہ کیا اور وہاں پہ ان لوگوں کو تسلی بھی دی اور وہاں پہ انہوں نے اعلانات بھی کئے، ہمیں کافی

خوشی ہوئی کہ صوبائی حکومت وہاں پہ انہوں نے Actively role play کیا لیکن ڈی آئی خان میں بھی اسی طرح پانچ تحصیلیں ہیں، تحصیل پہاڑپور میں بھی نقصانات ہوئے ہیں، تحصیل ڈیرہ اسماعیل خان میں ہوئے ہیں، تحصیل پروا، تحصیل کولاچی اور تحصیل درابن میں بے تحاشہ نقصانات ہوئے ہیں لیکن ان کی شکلیں مختلف تھیں، کہیں پہ شہروں کو نقصان ہوا، گھر گرے، کہیں پہ لوگوں کے مال مویشی تباہ و برباد ہوئے، کہیں پہ شہروں میں پانی گھس گیا، ان کی وجوہات کیا تھیں؟ ہر تحصیل کی اپنی اپنی Dynamics تھیں، اب تحصیل پہاڑپور جو ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل ہے کیونکہ ڈی آئی خان جو ہے اس کی مغربی جو سائڈ پر ہے وہ کوہ سلیمان ہے اور ہماری مشرقی سائڈ پر دریائے سندھ ہے، تو ہم کوہ سلیمان اور دریائے سندھ کے بالکل بیچ میں ڈیرہ اسماعیل کی یہ تمام تحصیلیں ہیں، تو ہمیں کوہ سلیمان کے Range سے جو پہاڑی نالے آتے رہے ہیں تو تحصیل پہاڑپور میں ان نالوں نے آٹھوک کو، کھیڑی خصور کو، بلوٹ علاقے کو، بند کورئی کے علاقے کو ان سیلابی نالوں نے خاص کر بہت سخت نقصان دیا، اعوان گاؤں جو تھا ہمارا وہاں پہ سیلابی نالوں سے پانی وہاں سے ان کے بند ٹوٹ گئے۔ اس میں میری تجویز کیا ہے؟ صوبائی حکومت اگر نوٹ کر رہی ہے تو میری تجویز اس میں یہ ہے، ہمارے جتنے بھی Flood carrier channels ہیں، سیلابی نالے ہیں، وہ Silt up ہو چکے ہیں جو کہ ایری گیشن کی Jurisdiction ہے، ایری گیشن نے کم و بیش بیس بائیس سالوں سے ان کی صفائی نہیں کی، میں چیف سیکرٹری صاحب سے بھی ملا تھا، ایری گیشن سیکرٹری صاحب سے بھی ملا، ان کو میں نے تجویز دی کہ خدارا یہ فلڈ کا پانی ہمیں اتنا Affect نہیں کرتا جتنا یہ نالے، جن کا کام یہی ہے جو یہ پانی کو لے کر، وہ پہاڑی نالوں کے پانی کو لے کر یہ دریائے سندھ میں ڈالیں گے لیکن وہ Silt up ہو چکے ہیں، جب ادھر پانی آجاتا ہے تو وہ گاؤں اور شہروں میں گھس جاتا ہے جس کی وجہ سے آپس کے گاؤں لڑ رہے ہوتے ہیں، ہم باقاعدہ گئے تو وہاں پہ تحصیل ڈی آئی خان کا گاؤں کھیچ جو ہے وہ ڈوبنے کے قریب تھا، اس کے نیچے جو گاؤں تھے، چار پانچ روڈ کو کاٹنے نہیں دے رہے تھے کیونکہ ان کو بھی جس طرح گیبی گاؤں تھا، مبارک شاہ تھا، ٹھٹھہ کا گاؤں تھا، وہ آپس میں اس لئے لڑ رہے تھے کیونکہ یہ سیلابی یا جتنے بھی یہ سیم کے نالے تھے یہ Silt up ہو چکے تھے اور اس پہ کوئی بڑا فنڈ نہیں لگتا، جو ابھی ہم فنڈنگ کر رہے ہیں نقصانات کی، اس سے شاید وہ تین گنا کم ہو لیکن ہم وہ Pro-active role play نہیں کر سکے جو ہمیں کرنا چاہیئے تھا۔ میری گزارش یہی ہو گی، ایک تجویز ہو گی، جو یہ Flood carrier channels ہیں یا جتنے بھی یہ سیلابی نالے ہیں یا پہاڑی نالے ہیں، ان کی صفائی کروادیں تاکہ اس

میں آئندہ بھی آنے والے فلڈز میں نقصانات ہمارے Minimize ہو جائیں گے۔ اسی طرح تحصیل پروا میں ہمارے جو Flood carrier channels جو واپڈا کے ساتھ ہیں، صوبائی حکومت کو Take-up کرنا چاہیے، وہ Breach ہوئے ہیں اور چاندنا گاؤں تقریباً ڈوب چکا ہے، صرف سیلابی نالا جو تھا، Flood carrier channel جو تھا اس کی پشتیں کمزور تھیں، اس کی وجہ سے، اور کچے کا علاقہ جو تھا وہ دریائے سندھ کے لیول کے Up ہونے کی وجہ سے بہت سارے گاؤں کے جو گھر تھے وہ ٹوٹ چکے ہیں۔ تو خدارا میری آخری تجویز صرف یہی ہے، کلاچی ہے یا درابن کی تحصیلیں ہیں، جہاں پہ بھی نقصانات ہوئے ہیں، ان کا باقاعدہ Honestly ایک جائزہ لیا جائے اور ان نقصانات کے ازالے کے لئے Factual report ہو، خاص کر جو زرعی زمینوں کو، جو فصلات کو نقصان ہوئے ہیں، ان کے لئے اگر زیادہ نقصان ہو تو ان کو آفت زدہ قرار دے کر ہمارے Growers کے ساتھ Compensation کی جائے۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: مسٹر اختیار ولی صاحب۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میں مون سون کی بارشیں، یہ آپ کو پتہ ہے پورے ملک میں ہو رہی ہیں اور جس طرح ہمارے دوستوں نے کہا کہ بلوچستان، سندھ، خیبر پختونخوا، پنجاب، ہر جگہ پہ ہو رہی ہیں، ایک تو آفت آتی ہے یا مصیبت آتی ہے آسمان کی طرف سے، خدا کی طرف سے تو ٹھیک ہے، ہونا چاہیئے، سب سے پہلے طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ جن جن ایریاز میں جن جن اضلاع اور تحصیلوں میں زمینداروں اور کاشتکاروں کی زمینوں کو اور ان کی فصلوں کو نقصان پہنچا ہے، ان کو Calamity hit areas declare کیا جائے، ان کے لئے کوئی Compensation رکھی جائے، ان کے لئے کوئی مراعات دی جائیں، لائیو سٹاک کا نقصان ہوا ہے لیکن میں اس چیز کو جس پہ دوستوں نے بحث کی، میں اس کو تھوڑا سا Link کرتا ہوں ایک اور مسئلے کی طرف، کہ بارش جب ہوتی ہے اور آپ کے پاس نکاسی آب کا مؤثر نظام نہ ہو تو آپ کے شہروں کے شہر ڈوب جاتے ہیں جناب سپیکر، یہ گزشتہ مون سون کی بارشوں میں جو میرا اپنا شہر ہے، نوشہرہ سٹی، نوشہرہ کلاں، وہاں کا ایک ایک محلہ وہ پانی میں ڈوب گیا، حیشی، امان گڑھ، لیبر کالونی، نوشہرہ کینٹ، بدرشی، خٹ کلے، Every where پھر اگر میں آگے جاؤں تو نظام پور میں، پبی میں، رشکئی اور اس طرف آئیں تو پشاور کے ساتھ ہمارا ایریا Touch کرتا ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟ جناب سپیکر، ہمارا جو محکمہ بلدیات ہے، جو ہمارے ٹی ایم ایز ہیں، آپ یقین کریں کہ سالوں سال گزر جاتے ہیں جو ہمارے Main sanitation کی جو

Drainage ہے، اس کی صفائی نہیں ہوتی ہے، اس میں گند پڑا ہوتا ہے، کل میں نے ایک ویڈیو دیکھی ایک بندے کی، وہ خود وہاں سے بارش میں کھڑا تھا پودے نکال رہا تھا، گھاس نکال رہا تھا، مٹی نکال رہا تھا، کیچڑ نکال رہا تھا، جب آپ بارش کے پانی کو راستہ نہیں دیتے ہیں تو پانی پھر جمع ہو جاتا ہے، روڈ چھپ جاتے ہیں اور اس کے بعد وہ پانی پھر لوگوں کے گھروں میں داخل ہو جاتا ہے، ہزاروں لوگوں کا جو گھروں کا سامان ہے، بستر ہ چارپائی، فریج، اے سی وغیرہ، یہ سب اس میں تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ تو جناب سپیکر، ہمیں مون سون کی بارشیں وہ تو مجھے پھر وہ شعر اس پہ یاد آ رہا ہے کہ:

بار ان ئے مہ کړی که څوک هور په تول جهان اولګوی

څه به مہ شی هغه هور چې پخپله ئے جانان اولګوی

نو دا د دې څائے، یہ والی آگ جو زمین کی ہے، یہاں سے نقصانات، ہمارے ادارے کام نہیں کرتے اور میں یہاں پہ بغیر کوئی تنقید یا ان پہ کوئی طنز کئے اپنے منسٹر صاحب سے، یہ جو سیکرٹری صاحب ہیں، لیکن میں ان کو یہ ضرور کہوں گا کہ آپ کے کام میں غفلت ہے، اگر میں ان کو چیلنج کروں کہ گزشتہ سات سال سے نوشہرہ کا جو Main drainage system ہے، نوشہرہ کلاں کا، جو نوشہرہ کی سب سے بڑی آبادی Most populated, very congested اور سب سے نیچے اس کی جو Surface ہے وہ نیچے ہے، تو تھوڑی سی بارش وہاں پر بہت بڑی عزیمت اور مشکل بن جاتی ہے۔ سات سال سے وہاں کا Main drainage system صاف نہیں ہوا، بند پڑا ہوا ہے، میں نے ان کو بتایا بھی، لکھا بھی، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو میں نے لیٹرز بھی لکھے، منسٹر صاحب کو بھی بولا کہ اس کی صفائی کرانی چاہیئے لیکن نہیں ہوئی، یہ نہیں ہو گا تو نقصان ہو گا۔ جناب سپیکر، میں آج آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ اس پہ ایک رولنگ دیں کہ جہاں جہاں پر ٹی ایم ایز ہیں، ٹی ایم اوز کو ڈائریکٹیوز دی جائیں اور ان کو ایک ہفتے کا دس دن کا الٹی میٹم دے کر ان کو بتائیں کہ یہ تمام جتنے شہر ہیں، ان کی بھل صفائی ان کے Drainage system کو صاف کیا جائے تاکہ بارش اگر ہو اور آپ کا Drainage system ٹھیک ہو تو میرے خیال میں اتنا نقصان نہیں ہو گا لیکن بارش ہوئی اور آپ کا Drainage system/ sewerage system ٹھیک نہیں ہے تو وہ بڑا نقصان کرتا ہے اور پیسے جو زمیندار اور کاشتکار ہیں ان کو بھی دیئے جائیں، جن کا لائیو سٹاک کا نقصان ہوا ہے، ان کو بھی دیئے جائیں اور اگر ٹی ایم ایز کے پاس پیسے نہیں ہیں تو ان کو بھی دیئے جائیں، اگر Social Media Influencer جو تحریک انصاف کا سوشل میڈیا ہے، ان پہ لگانے

کے لئے پیسے ہیں، سات سات ارب ان کے لئے نکلتے ہیں تو جناب سپیکر، یہ قوم کا پیسہ ہے، قوم کی بھلائی کے لئے، یہ نالیوں پہ اس کی ستھرائی کے لئے اس پہ یہ ضرور لگنے چاہئیں، Thank you very much.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ مسٹر سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جس طرح تمام دوستوں نے بات کی ہے، واقعی پورے صوبے کے اندر حالیہ مون سون کی بارشوں نے تباہی مچادی ہے، ہزارہ ڈویژن اور بالخصوص میں ضلع ایبٹ آباد کی بات کروں گا، حویلیاں میں جو ایوب برج ہے جناب سپیکر صاحب، پچھلے سال جب بارشیں ہوئی تھیں مون سون کی، تو وہ پل Damage ہو گیا تھا اور دس مہینے شاہراہ ریشم کا رابطہ کٹا رہا، دس مہینوں کے بعد اس کی Repairing کی گئی، موجودہ بارشوں کی وجہ سے پھر وہ پل Damage ہو گیا اور اب ایوب برج ٹریفک کے لئے بند ہو چکا ہے۔ ایک تو اس کا فوری طور پر حکومت اس کا نوٹس لے اور این ایچ اے کو ہدایت کرے تاکہ اس کا جو ناقص کام کیا گیا ہے، میرے خیال کے مطابق تین مہینوں میں دوبارہ بارش ہوئی ہے اور وہ پل بند ہو چکا ہے۔ دوسرا، اسی ندی دوڑ کے اوپر جناب سپیکر صاحب، ایک روڈ ہے، رجوعیہ روڈ جو تیس پینتیس گاؤں کا روڈ ہے، وہاں پہ وہ روڈ بارشوں کی، سیلابی ریلے کی نذر ہو گیا اور تیس پینتیس گاؤں کا رابطہ حویلیاں شہر سے کٹ گیا ہے، میں گزارش کروں گا حکومت سے کہ محکمہ ایری گیشن کو ہدایت کی جائے کہ اس کے لئے Flood protection کا بندوبست کر کے اس روڈ کو بحال کیا جائے اور اسی ندی دوڑ کے ساتھ جو فصلیں تباہ ہوئی ہیں، سینکڑوں کنال جو اراضی تھی، وہاں پہ ان لوگوں کی جو سبزیاں اور مختلف قسم کی جو فصلیں تھیں وہ تقریباً ختم ہو چکی ہیں اور اس دوڑ کے ساتھ بہہ چکی ہیں، اسی طریقے سے اوپر دھمتوڑ تک جتنا ایریا ہے وہاں پہ بے تحاشا نقصانات ہوئے ہیں، رابطہ سڑکیں ساری بند ہو گئی ہیں، اسی طریقے سے جبری سے لے کر ستوڑا اور نتھیا گلی تک یہ جتنا ایریا ہے جہاں پہ ندی ہرو بہتی ہے، اس کے قریب جتنے مکانات ہیں، ان کو بے تحاشا نقصان پہنچا ہے اور پھر جناب سپیکر صاحب، پھلکوٹ بڑا ہوتر سے لے کر بیرن گلی تک تقریباً تمام جو روڈ کی دیواریں تھیں وہ گر گئی ہیں، رابطہ سڑکیں بند ہو چکی ہیں اور جو مکانات کو نقصان ہوا ہے، انسانی جانوں کا ضیاع ہوا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں سپیکر صاحب، آپ پچیس یا پچاس ہزار یا لاکھ روپے سے مکان از سر نو تعمیر کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے، تو حکومت اگر اس کے لئے کوئی واضح پالیسی لوگوں کے لئے ایسی سہولت مہیا کرے تاکہ وہ اگر چار کمروں کا مکان ان کا، چھ کمروں کا گرا ہے تو وہ دو کمرے تو آسانی کے ساتھ بنا سکیں گے۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر صاحب، میرے حلقے میں آر ایچ سی

ہے موہری بڈبہن، وہ طوفان کی وجہ سے اس کی چھت اڑ گئی ہے، ایک ڈسپنسری ہے ڈناہاڑی کھیتر، وہ مکمل طور پر Damage ہو گئی ہے، سکولوں کی چھتیں اسی طریقے سی اڑ گئی ہیں اور جو واٹر سپلائی سکیمیں تھیں جن کی پائپ لائینیں ندی نالوں سی گزرتی تھیں، وہ بھی Damage ہو چکی ہیں اور لوگ پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں۔ تو میں ان شاء اللہ توقع رکھتا ہوں حکومت سے کہ یہ جتنا جلدی ممکن ہو سکے، اگر اس انفراسٹرکچر کو بحال نہ کیا گیا تو لوگ جو ہیں، ان کے رابطے بھی جو گھروں کو سامان لے کر آنا جانا اور مریض جنازے، وہ بھی اس سے بھی محروم ہوئے ہیں، پانی سے بھی محروم ہیں اور بالخصوص جو ہسپتالوں کی چھتیں اڑی ہیں، دونوں بڑی ہسپتالیں ہیں، ایک آر ایچ سی ہے اور ایک ڈسپنسری ہے، ان کو فوری طور پر اس کے لئے بندوبست کیا جائے، ان کو Repair کیا جائے تاکہ دوبارہ وہاں پہ مریض آسانی سے آ جا سکیں اور ان کا علاج ہو سکے۔ Thank you very much.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سردار محمد یوسف زمان صاحب۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، چونکہ اس سال بہت زیادہ، پورے ملک میں بہت زیادہ بارشیں ہوئی ہیں اور ہمیں افسوس ہے کہ سب سے زیادہ نقصان بلوچستان میں ہوا، کراچی میں بھی زیادہ بارشیں ہوئیں اور ایک قومی جذبے کے تحت پوری قوم کو بھی اور حکومت کو بھی اس بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ جہاں زیادہ نقصان ہوا ہے، ان کے ساتھ مدد بھی کرنی چاہیئے۔ یہی قوم تھی کہ 2005 میں زلزلہ ہوا تو پوری قوم، پاکستانی قوم نے یکجہتی کا اظہار کیا، ان علاقوں میں زلزلہ زدہ لوگوں کی بھرپور مدد کی، ریلیف پہنچایا، اسی طرح کی قدرتی آفات میں ساری قوم کو اکٹھا ہونا چاہیئے اور یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ فلاں حکومت یا فلاں پارٹی کی حکومت ہے، تاہم اب بھی ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ جس طرح ملک میں جتنا بھی نقصان ہوا، ہم بھی اس میں حصہ لیں ضرور، اپنی استطاعت کے مطابق اور اس کے لئے ریلیف فنڈ اگر وزیر اعظم نے ریلیف فنڈ کے لئے وہ اکاؤنٹ کھولا ہے تو اس میں بھی شامل ہوں یا وزیر اعلیٰ کھولتا ہے تو اس میں بھی شامل ہوں۔ اس وقت جو نقصان اس صوبے میں ہوا ہے، بہت بڑا نقصان ہوا ہے اور جس طرح کہ باقی دوستوں نے بھی بات کی اپنے اپنے حلقوں کی، ہزارہ ڈویژن میں بھی نقصان ہوا، میرے حلقے میں ضلع مانسہرہ میں بھی بہت، آٹھ Casualties ہوئی ہیں، آٹھ لوگ شہید ہوئے جن کے لئے وزیر اعظم کی طرف سے تقریباً دس دس لاکھ روپے کے چیکس انہوں نے دیئے ہیں، جس میں میں بھی گیا تھا اور مرتضیٰ عباسی صاحب گئے تھے۔ اسی طرح صوبائی حکومت کی طرف سے ہم نے سنا ہے کہ کچھ تین تین لاکھ روپے

ان کے لئے رکھے تھے لیکن ابھی تک تین لاکھ کہ پانچ لاکھ، مجھے Exact پتہ نہیں ہے لیکن پہنچے نہیں ہیں اور اس کے ساتھ فصلوں کا جو نقصان ہوا، ابھی تک اس کا اندازہ نہیں ہے کیونکہ تمباکو کی فصل یا مٹر کی فصل یا اس کے ساتھ جو پکھل میں اور کاغان ڈویژن میں مٹر خاص طور پر ناران سے آگے، میں خود بھی گیا تھا جناب سپیکر، جل کھڑ میں جن لوگوں کے پورے سال کا دارومدار اس جگہ کی فصلات پر ہوتا ہے، تو وہ بھی اس فلڈ کی زد میں آگئے تھے، ان کا نقصان ہوا، مال مویشی کا نقصان ہوا، نوری ٹاپ میں تقریباً پانچ سو بکریوں جو کہ برف کی وجہ سے وہاں یہ ساری مر چکی تھیں، تو ابھی تک میں نے معلومات کی ہیں، ان کو بھی Compensate نہیں کیا گیا، حالانکہ ان کی صرف لائیوسٹاک سے گزر اوقات ہوتی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ جو سرن ویلی یا کاغان ویلی، دریائے کنہار ہے یا دریائے سرن ہے ہماری طرف، بڑی اچھی تجویز آئی ہے کہ جب پانی کو راستہ نہیں دیں گے تو ظاہر ہے کہ پھر اس راستے میں کوئی نہ کوئی جو بھی رکاوٹ آئے گی تو اس سے اور زیادہ نقصان ہوگا، تو اس کے لئے پہلے سے حکومت کو انتظام چاہیئے کہ کرنا چاہیئے، مجھے یاد ہے کہ جب یہاں پرویز خٹک صاحب چیف منسٹر تھے، اس سی سی آئی کی میٹنگ میں ہم بھی موجود تھے، وہ اس وقت بھی بارشوں کی وجہ سے یہ نقصانات وغیرہ ہوئے تو وہاں پرائم منسٹر نواز شریف صاحب نے یہ ہدایت کی تھی کہ جہاں بھی ملک بھر کے مختلف دریا ہیں یا اس کے ساتھ ان کا جو ایک پورا پلان بنا کر بھیجا جائے اور تقریباً اس وقت تیس بلین تو اس صوبے کو بھی انہوں نے دیئے تھے لیکن مزید جتنا بھی نقصان، مقصد کہنے کا یہ ہے کہ یہ تو چیزیں قدرتی ہیں، آتی رہتی ہیں اور حکومت اس لئے ہوتی ہے اور محکمے ہوتے ہیں اس کے لئے کام کرنے کے لئے، اس کے لئے پہلے ہی سے انتظامات ہونے چاہیئے تھے، اور اب جو بارشوں سے نقصان ہوا ہے، اس میں جو ہمارے بفہ میں، بفہ ایک ٹاؤن ہے، بفہ، وہاں پر ایک برج تھا، وہ بھی پانی میں بہہ گیا، جس کا کافی نقصان ہونے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو تکلیف یہ ہے کہ ان کی آمد و رفت بھی بند ہو گئی، جو وزٹ بھی کیا تھا، میں نے بھی اور اسی طرح محکمے کی طرف سے لوگ گئے تھے، تقریباً تیس ملین اس کے لئے صرف یہ کہا گیا کہ فوری طور پر اس کو بحال کرنے کے لئے خرچ کیا جائے گا لیکن ابھی تک نہیں ہوا، میرے خیال میں اس پر کام ہوتا ہوگا، تاہم سرن ویلی، پونچ ویلی، اور اس کے ساتھ پہاڑی جتنی سڑکیں ہیں، وہ متاثر ہوئیں، وہ بحال کرنے کے لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ فوری طور پر اس پر عمل درآمد کرایا جائے، تاکہ لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ نہ رک سکے، اور انہیں جو فوری ریلیف ہے وہ مل سکے، کاغان ویلی میں بھی اسی طریقے سے اور مانسہرہ کا دوسرے حلقوں میں جہاں بارشوں سے حالیہ یعنی راستے بند ہوئے

ہیں یا بریج جس طرح کہ بفہ کا بریج ہے، ملکا کا بریج ہے، اس کے ساتھ ہی جوچٹابٹا کا بریج ہے، یہ مختلف جگہوں میں یہ بارشوں کی نذر ہو گئے ہیں، سیلاب کی نذر ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔

سردار محمد یوسف زمان: تو اس میں میں یہی گزارش کروں گا کہ حکومت، ٹھیک ہے کچھ ضرور ریلیف دیں گے، لیکن جو Priority اس طرح کی رکھی جائے، جن علاقوں میں فوری طور پر ضرورت ہے، ان کو فوری، ان کا پہلا حق بھی بنتا ہے، ان کو فوری طور پر وہاں پر ریلیف بھی دیا جائے، Compensate بھی کیا جائے اور جو مال مویشی لائیوسٹاک کا نقصان ہوا ہے، تو ان لوگوں کو بھی Compensate کیا جائے، فصلات کا اور مکانات کا، مکانات کی بڑی اچھی بات، اب پچاس ہزار میں ایک لاکھ دو لاکھ روپے نہیں ہو سکتا، کم از کم اس کے لئے دس لاکھ، اس طرح اور پانچ لاکھ یا سات لاکھ کا ریلیف دیا جائے، دس لاکھ کم از کم ہو، دوبارہ مکان بنا کر اپنا سر چھپا سکیں، تو میں یہی گزارش کر رہا تھا کہ جس طرح ریلیف فنڈ جب اس کے لئے مطلب اس طرح کے انتظامات کئے جائیں تاکہ عام لوگ بھی اس میں اپنا اس کار خیر میں حصہ لے سکیں، تو میں امید رکھتا ہوں کہ اس وقت چاہے وہ سکولوں کا نقصان ہوا ہے یا ہسپتالوں کا نقصان ہوا ہے یا اس کے ساتھ ہی جو مکانات کا نقصان ہوا ہے تو ان کو ترجیح دی جائے اور جن علاقوں میں زیادہ نقصان ہوا ہے ان کو آفت زدہ قرار دیا جائے، بہت شکریہ جی، سپیکر صاحب۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Mr. Hafiz Isamuddin Sahib.

حافظ عصام الدین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک بات کی طرف ہم سارے مسلمانوں کا ذہن جانا چاہیئے کہ بے وقت بارشیں علماء کہتے ہیں یہ اللہ کی ناراضگی کی علامت ہوتی ہیں بے وقت بارشیں، وقت پر بارشوں کا نہ ہونا زیادہ عرصہ انسانوں کو ضرورت ہو، یہ بھی اللہ کی ناراضگی کی علامت ہے، تو ہم ان حالات سے پہلے اگر دیکھیں تو کافی عرصہ خشک سالی تھی، بارشیں نہیں ہو رہی تھیں، نماز استسقیٰ جگہ جگہ پڑھی گئی تو اس کے بعد بارشیں شروع ہوئیں، تو شروع کا نام جب لیا تو پھر ابھی تھمتی نہیں ہیں، تو ہمیں سب سے پہلے اللہ کی طرف ہی ہمارا دھیان جانا چاہیئے، ہمیں اجتماعی طور پر اللہ کی طرف خشوع اور عاجزی کے ساتھ اپنے گناہوں کی بخشش مانگنی چاہیئے پوری امت کو، یہ اللہ کی ناراضگی کی علامت ہے۔ آج ہم مسلمان اپنے اعمال پر سوچیں، صبح سے اٹھتے ہیں، رات تک ہم کیا کچھ کرتے ہیں جناب سپیکر صاحب، دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم دیکھیں خصوصاً پہاڑی علاقوں میں، وہاں پر لوگوں کے پینے کا ذریعہ اور فصلوں کا ذریعہ، زرعی پانی کی جو ضرورت ہوتی ہے وہ بارشوں سے پوری کی

جاتی ہے، اگر بارش ہو تو وہاں پر پینے کا پانی بھی ہوتا ہے، وہاں پر پھر فصلوں کے لئے پانی بھی نہیں ہوتا ہے، لیکن اگر کچھ عرصہ بارشیں نہ برسیں تو پھر لوگوں کے لئے کافی مشکلات ہوتی ہیں۔ میں اپنے حلقے کی بات کروں، جنوبی وزیرستان موجودہ حالات میں جب بارشیں نہیں تھیں تو وہاں کافی لوگ اپنے گاؤں چھوڑنے پر مجبور ہو چکے تھے، جو لوگ ٹانک ڈی آئی خان میں وزیرستان سے سردیوں میں آتے ہیں اور گرمیوں میں واپس جاتے ہیں تو کافی لوگ وہاں ابھی گرمیوں میں نہیں جا رہے تھے کیونکہ پانی خشک تھا، پینے تک کا پانی نہیں تھا جناب سپیکر صاحب، یہ حکومت کے لئے بھی ایک افسوس کا ذریعہ ہے عوام کی جانب سے کہ ہم موقع پر کوئی بھی کارروائی نہیں کرتے ہیں، جب سر پر کوئی چیز آ پڑتی ہے پھر اس کے بعد ہمیں سمجھ آتی ہے، تو خصوصاً پہاڑی علاقوں میں جنوبی وزیرستان یا ایسے پہاڑی علاقوں میں جہاں پر لوگوں کو استعمال کا ذریعہ بارش کا پانی ہو تو وہاں چیک ڈیم پر توجہ دی جائے، چیک ڈیموں کی وہاں انتہائی قلت ہے، شاذ و نادر کوئی چیک ڈیم ہوگا، تو چھوٹے چھوٹے چیک ڈیم تیس لاکھ، چالیس لاکھ پر ایسا چیک ڈیم، اگر ہمیں ایک طرف Water supply کے ایک ٹیوب ویل کا ایک کروڑ تک ایک کروڑ بیس لاکھ کا ہمارا Estimate ہوتا ہے اور پھر اتنا وہ کارآمد نہیں ہوتا ہے لیکن چھوٹے چیک ڈیم اگر ایگریکلچر کی طرف سے ہو، ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ، ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں وہ Design کئے جائیں تو پینے کے لئے بھی وہ کافی ہوں گے اور فصلوں کے لئے بھی وہ قابل استعمال ہوں گے۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ جو تباہی آتی ہے تو اس سے بھی بچنے کا امکان کافی حد تک ہوگا، تو میری تو یہ بھی گزارش ہوگی کہ پروٹیکشن بند بھی جو قبائلی علاقوں میں کہیں کافی عرصہ آپریشنوں کی زد میں یہ علاقے آئے، تو اس کے بعد زمینیں اجڑ گئیں، سیلابوں نے تباہ کیں لوگوں کی توجہات اس طرف سے ہٹ گئیں، تو پروٹیکشن بند بھی قبائلی علاقوں میں وہ بھی ابھی کافی عرصے سے پروٹیکشن بند نہیں آتے ہیں ایگریکلچر میں، تو جو فصلیں، لوگ اپنی مدد آپ کے تحت جو زمینیں آباد کریں تو وہ بھی ابھی بنجر ہو جاتی ہیں اور فصلیں سیلابوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ جو اموات واقع ہوتی ہیں، میرے اپنے حلقے میں پانچ چھ اموات واقع ہوئیں، تو جو شہروں میں اموات ہوتی ہیں اس کے لئے تو سرکار کی طرف سے بھی اعلانات ہوتے ہیں لیکن وہ پسماندہ علاقوں میں جب ہماری ہاں اموات ہوتی ہیں تو وہ محکمہ ریلیف کی طرف سے جو اپنے تین چار لاکھ کا تعاون ہوتا ہے، اس کے لئے وہ جو دفتروں کی در در کی ٹھوکریں مارتے ہیں، کبھی ایک چپڑاسی ان کو ذلیل کرتا ہے، کبھی ایک دفتر میں انہیں ذلیل کیا جاتا ہے، وہ بچارے مایوس ہوتے ہیں، وہ کہتے ہیں، یہ تم کھالو، آخر مجبور ہوتے ہیں، وہ دفتر والے اسے خود

ہڑپ کرتے ہیں۔ تو میری گزارش ہوگی کہ ایسے جب واقعات ہوتے ہیں تو سخت احکامات ہوں کہ فوری طور پر وہ رپورٹ کئے جائیں، توان بیچاروں کو وہ دفتروں کے لئے در در کی ٹھوکروں پر مجبور نہ کیا جائے، ان کے گھر وہ تعاون پہنچایا جائے، ان کے گھر، ان کے دروازے تک وہ تعاون پہنچایا جائے، اگر ایک ذمہ دار اگر رپورٹ بناتا ہے، رپورٹ جب ایک بار بن جاتی ہے، رپورٹ ٹھیک صحیح طریقے سے بنی ہو تو اس کے بعد پھر انہیں کیوں تکلیف کا نشانہ بنایا جاتا ہے، خود ایسے واقعات میں ایک ایک واقعہ کے پیچھے ایک دفتر کو دسویں بار گیا ہوں لیکن اس کے باوجود شنکتوئی میں تین چار بچے ایک ہی موقع پر وہ سیلابی ریلے کے شکار ہو گئے اور ان کی موت واقع ہو گئی، اسی طرح تحصیل سروے کائی بدر میں ایک دو عورتیں وہ بھی شکار ہو گئیں، سیلابی ریلے کی زد میں، تو میری یہ گزارشات ہیں، امید ہے کہ ذمہ دار اس پر توجہ دیں گے، شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Mr. Ihtisham Javed Sahib.

جناب احتشام جاوید: شکریہ سپیکر صاحب، حالیہ بارشوں اور سیلاب نے جس طرح پورے پاکستان میں تباہی مچائی ہے بلوچستان میں، KPK میں ہر جگہ پہ تباہی ہے، نقصانات ہوئے ہیں، اسی طرح ڈسٹرکٹ ڈی آئی خان میں بھی کافی نقصان ہوا ہے، حالیہ بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے ہمارے ڈسٹرکٹ ڈی آئی خان میں مختلف قسم کی فصلیں ہوتی ہیں، کھجور کے باغات ہیں، آم کے باغات ہیں، تیار چاول کی فصلیں تھیں، بہت زیادہ نقصان ہوا ہے جناب سپیکر صاحب، حالیہ بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے ہمارے زمینداروں کا، ہمارے کاروبار متاثر ہوئے ہیں، ساتھ ساتھ کچھ مکانات کسی کی دیواریں گریں، کسی کے کمرے گرے، کسی کے جانور مر گئے، کافی نقصانات ہوئے جناب سپیکر، ہمارے لوگوں نے دل کھول کر متاثرین سیلاب کی، بارشوں سے جو متاثر ہوئے، ان کی امداد بھی کی، سارا سارا دن، ساری ساری رات سیلاب میں بارشوں میں سڑکوں پہ کھڑے رہے، لوگوں کی امداد کی لیکن جتنی وہ کر سکتے تھے، ہم نے بھی ان کے ساتھ یہ دس پندرہ بیس دن سڑکوں پہ گزارے، ضروری مشینری Excavator وغیرہ ہم نے Arrange کئے، جو ہم کر سکتے تھے تو وہ ہم نے کیا، راشنوں تک ہم نے ان تک پہنچائے ہیں لیکن جناب سپیکر، تمام کام بارشوں اور سیلاب کا جو علاقہ متاثر ہوتا ہے، ہم خود سے نہیں کر سکتے ہیں، حکومتی توجہ کی وہاں پہ بہت ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارے سی ایم صاحب پچھلے دنوں آئے ٹانک میں، انہوں نے بہت اچھے پیکجز دیئے اور ٹانک کے لوگوں کو بڑے حوصلے ملے، اس کی وجہ سے اسی طرح ڈی آئی خان کے لوگوں کو بھی ایک مسیحا کا انتظار تھا کہ چیف منسٹر صاحب یا کوئی منسٹر صاحبان آئیں گے، وہاں پہ Specially جس طرح احمد کنڈی بھائی نے ذکر کیا ہے، ہمارے پاس ایریگیشن سٹرکچر موجود ہے، ہمارے پاس سیلابی نالے موجود ہیں اور ڈی آئی خان کو

جب بھی سیلاب کا نقصان ہوتا ہے، ٹانک میں بارشیں ہوتی ہیں، وزیرستان میں بارشیں ہوتی ہیں، انہی کا پانی آتا ہے، بارشوں کا، اور سیلاب آتا ہے اور ڈی آئی خان کو متاثر کرتا ہے جناب سپیکر، ہمارے پاس اتنا بڑا سٹرکچر اریگیشن کی شکل میں موجود ہے کہ ہم تین چار ضلعوں کا بوجھ خود سے برداشت کر سکتے ہیں، شرط یہ ہے کہ ہم اس کو Maintain رکھ سکیں، ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ پاکستان میں ڈویلپمنٹ تو بہت زیادہ ہے لیکن Maintenance نہیں ہے، ہمارا اریگیشن سسٹم بیس بیس سال، پندرہ پندرہ سال صاف ہی نہیں ہوتا اور مجھے جب بھی فلور پہ موقع ملا ہے، میں نے ہمیشہ اریگیشن کی بات کی ہے، کسانوں کے حقوق کی بات کی ہے Irrigation minors کی صفائی کی بات کی ہے، ہمارے Tail تک پانی نہیں پہنچتا ہے، جناب سپیکر، میں یقیناً دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر ہمارے اریگیشن سٹرکچر کو صحیح معنوں میں صاف کیا گیا، اس کے لئے ایمرجنسی بنیاد پہ فنڈز دیئے گئے تو جتنا بھی بارشوں کا پانی آئے، ٹانک میں آئے، وزیرستان میں آئے، ڈی آئی خان کو جتنا بھی پانی لگے گا، ڈی آئی کی آبادی کو ایک انچ نقصان بھی نہیں ہوگا، میری صوبائی حکومت سے یہ درخواست ہے کہ ہمیں اریگیشن کی مد میں صفائیوں کے لئے خصوصاً پیکج دیا جائے تاکہ ہم اپنا سسٹم اس سے صاف کر سکیں۔ دوسری میری یہ ریکویسٹ ہے کہ زیادہ تر نقصان چونکہ زمینداروں کا ہوا ہے، ہماری فصلیں خراب ہوئی ہیں، صوبائی حکومت ڈی آئی خان کو آفت زدہ قرار دے، ہمارے ایگریکلچر ٹیکسز اور ہمارے آبیانے موجودہ سال کے معاف کئے جائیں۔ تھینک یو جی، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احتشام جاوید صاحب، تمام ممبران نے کافی اچھی باتیں کی ہیں اور محب اللہ صاحب بھی بات کرنا چاہ رہے ہیں لیکن میں ایک چیز کی وضاحت کرتا چلوں کہ پچھلی جو مون سون کی بارشیں ابھی ہو رہی ہیں اور سٹارٹ میں بھی ہوئی ہیں، میں ان دنوں میں ملک سے باہر تھا اور میری غیر موجودگی میں میرے، میں نے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے ساتھ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ، اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے تمام جو عہدیداران ہیں، ان سے بات کی تھی اور انہوں نے کافی بہتر طریقے سے جو میری ڈسٹرکٹ پشاور میں یونین کونسل جو گئی ہے، سب لوگوں کو ریلیف دیا تھا، تو میں تو کم از کم کافی مطمئن ہوں اپنی ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن سے اور تمام ڈیپارٹمنٹ سے اور محب اللہ صاحب، اگر آپ بات کرنا چاہیں تو کہیں جی، تاسو Name نه دے را کړے ماله جی، دا په ډیکښې نه جی ماله خو تاسو ډیکښې-----

جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت و حیوانات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر، دا حالیه کوم چې د مون سون کوم بارانونو باندې خبرې او کړے شوې بلوچستان او KPK بلکه ټول پاکستان کښې۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا KPK نه دے، KP دے، دا ټول خلق KPK وائی، هغه احتشام جاوید هم اووئیل، دا خیبرپختونخوا پورا وایئی یا به KP وائې جی، KPK به نه وایئی، تاسو منسټران غلط وایئی نو بل خو به خامخا غلط وائی۔

وزیرزراعت و حیوانات: جی، ٹهیک ده جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه وضاحت خو به دغه کوی، جی شوکت یوسفزئی به کوی، هغه خو خپله خبره کوی۔

وزیرزراعت و حیوانات: دا مونږه ټول ایډمټ کوؤ د خیبرپختونخوا حکومت دا هم ایډمټ کوی ځکه چې په بلوچستان کښې۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محب اللہ صاحب، تاسو Respond کوئ لګیا یئی کنه صرف خپله خبره کوئ تاسو؟

وزیرزراعت و حیوانات: زه چونکه مطلب دا دے چې زیات تر خبرې چې کوم دی، هغه په ایګریکلچر باندې اوشوې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نه جی، بیا که تاسو Respond کوئ ګورنمنټ سائډ نه نو بیا مه کوئ، چې هغوی خپله خبره اوکړی، که تاسو ګورنمنټ سائډ نه Respond کوئ۔

وزیرزراعت و حیوانات: بالکل، زه Respond کومه ټولو ته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اؤ جی، ثناء اللہ صاحب، تاسو اوکړئ، صاحبزاده ثناء اللہ۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، د مون سون د بارانونو په حواله خبره هم روانه ده، چونکه په ټول ملک کښې بارانونه اوشو او د هغې ډیر زیات نقصانات هم شوی دی، ټولو ملګرو هغه خپل Point of view او هغې باندې چې څومره تباهیانې شوې دی، په هغې بحث اوشو جناب سپیکر صاحب، خو چې کوم څیز د حکومت د پاره مقرر کړے دے، مخکښې نه مقرر دے چې هغه د آبادئ د کوټو د لویدو په حواله دی، د کورونو لویدو په

حواله، چې هغه کوم څیز یا د فصلونو په حواله کوم څیز دے یا د مال مویشی په حواله کومه څیز مقرر کړے شوے دے نو که حکومت دا خلقو ته ور هم کړی نو زما په خیال چې هغه د نیشت برابر دے چې یو کور الویږی، په یوه کمره باندې حکومت پنځوس زره روپئی د هغې په نقصان باندې ورکوی، جناب سپیکر صاحب، په دې موجوده حالاتو کښې په دې مهنګائی په دور کښې آیا دا کافی دے د دغې خلقو د پاره چې دوئ به پرې یو کوټه جوړه کړی؟ زما په خیال باندې په پنځوس زره، په یو لاکھ باندې یوه کوټه جوړیدے شی، کوم کور چې Partially damage شی هغې له تیس هزار روپئی ایږدی جناب سپیکر صاحب، که مونږ تقریرونه اوکړو، ډیر څه اووایو نو زما په خیال باندې چې دا کوم څیز مقرر دے، اول حکومت دا هم پورا نشی ورکولے خو که ورئے هم کړی نو د هغوی پرې هیڅ هم نه کیږی ځکه د مال مویشو په حواله باندې هم د یو کوټې په لویدو باندې زما په حلقه کښې بیزې هم مړې دی، غواګانې هم مړی دی، زما په خیال باندې منستران صاحبان به وضاحت هم اوکړی خو آیا چې د چا غوا مړه ده، نو د یوې غوا په بدل کښې هغه ته څه شے ملاویږی؟ چې نن یوه غوا کم از کم دوه نیم درې لکهه روپو ته رسیدلې ده جناب سپیکر صاحب، په دغه حواله باندې پکار ده چې دې حکومت، عوامی حکومت چې هغه پکار دی د هغې ازاله چې په دې باندې دا Revise کړی او Revision اوکړی او چې دې د پاره چې کوم څیز مقرر کیدے شی او خلقو ته پرې ریلیف ملاویدے شی نو د دې موجوده حالاتو په تناظر کښې په هغې باندې فیصله اوشی۔ دویمه او اهمه خبره جناب سپیکر صاحب، محب الله صاحب موجود دے، په ټوله صوبه کښې او خصوصاً په دیر بالا او پائین کښې یو مرض په ځناورو، څاروؤ کښې لګیدلے او خصوصاً په غواګانو کښې زمونږ د دیر بالا په ټوله صوبه کښې زما خیال دے ایک کروړ پلس غواګانې د دې اندازې مطابق موجود دی، په دیر بالا کښې اوه لکهه غواګانې دی جناب سپیکر صاحب، دا د غریبانانو واحد سهارا ده، د هغوی د بچو د خوراک واحد سهارا ده۔ اووه لکهه غواګانو کښې مرضونه لګیدلی دی، ما د ډی جی صاحب سره رابطه کړې وه، الله دې خوشحاله کړی، دوئ ایکشن اغستے دے، مونږه ئے Appreciate کوؤ چې بر وقت ئے اغستے دے خو جناب سپیکر صاحب، د

اووه لکهو غواگانو د پاره تر اوسه پورې ډير بالا ته زمونږه بتيس هزار ويکسين پرون چې باره هزار کوم هغه ريليز کړی دی نو زما خيال دے دا هغه بتيس هزار شو او هغه دومره په تيزئ باندې روان دے چې خدشه ده چې زمونږه دا ټولې غواګانې چې هغه د غريبانانو خلقو په چا قيامت راځی او که نه راځی، په چا ګرانی راځی او که نه راځی خو هغه خلق چې غوا ساتی د خپل بچو د پاره، زمونږ په غرونو کښې هم واحد دغه سهارا ده، هلته فارمونه نشته دے، هلته کښې نورې ذرائع نشته دے، نو زما حکومت ته دا درخواست دے صوبائی حکومت ته، زما په خيال باندې ډيپارټمنټ خو دا سمری Move کړې ده، چيف منسټر صاحب ته تلې ده، فنانس منسټر ته وئيلې دی چې دوئ ته فنډونه زر تر زره ورکړئ ځکه چې که په ديکښې مونږه لږ ليت و لعل نه کار واخلو، مونږه لږه غوندې هم کوتاهی اوکړو نو مونږه ته ډير لوئے نقصان به کيږی او زمونږه د ډير بالا او پائين په لکهونو خلق به د دې نه متاثره کيږی، زما دا درخواست دے، زه ئے Appreciate کومه، هغوی کار شروع کړے دے خو پکار هغوی ته فنډ دے او فنډ هغوی ته زما په خيال نه دے ريليز شوے، نو زما دا درخواست دے چې زر تر زره دې ډير بالا او ډير پائين ته دغه ويکسين ورکړے شی۔ ډيره مهربانی، شکريه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: گورنمنٹ کی طرف سے کون Respond کرے گا، آپ کہ محب اللہ خان، کون کر رہا ہے؟ محب اللہ جی۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی، محب اللہ خان صاحب۔

<u>جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت و حیوانات)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکريه جناب سپيکر صاحب، زه د ټولو ممبرز سره دا ځومره چې خبرې اوشوې په دې ټول مون سون په دې بارانونو باندې او څنګه چې ما شروع د خپل تقرير کوله چې بلوچستان کښې او زمونږه خيبر پختونخوا کښې، کوم د حاليه کوم د مون سون بارانونه نه چې کوم نقصانونه شوی دی نو هغه يواځې مطلب دے زمونږه فصلات يا زمونږه لائيوسټاک زمونږه د دغې نه دی شوی بلکه انسانی جانونه هم ضائع شوی دی او بلکه بلوچستان کښې يو ډير اهم واقعه چې کوم زمونږه د

افواج پاکستان جرنیلان په هغې کښې او د هغې سره د هغوی سپورټ سټاف هغه شهیدان شوی دی۔ هم په دې سلسله کښې چې هغه د هغوی یا د Assessmentد پاره یا د هغوی د امداد د پاره روان وو او هغه هیلی (هیلی کاپټر) چې کوم دے هغه Damage شو او هغوی شهیدان شول، نو زما خیال دے چې دا یو قدرتی داسې یو آفت دلته کښې راغلے دے چې د هغې نه انکار نه شی کیدے او د هغې ازاله به حکومت څنګه کوی او په څه طریقه به کوی؟ او بیا به د فصلاتو او په هغې کښې مختلف څیزونه دی چې د هغې ګورنمنټ په بس کښې یو څیز دے ، لکه څنګه چې زمونږه ثناءالله خان اووئیل یا هغه به د خپل بس مطابق کار کوی، په دیکښې چونکه په دې ټائم کښې چې کوم خبرې زمونږه د مختلف ممبرز اوشوې نو په هغې تقریباً زما خیال دے څلور پینځه ډیپارټمنټس چې کوم دے دا د دوئ Jurisdiction جوړیږی چې First of all په هغې کښې ریلیف ډیپارټمنټ دوئ چې کومه خبره کوی د هغې نه بعد مطلب دے چې دوئ د ایریګیشن نالو او د هغې کومې خبرې کوی نو هغه زمونږه د ایریګیشن ډیپارټمنټ سره راځی، لوکل ګورنمنټ ډیپارټمنټ، اختیار ولی خان پکښې د لوکل ګورنمنټ ډیپارټمنټ خبره اوکړه چې هغه په خپل ځائے باندې ټهیک ده، کوم شهری علاقې دی زمونږه، په هغې کښې لوکل ګورنمنټ چې کوم دے په هغې کښې د هغوی Involvement شته، د هغې سره سره چې کوم زمونږه غریزې علاقې دی او بیا په هغې کښې زمونږه کوم بارانی ایریاز دی، په هغې کښې د ایګریکلچرکوم چې دا زمونږه په Domain کښې راځی نو په هغې کښې ټهیک ټهاک زمونږه د ډیپارټمنټ Involvement شته او په هغې باندې مونږ کار کړے دے او کار پرې کوؤ هم، خو لږ زه به دا کوم تفصیل چې ټول ممبرز زمونږه آنریبل ممبرز بیان کړو دا به زه لږ شان په دې باندې لږ شان شاته لاړشم، د کوم ملک د کوم صوبې سره چې Ideal revenue نه وی نو هغه Ideal budget نه شی جوړولے ، چې کله Ideal revenue وی نو Ideal budget بیا مطلب دے چې جوړیږی او هغه هر څه چې راځی، که نقصانات راځی، آفات راځی نو د هغې مقابله هغه په ښه طریقې سره کولے شی۔ زه به دا اووایمه چې کوم د مون سون بارانونه چې کیږی، د هغې Main وجه چې کوم ده، کوم چې زمونږه چیئرمین جناب عمران خان صاحب یو پروګرام شروع

کړے وو، بلین ټریز سونامی، Main چې په هغې باندې چا کار نه دے کړے چا Long term policies نه دی جوړې کړی، چا Long term مطلب دے چې په هغې باندې سوچ نه دے کړے چې په دې ملک کښې څه کول دی او زمونږه Water tableچې کوم دے د هغې زمونږه د مون سون بارشونو د هغې روک تهام او ورسره زمونږه موسمیات چې کوم دے د هغې Climate چې کوم دے هغه واپس راوستل، Main وجه دا ده چې لکه په هغې باندې زمونږه خیال دے د تیر تیس پینتیس سال نه بالکل کار نه دے شوے، بلکه زه پخپله باندې چې کوم ایریا سره تعلق ساتم، هغه زما زیات تر ممبرز چې کوم دی هغه راغلی دی، زه د یو غریزې علاقې سره تعلق ساتم، هلته کښې بې دریغه ځنګلونه کټ شوی دی، بې دریغه د هغې کټائی شوې ده او Main وجه د Climate changeدا وجه ده چې لکه زمونږه ځنګلونه چې د دې صوبې وو هغه ټول لاړل تباه شول، چې کله ځنګلونه تباه شول، دلته کښې چې زمونږه د دې ملک کوم چې د پینځه ملکونو موسمونه بدلیږی، په هغې کښې زمونږه ملک په هغه پینځه ممالک کښې شامل دے، د بې دریغه کټائی په وجه باندې، پکار وه چې د هغه ځنګلونو کوم چې زمونږه Main اثاثه ده زمونږه د موسمیاتو، زمونږ د قدرتی آفاتو، زمونږه د آب و هوا، زمونږه د Climate ټولو اثاثه ده، نو په هغې باندې پکار ده د نن نه شل کاله ځلوښت کاله مخکښې نه کوم چې په هغې باندې کار وو هغه روان وے، زه به پخپله باندې اووایم چې ما پخپله خو نه دی کتلی خو د والئ سوات چې کله سټیټ هلته کښې وو، د مشرانو نه مونږه خبرې اوریدلې دی چې هلته کښې به چا بالکل د ځنګل پانړې ته هم ګوتې، هغې ته به چا لاس هم نه شو وړلے، دغه وجه وه چې هغه سټیټ یو آباد سټیټ وو او هغې کښې دا دے چې هر طرف ته خوشحالی وه۔ زمونږه اصل بدقسمتی دا راغلله چې زمونږه هغه ځنګلونه بې دریغه ختم شو، زمونږ موسمونه چې کوم دے، زه د دې سره لکه څنګه چې زمونږ میډم خبره اوکړه چې اوبه کوم چې د برساتی نالې یا مطلب دے یو دغه هغه شکل اختیاروی، دوه خبرې دی، یوه بارانی ایریا ده، یو زمونږ ځنګلی لکه کوم چې زمونږه سره زمونږه ملګری دلته نشته اوس پاڅیدلی دی، مانسهره او زمونږه ملاکنډ ډویژن دا ایریا چې کوم ده، دغې ته کومه چې غریزه ایریا ده، په غریزه

ایریا کښې چې کله هم بارانو راځی او هغه چې کله هغه د یو سیلاب شکل اختیاروی، هغه ډیر په تیزئ سره بهیږی او په تیزئ سره مطلب دا دے چې د هغې سپیډ ځکه وی، هغه د بره د دغه نه راځی، د ټاپ نه راځی او لاندې د هغې هغه دغه دومره زیات وی چې هغه یو غټ شکل د هغې اختیاروی، هغه کورونه هم د هغې سره ورانوی، د هغې نقصانات د خلقو چې کوم د دې دغه خبرې کوی، Retaining wall کول غواړی یا چې د هغې هغه پشته جات هغه کول غواړی، دغه شان کوم چې زمونږه بارانی ایریا ده، کوم چې زمونږه دا Region دے، دې Region نه زمونږ کوم چې ډی آئی خان او د South region هغه سائیټس چې کوم بارانو راځی د هغې Soil او د هغې هغه اوبه چې کوم هم دغه شکل اختیاروی، کوم هغه سیلابی شکل اختیاروی نو زمونږه دوه نقصانه کوی او هغه دوه نقصانه دا وی چې هغه یو خو زمونږهSoil، چې کومه زمونږه زرخیز زمکه ده، د هغې ضیاع کیږی د هغې سره او ورسره ورسره چې کوم ده زمونږه هغه سیلابی اوبه چې کوم دی، هغه روانې وی او هغه چې دریا ته غورزیږی او دریا چې وی نو هغه Soil هم ضائع کیږی ورسره، هغه اوبه هم ضائع کیږی، زما خیال دے دا هم یو Long term څیزونه وو چې په دې باندې کار شوے وے خو بدقسمتئ نه په دې کار نه دے شوے او د دې سره زمونږه څنګه چې زمونږه یو ممبر صاحب په هغې کښې د Water tableخبره اوکړه، هم دا واړه واړه څیزونه دی چې د دې سره Water tableبچ کیدے شی، د دې سره چې ستا زمکې د هغېSoil بچ کیدے شی، د هغې سره ستا زمیندار ټهیک کیدے شی، نو کم از کم زه خپل آنریبل ممبرز په دغه کښې دا راولم په یاداشتو کښې چې د خیبرپختونخوا دا حکومت، چې تاسو څیزونه کوم یاد کړل چې ډیمز یا مطلب دے چې هغه واټر کورسز یا مطلب واټر ټینک یا مطلب هغه پشته جات کوم د هغې د پاره د هغې نه د هغه دغه کوم هغه Safetyهم کیږی او ورسره د هغېSoil هم بچ کیږی او د هغې هغه اوبه هم بچ کیږی او د هغې سره Water tableهم جوړیږی او هغه هم په خکته باندې ځی او د هغې سره زمونږه فصلات او دهغې څیزونه هم روان وی او د هغې سره سره کیږی، په هغې باندې زمونږ د خیبر پختونخوا کوم حکومت دے، هغې ته مونږه ډیر زیات لوئے پراجیکټونه راوړی دی او هغه زما خیال دے چې د دې

کوم چې تیر Tenure زمونږ شوے دے ، په هغې کښې تاسو ADP bookزما خیال دے زمونږه ممبرز راواخلی نو زما خیال دے چې زمونږه ADP book چې کوم دے د دې خبرې ګواه دے او زمونږ چې کوم Foreign aid projects دی هغه هم د دې ګواه دی چې تاسو ګورئ چې نن هم زمونږه لیډر جناب عمران خان صاحب خبره کوی نو که هغه د دې ملک په هر سمت باندې خبره کوی نو چې یوه خبره پکښې هغه ایګریکلچر سائډ باندې خامخا کوی او ایګریکلچرد هغوی Priority وه او هغه اوس هم ده، هغه د کسان خبره نن هم کوی، نن چې په دې فلور باندې څومره وخت ورکړے شو، دا واحد ګورنمنټ وو چې کله عمران خان صاحب زمونږه وزیر اعظم جوړ شو، هغه ایګریکلچر ته دومره Priority ورکړه چې دا دوئ چې کوم مسائل بیان کړل په دې فلور باندې او بیا خاصکر زما سره فاټا ممبرز چې کوم دی دلته، هغوی دا بیان کړل، دوئ ته ما په دې باندې بریف ورکړے دے ، پخپله باندې ما دوئ ته بریف ورکړے دے ، هغه سکیمونه ما دوئ ته ښودلی دی، دوئ ته Identify کړی دی او دوئ ته ما وئیلی دی چې ستاسو په حلقو کښې څومره هم تاسو په دیکښې چیک ډیمز کولے شئ، په دیکښې واټر کورسز کولے شئ، په دیکښې تاسو واټر ټینک کولے شئ، په دیکښې تاسو پشته جات تاسو څومره کولے شئ نو د هغې د پاره زمونږه کوم دوئ د Water and soil conservationپه هغه کښې زمونږه د څوده ارب پروګرام هم په هغه ټائم کښې دوه کاله مخکښې راوړے وو، په هغې کښې تین ارب زمونږه د Merged areas د پاره وو، هغه اوس هم سټارټ دے او اوس په دې تقریباً مزید ایک ارب نور او زمونږه تقریباً په دې سائډ باندې د دوئ سره دا Related څومره پرابلمز دی، د دې سره څلور ډیپارټمنټس زمونږه لګیا دی چې په هغې کښې ایګریکلچر انجنئیرنګ Soil and Water Conservation Department, Water Management Department هغه لګیا دی او هم په دغه څیزونو باندې کار کوی او زما خیال دے دوئ د هغې نه استفاده کولے شی ځکه چې په انیس (19) ارب د دې صوبې په ریکارډ کښې انیس (19) ارب روپئی مونږه چې ADP / PSDP projects مونږه دې ته راوړی دی په دې واټر سیکټر کښې او څوده ارب مونږه بیلې راوړی دی او تینتیس (33) ارب مونږه ورلډ بینک په دې واټر

سیکټر کښې اټهتر (78) ارب روپئی مونږه دې صوبې ته په دې خپل
Tenureکښې ورکړې دی، کوم مسائل چې دوئ بیانوی، نن هم هغه موجود دی،
زه نن هم دوئ ته وایم چې تاسو په ایریا څومره هم تاسو په هغې کښې کار کولے
شئ نو چې تاسو راشئ او چې په هغه کښې به تاسو چې څومره وی نو ستاسو به
Facilitateکوؤ، زمونږ آفیسرز به تاسو Facilitate کوی، تاسو څومره ولې
(نهرونه) دی، تاسو لختی دی، تاسو څومره څیزونه دی هغه جوړوی او ان
شاءالله مونږه به د هغې د پاره ستاسو د پاره مونږه پورا، دوئ یو خبره اوکړه
چې زمونږه په دې ټائم کښې چونکه نقصانات چې شوی دی او بیا ډی آئی خان
هغه Region چې کوم دے هغه زمونږه Priority ده، ولې چې هغه سائډ باندې
زمونږه ډیر زیات فصل یا زمونږه د گندم پیداوار هغه Region ډیر زیات کوی او
په هغې باندې زمونږه ډیر انتهائی زیات فوکس دے، په هغې کښې مونږه لگیا
یو، په هغې کښې مونږه مختلف، په هغې کښې چشمه رائټ لفټ بنک کینال
زمونږه گورنمنټ کښې کار شروع شوے وو، بیا د هغې نه مخکښې په گومل زام
کښې کوم پراجیکټ چې وو په هغې باندې زمونږه کار روان وو، اوس مزید
زمونږه د گورنمنټ Priority ته روانه ده، موجوده نقصانات چې کوم دی په
هغې کښې زمونږه د ایگریکلچر ډیپارټمنټ جوائنټ سروے چې کوم زمونږه
ایگریکلچر ایکسټنشن ډیپارټمنټ دے په هغې کښې زمونږه ایگریکلچر چې کوم
انجیئرنگ ډیپارټمنټ دے او کوم چېAgriculture crops reporting دے، بلکه
زه به دا په دې فلور باندې اووایم چې ستاسو څومره هم مسائل د ایگریکلچر سره
Related بیان کړل نو مونږه چې دے هغه کومه ډیټا مونږه راغستې ده نو هغه
مونږه ریلیف ډیپارټمنټ چې کوم ده هغه ایگریکلچر ډیپارټمنټ له ورکړې ده او
هغه سره شیئر کړې ده او د ټولو زما سره په دې موبائل کښې پراته ده چې کوم
کوم ډسټرکټ څومره فصلات خراب شوی او په هغې کښې څومره هم دغه دی، په
هغې باندې وزیر اعلیٰ جناب محمود خان صاحب پخپله د هغې یوه کمیټی جوړه
کړې ده، چیف سیکرټری ډائریکټ چې کوم دے هغه پخپله باندې په هغې کښې
میټنگز کوی او په هغې باندې ټول چې کوم دی هغه نقصانات مونږه را جمع کړی
دی او هغه نقصانات باندې به مونږه ان شاءالله، یو حکومت دا نه غواړی چې

زما دې بدنامي اوشي او زیاده سے زیاده زمونږه د قوم خلق یا زمونږه زمیندار خلق هغه Facilitate شي، نو په هغې باندې زمونږه کار روان دے ان شاءالله د دوئ د ایګریکلچر ډیپارټمنټ سره چې Related څومره هم د فصلاتو نقصان دے یا د لائیوسټاک، نو په هغې باندې زمونږه دغه دی ان شاءالله او مونږه لګیا یو کار په هغې باندې کوؤ۔ بل ثناءالله خان صاحب هم نشته، هغه د ځائے نه پاڅیدو، Lumpy skin disease باندې هغوی خبره اوکړه، یو خبره هغوی اوکړه د اووه لکهه غواګان، په هغې باندې صرف په دیر کښې ناجوړه دی، په هغوی باندې بیمارانې دی، Lumpy skin disease راغلے دے، ټهیک ټهاک او هغه د خیبر پښتونخوا حکومت، زمونږ وزیر اعلیٰ په هغې باندې فوری طور ایکشن کړے دے او هغې له یو کمیټی مونږه جوړه کړې ده او هغې ته تیس کروړ روپئی هغه ټائم باندې وزیر اعلیٰ صاحب ریلیز کړی دی او مختلف ځایونو کښې په هغې باندې مختلف ټیمز زمونږ لګیا دی او هغه ویکسینیشن کوی، بلکه زه د دې ایوان او د دې خپلو ملګرو توجه لږه غواړم چې کوم ویکسین چې مونږه راغواړو او مونږه د بهر نه امپورټ کوؤ په ډیر کم قیمت باندې، هغه چې مونږه فری خپل زمیندار ته هغه ویکسینیشن کوؤ او کوم چې څوک ځان له پرائیویټ اخلی نو پرائیویټ هغه تقریباً زما خیال دے سات هزار آٹهه هزار، پانچ هزار، هغه ویکسین ملاویږی، نو هغې باندې هم زمونږه نظر دے او هغې د پاره مونږه ډیر زیات کار کوؤ ځکه چې هغه زمونږه د دغه یو اهم حصه ده د لائیو سټاک، د هغې مونږه Assessment هم کړے دے او د هغې پروموټ کولو د پاره مونږه مختلف ډیری کمیونټی پروګرام، مطلب دے چې کنټرول شیډ پروګرام، مختلف پروګرامونه مونږه په لائیو سټاک کښې راوړی دی چې هغه اربونه کیدے شی مونږه هغې ته دا ډیویلپ کړو او په هغې کښې مونږه مخې ته کار اوکړو۔ بقایا لږ شان ثناءالله خان صاحب ته زه دا دغه کوم چې ټوټل زمونږ سره چې دلته کښې کومې غواګانې دی، هغه اټهاسی (88) لاکهه په ټوټل KPK کښې دی----

__جناب ڈپٹی سپیکر__: KPK کښې نه، خیبر پښتونخوا، خیبر پښتونخوا کښې۔

__وزیر زراعت و حیوانات__: نو زما خیال دے چې دومره ډیرې به په دیر کښې نه وې، په خیبر پښتونخوا کښې Sorry، د دوئ نه هغه، نو زما خیال دے چې اووه لکهه

زیاتې به نه وی خو ان شاءالله زما تاسو سره دا Promise دے چې کوم کوم ځائے کښې هم وی، زمونږه تیمان چې څومره د لائیو سټاک ډیپارټمنټ وی، د خیبر پښتونخوا حکومت هم پرعزم دے، ستاسو وزیر اعلیٰ هم پرعزم دے او دا ډیپارټمنټ چې زمونږه څومره هم د هغې آفیشلز دی، هغه پرعزم دی او ان شاءالله چې څومره هم ستاسو شکایات وی هغه تاسو چې وایئی، هغې کښې مختلف مونږه لګیا یو او هغې کښې مونږه کوم چې هغه څیزونه دی، ویکسی نیشن دے هغه مونږه کوؤ۔ په اخره کښې ما چې کومې خبرې کولې، دا زیات تر دا کوم چې بحث کیدو په۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تاسو خو هم ډیر ښه جواب ورکړو بالکل، خو زه وایم چې شوکت صاحب د دې جواب ورکړی۔

<u>وزیر زراعت وحیوانات</u>: زما خیال د ایګریکلچر سره Relatedخبرې کیدے نو چونکه ما دا اوګنړله، حالانکه شوکت خان اووئیل چې د دې جواب به زه ورکوم، زه د شوکت خان مشکور یم خو ما دې ټائم کښې یو خپله ذمه داری ګنړله چې دې ټائم کښې چونکه د حکومت طرف نه چې کوم زیات تر که دوئ خپله خبره کوی نو هم، که هغه اختیار ولی صاحب کوی که بل کوی خو راځی بیا پکښې ایګریکلچر ته پکښې راځی، نو هغه به مونږ ته خا مخا رادغه کیږی، نو ما دا ضروری ګنړله چې دا د ایګریکلچر ډیپارټمنټ په ذمه چې څه دی یا کوم Assessment دے یا مونږ څه کړی دی یا مونږ څه کوؤ یا زمونږ ګورنمنټ د دې د پاره چې هغه Long term policy پکار وه چې د هغې د پاره د Climate هغه Climate change د پاره د بلین ټریز سونامی زمونږ پروګرامونه وو نو هغه ټول روان دی، مزید که شوکت خان په هغې کښې Respondکوی نو څه او دې کړی او زه ډیر زیات د دوئ مشکور یم، مهربانی جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ټهیک شوه۔ شوکت صاحب، تاسو که څه وئیل غواړئ نو څکه چې Maximum خو هغه خبرې اوکړې، زه وایم چې څه ئے پریښودی نه دی۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت)</u>: سر، میرے خیال سے انہوں نے کافی احاطہ کر لیا ہے بہت ساری چیزوں کا، صرف یہ تھا کہ جو مون سون کے حوالے سے جو نقصانات ہوئے ہیں وہ گورنمنٹ

نے کیا اقدامات کئے ہیں؟ وہ تھوڑا سا Highlight کرنا چاہتے تھے۔ ایک سو سترہ، ایک سو سترہ (117) اب تک جو ہے اموات ہوئی ہیں اس صوبے میں اور تقریباً کوئی ایک سو چونتیس (134) زخمی ہوئے ہیں اور چار ہزار سے زائد گھر Damage ہوئے ہیں، چونکہ ہمارے پاس پہلے سے تین سو اکسٹھ (361) ملین روپے مختلف ڈسٹرکٹس، کے پاس ہوتے ہیں، مون سون کے حوالے سے جو نقصانات ہوتے ہیں اور تین سو ستر (370) ملین مزید ریلیز کر دیئے گئے ہیں ڈپٹی کمشنرز کو، اور ان سے Clear cut کہا گیا ہے کہ جہاں ضرورت ہے، جو متاثرہ علاقے ہیں، وہاں پہ خوراک پہنچائی جائے، ٹینٹ پہنچائے جائیں، جہاں جو ریلیف کا سامان ہوتا ہے، وہ سارا جناب سپیکر۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: احمد کنڈی صاحب، آپ بیٹھ جائیں، دیکھیں جی، آپ کی آواز کافی Loud آرہی ہے، آپ تیز بات کر رہے ہیں، جی۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: وہ سارا جناب سپیکر، ڈپٹی کمشنر کے اس پہ ہے اور جو لائیو سٹاک کے حوالے سے بات کی، باقاعدہ جو گورنمنٹ کی پالیسی ہے اس کے Under جو ہے Compensation ملے گی اور اس کا Assessment ہو چکا ہے، تقریباً میرے خیال سے کوئی ٹوٹل جو لائیو سٹاک کا فگر میرے پاس آیا ہے وہ ہے تین سو بائیس (322) Cattles جو ہیں ان کی اموات ہوئی ہیں۔ جناب سپیکر، کچھ چیزیں تھوڑی سی، یہاں پہ تھوڑا سا وہ کرنے کی کوشش کی گئی کہ جی یہاں پہ ناقص منصوبہ بندی ہوتی ہے اس لئے شہر ڈوب جاتے ہیں، یہ بالکل صحیح کہا، لیکن اس کے ساتھ کراچی کا نام ضرور لینا چاہیئے تھا کہ کراچی ہر سال ڈوبتا ہے اور یہ ناقص منصوبہ بندی ہے، اس لئے ہمارے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے Clear cut instructions دی ہیں، گزشتہ دنوں ایک میٹنگ ہو رہی تھی اور اس میں Clear cut کہا کہ جہاں بھی Encroachment ہے اس کو فوری طور پہ ختم کریں اس صوبے کے اندر، کیونکہ Encroachment کی وجہ سے یہ ساری تباہیاں ہو رہی ہیں۔ دوسرا اختیار ولی صاحب اس کے لئے، ایک وقت ایسا تھا جبکہ پورا نوشہرہ ڈوب گیا تھا، وہاں کشتیاں چل رہی تھیں، پرویز خٹک کو یہ کریڈٹ جانا چاہیئے جناب سپیکر، کہ آٹھ ارب روپے انہوں نے لگا کر پورے نوشہرہ کو محفوظ کر لیا، آج ہمیں خوشی ہے کہ نوشہرہ محفوظ ہو گیا ہے، یہاں سے لے کر، پشاور سے نوشہرہ تک انہوں نے Protection wall وہ کی ہے، تو پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے پوری کوشش کی ہے کہ ایک تو جو Compensation کی انہوں نے بات کی کہ جی وہ، ابھی چلے گئے ہیں مولانا صاحب، لیکن اگر وہ ہوتے تو میں ان سے ضرور کہتا کہ ان کے نام دے دیں، کل آکر

آپ چیک لے لیں، یہ تو بالکل Clear cut instructions ہیں جناب سپیکر، کہ جو لوگ جن کی اموات ہوئی ہیں، جو قاعدے قانون کے تحت ان کی Compensation بنتی ہے، فوری طور پر ڈپٹی کمشنر سے کہا گیا ہے کہ وہ دے دیں، اس میں کوئی لم لیٹ نہیں ہو گا، ہاں یہ ضرور ہو گا کہ وہ تصدیق ضرور ہو گی اس کی اور وہ تصدیق یہ کر نہیں رہے ہوں گے Otherwise یہ بالکل Clear cut instructions ہیں جناب سپیکر، ان شاء اللہ تعالیٰ، باقی بہت ساری باتیں ہوں گی، میں آپ کا ٹائم زیادہ نہیں لینا چاہتا لیکن یہ جو بات ہوئی کہ ہمیں Awareness create کرنی چاہیئے، درخت لگانے چاہیئں، جو ایریگیشن کے حوالے سے انہوں نے بات کی، اس دفعہ کافی فنڈ رکھا گیا ہے لیکن ہمیں اپنے فنڈ کو بھی دیکھنا ہے اور سب چیزوں کو دیکھ کر آگے چلنا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ جو بھی نقصانات ہوں گے، جو اللہ کی طرف سے ہیں وہ انسان کم کر سکتا ہے، اس کے اثرات کو ختم نہیں کر سکتا، اور یہ پوری دنیا کے اندر، امریکہ کے اندر بھی سیلاب آتے ہیں اور یہ آپ نے دیکھا ہو گا شہباز شریف صاحب ہر سال اس طرح وہ اوپر کر کے، پائنچے اوپر کر کے بڑے بڑے بوٹ پہن کر وہ جاتے تھے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ کام نہیں کرتے ہوں گے لیکن وہ روک نہیں سکتے تھے یہ جو قدرتی آفات ہوتی ہیں، اس لئے ہم سب کو مل کر ان کا مقابلہ بھی کرنا چاہیئے اور جو لوگ متاثرین ہیں، ان کے ساتھ ہمیں مدد کرنی چاہیئے۔ بہت شکریہ، سر۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. The sitting is adjourned till 02:00 pm, afternoon, Monday, 5th September, 2022

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 05 ستمبر 2022ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)